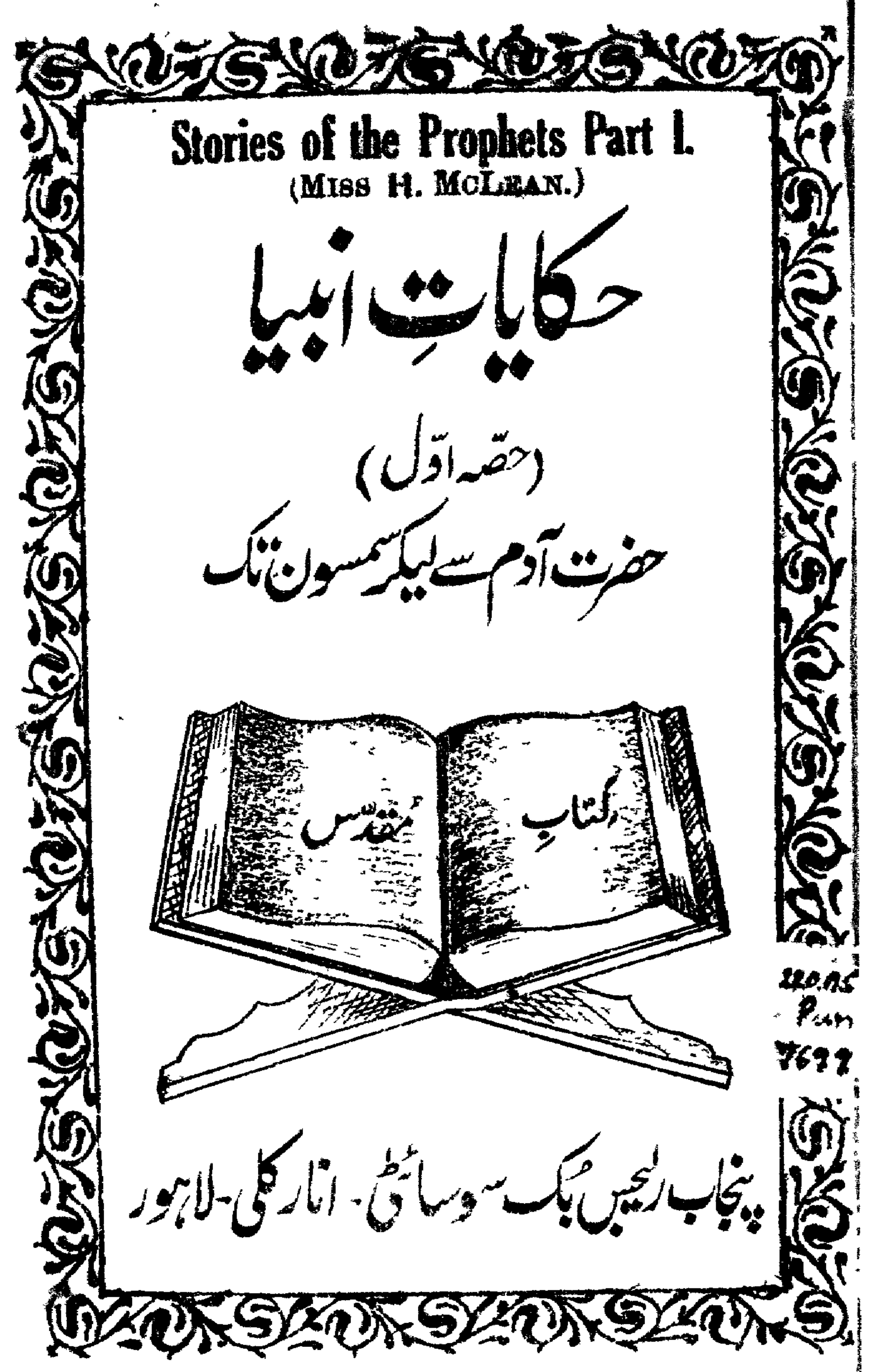


Stories of the Prophets Part I.

(MISS H. MCLEAN.)

حکایاتِ انبیا

(حصّہ اوّل)

حضرت آدم سے لیکر سمسون تک

پنجاب ریلجس بُک سوسائٹی۔ انارکلی۔لاہور

وَاِذْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَ
الْفُرْقَانَ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ

ترجمہ

"اور جب ہم نے موسٰی کو کتاب اور فرقان عطا کیا تاکہ
تم راہ پر آؤ" (سورۃ البقر رکوع ۶ آیت ۵۰)

Ist. edition 1933 1000

B. R. B. S. Anarkali, Lahore.

حکایات انبیاء

فہرست مضامین

فصل اول۔ آدم اور حوا کا بیان

فصل دوم۔ ابراہیم پیغمبر کا بیان

فصل سوم ۔ اِضحاق اور یعقوب کی کہانی

فصل چہارم ۔ یوسف پیغمبر کی کہانی

فصل پنجم ۔ موسٰی کی کہانی

فصل ششم

فصل اوّل

آدم اور حوّا کا بیان

باب اول

دُنیا کی پیدائش

توریت میں یوں لکھا ہے کہ "ابتدا میں خدا نے آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا اور زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا۔"

پھر خدا نے کہا کہ "اُجالا ہو اور اُجالا ہو گیا"۔ ان الفاظ سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ اب سے ہزاروں لاکھوں سال پہلے نہ چاند نہ سورج اور نہ ستارے تھے نہ کوئی پرندے نہ چرندے نہ مچھلیاں نہ آدمی نہ عورت اور نہ بچے تھے۔ ... اور اندھیرا تھا لیکن خدا نے کہا "اُجالا ہو اور اُجالا ہو گیا"۔

توریت ہم کو یہ بھی بتاتی ہے کہ خدا کے فرمانے پر آسمان بنا اور خدا نے سورج اور چاند کو بنایا تاکہ زمین کو روشنی بخشیں اور دن اور رات میں فرق کریں۔ اور وہ دنوں اور راتوں اور برسوں کا باعث ہوں۔

پس خدا نے آسمانوں کو بنایا اور اُجالے کو اندھیرے سے جدا کیا اور اس نے اپنے عجیب و غریب عالم موجودات میں ترتیب کو قائم کیا۔

توریت میں لکھا ہے کہ "خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے" کیا ہمارے دل سے بھی یہی صدا نہیں نکلتی؟ کیا رات کے وقت ستاروں بھری رات کو اور دن کے وقت خوبصورت نیلگوں آسمان کو دیکھکر ہماری طبیعت خوش نہیں ہوتی؟ جس وقت ہم اُن پر نظر کرتے ہیں چاہئیے کہ اُسوقت ہم اُس قادرِ مطلق خالق کی نسبت سوچیں جس کے حکم سے سورج اور چاند نکلتے اور چھپتے ہیں اور موسم آتے اور جاتے ہیں۔

خدا نے نہ صرف ہمارے سر کے اوپر کا نیلا آسمان ہی بنایا بلکہ اُس نے ہمارے پاؤں تلے کی گھاس بھی بنائی۔ ابتدا میں زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا۔ پھر خدا نے کہا کہ آسمان کے نیچے کے پانی ایک جگہ جمع ہوں کہ خشکی نظر آئے اور ایسا ہی ہو گیا۔ اور خدا نے خشکی کو زمین کہا اور جمع ہوئے ہوئے پانیوں کو سمندر کہا"

پھر خدا نے کہا کہ زمین گھاس . . . . . اُگائے"۔ اور خدا کے حکم کے موافق خشک زمین نے سرسبز گھاس کا جامہ پہن لیا۔ بعد ازاں اُس کے کلام کے مطابق گیہوں۔ چاول جو وغیرہ اناج انسان کی خوراک کے لئے زمین سے نکلے اور میوہ دار درخت مثلاً آم۔ امرود وغیرہ اور کھجور اور ناریل کی مانند کئی خوبصورت درخت نمودار ہوئے۔

پھر توریت میں مرقوم ہے کہ "خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے" اور ہمارے دلوں میں بھی یہی صدا گونج رہی ہے کیونکہ درحقیقت دنیا اچھی چیزوں سے معمور ہے جب ہم درختوں۔ کھیتوں اور پھولوں پر نگاہ ڈالتے ہیں تو چاہئیے کہ یہ یاد رکھیں کہ خدا ہی نے ان سب کو ہمارے لئے پیدا کیا ہے۔

آؤ ہم کچھ دیر کے لئے ذرا اس بات پر غور کریں کہ آسمان اور زمین کی

پیدائش کے بیان سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں۔
ہم نے اُسکی **قدرت** کو دیکھا ہے۔ خدا کے سوا اور کون ہے جو عالم موجودات کو وجود میں لا سکتا تھا؟
ہم نے اُسکی **حکمت** کو دیکھا ہے۔ خدا کے سوا اور کون ہے جو سورج۔ چاند اور ستاروں کی گردش قائم کر سکتا تھا؟
ہم نے اس کی **محبت** کا بھی ملاحظہ کیا ہے۔ اس سے پیشتر کہ ہم پیدا ہوں اُس نے ہمارا خیال کر کے روشنی ہوا۔ خوراک اور پانی بلکہ ہر ایک چیز کا جسکی ہم کو ضرورت ہو سکتی ہے انتظام کیا۔ اگر وہ پیشتر ہی سے ان کے متعلق غور نہ کرتا تو ہمارا زندہ رہنا ممکن نہ ہوتا ہم میں نہ تو اتنی قدرت اور نہ ہی اتنی عقل ہے کہ ایک قطرہ پانی یا ایک دانہ اناج کا بنا سکیں۔ ہم اپنے کھیتوں میں بیج بو سکتے ہیں لیکن اگر وہ بارش بھیج کر فصل کو پانی نہ دے اور اپنے سورج کی روشنی سے اُسے نہ پکائے تو ہم بھوکے مر جائیں۔ پس آؤ ہم اس خدا کا شکر ادا کریں جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور جس نے اب تک ہماری خبر گیری کی ہے۔

حفظ کرنے کی آیت "اے خداوند تیری صنعتیں کیا ہی بہت ہیں۔ تو نے ان سب کو حکمت سے بنایا"

باب دوم

جانداروں کی پیدائش

دنیا جو خدا نے بنائی درحقیقت خوبصورت تھی۔ لیکن خدا کا کام ابھی ختم نہ ہوا تھا اُس کی خوشگوار دنیا میں ابھی کوئی جاندار چیز نہ تھی اور اس لئے وہ

اب تک فقط ایک عالیشان مکان کی مانند خالی پڑی تھی جو اس بات کی انتظار میں ہوتا ہے کہ کوئی آکر اس میں بسے۔

یہ سچ ہے کہ سمندر۔ دریا۔ جھیلیں پانی سے بھرے تھے لیکن اُن کے اندر مچھلیاں موجود نہ تھیں۔ بے شک درخت بلند اور سایہ دار تھے لیکن چڑیاں اُن میں بسیرا نہ کرتی تھیں۔

خدا کی یہ مرضی ہرگز نہ تھی کہ اپنی اس نئی اور عجیب وغریب دنیا کو خالی پڑا رہنے دے۔ پس اُس نے حکم دیا اور کہا "پانیوں میں رینگنے والے جاندار کثرت سے موجود ہوں۔ اور پرندے زمین پر آسمان کی فضا میں اُڑیں"۔ اور خدا کے کلام کے موافق پانیوں میں بڑے بڑے دریائی جاندار اور ہر قسم کی مچھلیاں موجود ہو گئیں مثلاً وہیل مچھلی سوسما۔ اور مگرمچھ وغیرہ پرندے بھی موجود ہو گئے اور انہوں نے سایہ دار درختوں کی ٹہنیوں کے درمیان بسیرا کیا جو پہلے یونہی کھڑے تھے اور دنیا بلبل جیسے گانے والی چڑیوں کے دلکش نغموں سے خوش ہوئی اور مور جیسے خوبصورت پرندوں کے پروں کی خوشنما رنگت اور خوبصورتی نے دُنیا کی خوبصورتی کو دوبالا کر دیا۔

پھر خدا نے چھوٹے اور بڑے جانور بنائے۔ مثلاً ہاتھی۔ اونٹ۔ گھوڑا اور گائے وغیرہ۔ بلکہ چھپکلی اور چیونٹی تک کو بھی اُس نے پیدا کیا۔

اس میں بھی ہم اس کی عجیب قدرت کو دیکھتے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ انسان مٹی سے کر جانوروں اور پرندوں کی شکلیں بنا سکتا ہے لیکن کیا اُس کی بنائی ہوئی مچھلیاں تیر سکتی ہیں؟ کیا اس کے پرندے پرواز کر سکتے ہیں؟ کیا اس کے جانور بول سکتے ہیں؟ کاریگر اپنی کاریگری سے درجہ سے ان سب چیزوں کی مورتیں بنا سکتا ہے جو دیکھنے میں ایسی معلوم ہوں

کہ گویا ان میں جان ہے لیکن درحقیقت وہ ان میں زندگی نہیں ڈال سکتا۔ فقط خدا ہی اکیلا زندگی بخشنے والا ہے۔

پھر توریت میں ہم یہ الفاظ پاتے ہیں۔ "خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے"۔ اور ہمارے دلوں سے بھی یہی آواز نکلتی ہے۔ اگر کھیتوں میں جانور ہوا میں پرندے اور دریاؤں میں مچھلیاں نہ ہوں تو دنیا کیسی ویران معلوم دے۔ ہم بھی اُن کی ضرورت کو محسوس کریں۔ کیونکہ ہمارا گذارا ان کے بغیر ناممکن ہے۔ پس ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا نے انہیں پیدا کیا اور ہمیں اُن کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرنا چاہیئے۔

کیا اب خدا کا دُنیا کو پیدا کرنے کا کام پُورا ہو چکا تھا؟ نہیں ہنوز نہیں ہوا تھا۔ ابھی ایک اور چیز کی کمی تھی۔ ابتک کوئی ایسا پیدا نہیں کیا گیا تھا جو کاشت کر سکے پھولوں اور درختوں کی خبر گیری کر سکے۔ اور جانوروں پر سرداری کرے اور اُن کی نگرانی کرے ان جاندار وں میں زندگی موجود تھی۔ اور کسی حد تک عقل بھی تھی۔ لیکن اُن میں روح موجود نہ تھی۔ وہ اس قابل نہ تھے کہ اُس خدا کا علم حاصل کر سکیں جس نے اُنہیں پیدا کیا۔ یا اُسکی خدمت و عبادت کریں۔ اُسکے آگے دعا کریں اور اُسکی پرستش کریں۔ ایسی ہستی کی ضرورت تھی جو جانوروں سے برتر ہو ابھی انسان کو بنانا باقی تھا۔

توریت ہمیں بتاتی ہے کہ "خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا اور اُسکے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا۔ سو آدم جیتی جان ہُوا"۔ وہ ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ "خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا"۔ یہ الفاظ پہلے نہایت عجیب معلوم ہوتے ہیں لیکن اگر ہم ذرا اُن پر غور کریں تو اُن کے معانی صاف ہو جاتے ہیں۔ خدا رُوح ہے اور اُس نے انسان کو روح عنایت کی ہے۔ اُسکی روح کے باعث ہم خدا کو معلوم کر سکتے اور اُسکو پیار کر سکتے ہیں جیسا کہ باقی جانور

نہیں کر سکتے۔ خدا نے ہم کو اسلئے نہیں پیدا کیا کہ ہم حیوانوں کی مانند ہیں بلکہ اسلئے کہ ہم اُسکی مانند بننے کی کوشش کریں۔ خداوند یسوع مسیح نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ "تم کامل بنو جیسا کہ تمہارا آسمانی باپ کامل ہے"۔ اس سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اگر ہم خدا کی مانند بننا چاہتے ہیں تو چاہئے کہ ہم گناہ سے نفرت کریں اور پاکیزگی سے محبت رکھیں اور فقط وہی کام کریں جو اُسے پسند ہیں۔

پہلے آدمی کا نام آدم تھا۔ خدا نے آدم کے رہنے کے لئے ایک نہایت خوشنما جگہ تیار کی تھی۔ وہ ہر قسم کے پھولوں اور پھلوں سے بھری تھی۔ اُسکے بیچ سے ایک دریا بہتا تھا جو چار شاخوں میں منقسم ہو جاتا تھا تاکہ باغ کو بخوبی سیراب کر سکے۔ خدا نے آدم کو وہاں رکھا تاکہ وہ آرام اور خوشی کی زندگی گذارے۔ اور درختوں کی نگرانی کرے اور اُسکے پھلوں کو کھائے۔ اس باغ کے عین درمیان میں ایک درخت تھا جس کا نام حیات کا درخت تھا۔ اور ایک اور درخت تھا جس کا نام نیک و بد کی پہچان کا درخت تھا۔

خدا نے آدم کو یہ حکم دیا تھا کہ تو باغ کے ہر درخت کا پھل کھایا کر لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت سے نہ کھانا۔ کیونکہ جس دن تو اس سے کھائیگا تو ضرور مریگا۔

ہم نے دیکھا ہے کہ اس خوشنما باغ عدن میں کسی بات کی کمی نہ تھی۔ لیکن ہاں فی الحقیقت میں ایک بات کی کسر ضرور تھی جسکے بغیر آدم کی خوشی نامکمل ٹھہرتی۔ وہ کیا تھی؟ وہ اکیلا تھا۔ کیونکہ اس کا کوئی ساتھی نہ تھا

خدا کو بھی یہ معلوم تھا اور اسلئے اُس نے یہ کہا "اچھا نہیں کہ آدم اکیلا رہے میں اُسکے لئے ایک ساتھی اُسکی مانند بناؤنگا"۔ اور خداوند خدا نے میدان کے ہر ایک جانور اور آسمان کے پرندوں کو زمین سے بنا کر آدم کے پاس پہنچایا تاکہ

وہ ان کے نام رکھے۔ لیکن اُن میں سے ایک بھی اس کا ساتھی بننے کے لائق نہ تھا۔ پھر خدا نے آدم کو بھاری نیند بھیجی اور جس وقت وہ بیہوش سو رہا تھا اُس نے اُسکی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکالی اور اُسکے بدلے گوشت بھر دیا اور اس پسلی سے ایک عورت بنا کر آدم کے پاس لایا۔ آخر کار آدم کو ایک ایسا ساتھی مل گیا جسکا وہ آرزومند تھا۔ اور وہ بول اُٹھا کہ

اب یہ میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت
ہے اس سبب سے وہ ناری کہلائیگی کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی۔

توریت میں لکھا ہے کہ اس سبب سے مرد اپنے ماں اور باپ کو چھوڑ کر اپنی جورو سے ملا رہیگا۔ اور وہ دونوں ایک تن ہونگے۔ بعض کا یہ خیال ہے کہ اس حکم کے اعتبار سے توریت اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ بیاہ کرنے کے بعد آدمی اپنے والدین سے غافل ہو جائے۔ لیکن یہ ہرگز ممکن نہیں جبکہ اس کے احکام میں سے ایک زبردست حکم یہ ہے کہ تو اپنے ماں اور باپ کی عزت کر۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آدمی اپنے والدین سے بے پروا ہو جائے۔ بلکہ فقط یہ کہ وہ اپنی بیوی کے متعلق اپنے فرائض کو نہ بھولے۔ اور زندگی بھر اس سے جدا نہ ہو۔

انجیل شریف میں یہ معاملہ نہایت واضح طور سے مرقوم ہے۔ ایک مرتبہ ہمارے خداوند سے طلاق کے جائز و ناجائز ہونے کے متعلق سوال پوچھا گیا تھا اور اس نے فرمایا تھا کہ کیا تم نے نہیں پڑھا کہ جس نے انہیں بنایا۔ اُس نے ابتدا ہی سے انہیں مرد اور عورت بنا کر کہا کہ اس سبب سے مرد باپ سے اور ماں سے جدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہیگا اور وہ دونوں ایک جسم ہونگے۔ پس وہ دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں۔ اسلئے جسے

خدا نے جوڑا ہے اُسے آدمی جدا نہ کرے"

یہ الفاظ نہایت اہم الفاظ ہیں اور ان لوگوں کو جو طلاق کے معاملہ کو معمولی بات سمجھتے ہیں۔ ان الفاظ پر خوب غور کرنا چاہیئے۔

پہلے آدمی اور عورت کے پیدا کیے جانے کے بیان سے نہ صرف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مرد کا اپنی بیوی کے متعلق کیا فرض ہے۔ بلکہ یہ بھی کہ بیوی کا اپنے شوہر کے متعلق کیا فرض ہے۔ جب خدا نے عورت کو پیدا کیا تو اُس نے کہا کہ وہ آدم کی "ساتھی" ہوگی۔ لفظ ساتھی سے مراد ہے ساتھ رہنے والی یا حصہ دار۔ پس اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے عورت کو خادم کی طرح آدمی کی خدمت کرنے کو نہیں بنایا بلکہ اُسکی ساتھی ہونے کو۔ بیوی اور شوہر کے درمیان باہمی محبت۔ اعتبار اور تبادلۂ خیالات کی ضرورت ہے۔ انہیں ایک دوسرے کے غموں اور خوشیوں میں شریک ہونا چاہیئے اور ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد کے لئے مستعد رہنا چاہیئے۔

آدم نے اپنی بیوی کو حوّا کا نام دیا۔ جس کا مطلب ہے "زندگی"۔ کیونکہ وہ تمام بنی نوع انسان کی ماں تھی۔

اب خدا کا پیدائش کا کام مکمل ہوگیا۔ اب کوئی کسر باقی نہ رہی۔ توریت ہمیں بتاتی ہے کہ خدا نے سب پر جو اس نے بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے۔ واقعی وہ نہایت ہی خوشنما منظر ہوگا! ایک نئی خوبصورت دنیا اور اس کے اندر ایک دلکش باغ میں پہلا آدم اور پہلی عورت جنکو خدا نے وہاں محض اس لئے رکھا تھا کہ وہ وہاں اپنا روزانہ کام کریں اور خدا کی خدمت و عبادت کریں اور اس سے محبت رکھنی سیکھیں اور روز بروز اس کی مانند بننے کی کوشش کریں۔

خدا نے ہم کو پیدا کیا ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ ہم اُسکی خدمت کریں۔ اُسکی پرستش کریں اور اُسسے پیار کریں۔

حفظ کرنے کی آیت: "آؤ ہم سجدہ کریں اور جھکیں ہم اپنے خالق خداوند کے حضور گھٹنے ٹیکیں" (زبور ۹۵:۶)

باب سوم

آدم اور حوّا کی آزمایش

سانپ میدان کے سب جانوروں سے زیادہ ہوشیار تھا جنہیں خداوند خدا نے بنایا تھا۔ ایک دن اُس نے عورت سے کہا کیا یہ سچ ہے کہ خدا نے کہا کہ باغ کے ہر درخت سے نہ کھانا؟ عورت نے سانپ سے کہا کہ "باغ کے درختوں کا پھل تو ہم کھاتے ہیں سوا اُس درخت کے پھل کے جو باغ کے بیچوں بیچ ہے خدا نے کہا کہ تم اس سے نہ کھانا اور نہ اُسے چھونا۔ ایسا نہ ہو کہ تم مر جاؤ۔"

"پھر سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مروگے بلکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن اُس سے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کُھل جائینگی اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے ہو جاؤ گے۔"

آہ! یہ حوا کے لئے کس قدر سخت آزمائش تھی۔ اس وقت اس کا دل معصوم بچے کے دل کی مانند سادہ اور صاف تھا۔ اسے یہ یقین تھا کہ خدا بہترین جاننے والا ہے۔ اسلئے اُسے خدا کے حکموں کی نافرمانی کرنے کا خیال تک بھی نہ گذرا تھا۔ لیکن اب اُسکے دل میں یہ شک پیدا ہُوا کہ شاید جو کچھ سانپ نے کہا ہے سچ ہو۔ اور حقیقت میں پھل کھانے سے وہ عقلمند بنجائے۔

اُس خطرناک جگہ کو چھوڑنے کے بجائے وہ وہاں جمی کھڑی رہی اور منع کئے ہوئے پھل کی جانب تاکتی رہی اور اُس پر نظر ڈالتے ہوئے وہ یہ خیال کرنے لگی کہ خدا نے مجھے کیوں اس پھل کے کھانے کی ممانعت کی؟ دیکھنے میں تو یہ ایسا خوبصورت معلوم دیتا ہے یقیناً کھانے میں بھی نہایت اعلےٰ ہوگا۔ اور سانپ کہتا ہے کہ اس کے کھانے سے مجھ میں عقل آجائیگی۔ اگر میں اسکو صرف ایک مرتبہ کھاؤں تو اس سے کون سا ایسا بڑا نقصان ہوجائیگا؟

پس ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے گناہ کا خیال آتا ہے اور بعد انساں گناہ وقوع میں آتا ہے۔ حوا کی آنکھیں اور اس کے خیالات پہلے اس ممنوعہ پھل کی جانب مائل ہوئے۔ بعدازاں اُسکے ہاتھوں نے بھی اس تک پہنچنے میں اُنکی پیروی کی۔ اس نے اُسے توڑا۔ خود کھایا اور آدم کو بھی دیا۔ وہ بھی خدا کی نیکی اور مہربانی کو بھول گیا اور سانپ کی باتوں پر یقین لاکر اس نے بھی پھل کھالیا اب دونوں کی آنکھیں یقیناً کھل گئیں اور وہ شرمائے اور خوفزدہ ہوئے کیونکہ انہوں نے محسوس کرلیا کہ انہوں نے خدا کے خلاف گناہ کیا۔

کیا ہمارے ابتدائی والدین کی نافرمانی کے اُس پُرانے بیان سے آج ہمارے دلوں پر کچھ اثر نہیں ہوتا؟

کیا ہم نے نہیں دیکھا کہ ہم اکثر خدا کے احکام کی تعمیل کا سیدھا راہ چھوڑ کر اُسکی حکم عدولی کے ٹیڑھے راستے پر چلتے ہیں جو ہم کو شرم و خوف تک پہنچاتا ہے۔ لہٰذا آؤ ہم خبرداری سے چلیں اور مہربند داؤد بادشاہ کی مانند خدا سے یوں دعا کریں:۔

"اے خدا مجھے جانچ اور میرے دل کو جان لے۔ مجھے آزما اور میرے اندیشوں کو پہچان۔ دیکھ کہ کیا مجھ میں کوئی

درد انگیز عادت ہے کہ نہیں اور مجھ کو ابدی راہ میں چلا۔"
حفظ کرنے کی آیت ۔ مندرجہ بالا آیت۔

باب چہارم

حیات کا درخت

اس افسوسناک دن کے اختتام پر جب دن کی گرمی کم ہو گئی تھی اور اُس خوشنما باغ میں سرد ہوا کے جھونکے آرہے تھے تو آدم اور حوا نے ایک آواز سُنی جیسے کہ کوئی اُن سے بول رہا ہے۔ اور وہ اُس آواز کو سُنکر کانپنے لگے کیونکہ وہ خدا کی آواز تھی۔ اس سے پیشتر وہ کبھی خدا کی آواز سنکر خوفزدہ نہ ہوئے تھے لیکن اب اس کو سُنتے ہی وہ خوف کے مارے بھاگ گئے اور اپنے آپ کو چھپا لیا۔

تب خدا نے آدم کو پکارا اور کہا "آدم تو کہاں ہے"؟

اور آدم نے کہا "میں نے باغ میں تیری آواز سُنی اور ڈرا اور اپنے آپکو چھپایا"۔

پھر خدا نے کہا "کیا تو نے اس درخت میں سے کھایا جسکی بابت میں نے تجھ کو حکم دیا تھا کہ اُس سے نہ کھانا"۔ اور آدم نے اپنا قصور چھپاتے ہوئے کہا۔ "اس عورت نے جسے تو نے میری ساتھی کر دیا مجھے اُس درخت سے دیا اور میں نے کھایا"۔

اور عورت نے بھی اپنا قصور چھپاتے ہوئے کہا "سانپ نے مجھ کو بہکایا تو میں نے کھایا"۔

پھر خدا نے سانپ سے کہا "اسواسطے کہ تو نے یہ کیا ہے تو سب مواشیوں اور میدان کے سب جانوروں سے ملعون ہوا تو اپنے پیٹ

کے بل چلیگا۔ اور عمر بھر خاک کھائیگا۔ اور میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا۔ وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تو اسکی ایڑی کو کاٹیگا"۔ اسکے بعد خداوند خدا نے آدم اور حوا کو اُس خوشنما مقام سے جو اس نے اُن کے لئے تیار کیا تھا باہر نکال دیا اور فرشتوں کو مقرر کیا تاکہ چلتی ہوئی تلوار لے کر جو چاروں طرف پھرتی تھی درخت حیات کی راہ کی نگہبانی کریں تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ اپنا ہاتھ بڑھائیں اور حیات کے درخت میں سے بھی کچھ لیں اور کھائیں اور ہمیشہ جیتے رہیں۔

آدم اور حوا نے منع کئے ہوئے درخت سے کھایا اور وہ باغ عدن میں سے باہر نکالے گئے۔ اور درخت حیات سے دور کئے گئے جو باغ کے عین درمیان ایک رازدار درخت تھا۔

پس کیا خدا نے اُن کو اور اُس کے ساتھ ہی نسل انسانی کو بھی فراموش کر دیا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ مندرجہ بالا افسوسناک بیان بائبل شریف کی سب سے پہلی کتاب میں مرقوم ہے لیکن اسکی آخری کتاب میں ہم ایک اور درخت حیات کا بیان پڑھتے ہیں۔ لکھا ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے فرمایا ہے "جو غالب آئے میں اُسے زندگی کے اُس درخت میں سے جو خدا کے فردوس میں ہے پھل کھانے کو دونگا"۔

"وہ جو غالب آئے"۔ آیئے ذرا تھوڑی دیر کیلئے ہم ان الفاظ پر غور کریں۔ ہمارے پہلے ماں باپ سانپ سے آزمائے گئے تھے۔ کیا وہ غالب آئے؟ نہیں بلکہ وہ مغلوب ہوئے اور خدا نے کہا کہ وہ عورت کی نسل اور سانپ کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالیگا۔

ہم بخوبی جانتے ہیں کہ اب تک برابر بنی نوع انسان اور سانپ کے



حضرت آدم اور بی بی حوا باغ عدن سے نکل رہے ہیں

(Page 15)



قائن اور ہابیل کی قربانیاں (Page 19)

طوفان اور حضرت نوح کی کشتی (Page 22)

درمیان عداوت موجود ہے۔ کیا حدیث میں نہیں آیا ہے کہ جب سے انسان اور سانپ کے درمیان ابتدائی جنگ شروع ہوئی ہے تب سے لے کر اب تک ہمارے اور اس کے درمیان باہمی صلح نہیں ہوئی۔ اور اگر کوئی خوف کے باعث ان میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیتا ہے ہم میں سے نہیں ہے"۔ شاید ہم نے خود کئی بار سانپ کو مارا ہوگا محض اس خیال سے کہ اگر میں اسے جانے دوں تو غالباً وہ مجھے کاٹ لیگا۔ ایک اور دشمن ہے جو سانپ سے کہیں بڑھکر زہریلا اور زبردست ہے۔ کون ہے جس نے اُسکے متعلق نہیں سنا؟ یا کون ہے جو اُس سے آزمایا نہیں گیا؟ کون یہ نہیں جانتا کہ اس اندیکھے دشمن کا نام شیطان ہے حقیقت میں وہ ہی تھا جس نے ہمارے پہلے ماں باپ کو آزمایا۔

حوّا کی اولاد میں سے بہتوں نے سانپ پر غلبہ حاصل کیا ہے۔ لیکن فقط ایک ہے جس نے شیطان پر کامل فتح حاصل کی ہے۔ اُس کا نام خداوند یسوع مسیح ہے اُسکے متعلق بائبل شریف میں یہ درج ہے کہ خدا نے اُسے اِسلئے بھیجا تاکہ وہ ابلیس یعنے شیطان کے کاموں کو برباد کرے۔ جب وہ اس دنیا میں تھا تو شیطان نے نہایت چالاکی سے کئی بار اُسے آزمانا چاہا لیکن وہ کامیاب نہ ہُوا۔ اور خداوند مسیح ہر بار اُس پر غالب آیا۔ اگر ہم اُس سے درخواست کریں تو وہ ہمیں بھی غلبہ حاصل کرنے کی توفیق بخش سکتا ہے۔ اور ہمیں خدا کے خوبصورت فردوس میں داخل ہونے کے لائق بنا سکتا ہے۔

باغِ عدن کے درختِ حیات کا راستہ ایک چمکتی ہوئی تلوار کے ذریعہ سے بند کیا گیا تھا۔ لیکن خداوند یسوع اِسلئے آیا تاکہ اُس دوسرے درختِ حیات کا راستہ جو خدا کے فردوس میں ہے کھولدے

ہماری آنکھیں باغِ عدن کو نہیں دیکھ سکتیں۔ وہ اب صفحۂ ہستی سے معدوم

ہو گیا ہے۔ لیکن خدا نے ہمارے لئے ایک اور جگہ تیار کی ہے جو اُس سے بدرجہا بہتر ہے۔

آدم اور حوّا نے اُس دن کس قدر تلخ آنسو بہائے ہونگے جب حوّا نے خدا کے حکم کے خلاف پھل کھایا اور پھر وہ اپنے خوشنما گھر سے نکالے گئے۔ ہم جانتے ہیں کہ ان دنوں میں بھی ہر روز کوئی نہ کوئی اپنے گناہ اور رنج والم پر آنسو بہاتا ہے خدا کا عالیشان اور خوبصورت گھر آنسوؤں سے خالی ہے۔ بائبل کی آخری کتاب میں یہ تسلی بخش الفاظ پائے جاتے ہیں "اور خدا آپ اُن کے ساتھ رہیگا اور اُن کا خدا ہوگا اور وہ اُن کی آنکھوں سے سب آنسو پونچھ دیگا۔ اسکے بعد موت نہ رہیگی اور نہ ماتم رہیگا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد۔ پہلی چیزیں جاتی رہیں اور وہ جو تخت پر بیٹھا ہُوا تھا اُس نے کہا کہ دیکھ میں ساری چیزوں کو نیا بنا دیتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو غالب آئے وہی اِن چیزوں کا وارث ہوگا۔"

پس جب شیطان ہم کو آزمائے تو ہمیں اُسکے دھوکے میں نہ آنا چاہیئے جس طرح کہ آدم اور حوا آ گئے تھے۔ بلکہ ہمیں خداوند یسوع مسیح سے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ طاقت اور زور عطا فرمائے تاکہ ہم اُس پر غالب آئیں اور آخرکار اُس ابدی اور پُرجلال مقام میں سکونت کر سکیں جہاں گناہ کا ہرگز گذر نہیں۔

حفظ کرنیکی آیت۔ اسکے بعد موت نہ رہیگی اور نہ ماتم رہیگا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد (مکاشفات ۲۱:۴)

باب پنجم
قائن اور ہابیل

باغ عدن سے باہر نکالے جانے کے بعد آدم و حوا کے پاس دو بیٹے پیدا

ہوئے۔ بڑے کا نام اُنہوں نے قائن اور چھوٹے کا نام ہابیل رکھا۔ قائن کسان تھا اور ہابیل چرواہا۔

ایک دن دونوں بھائی خدا کے حضور ہدیے لائے۔ قائن اپنے کھیت کی پیداوار میں سے لایا اور ہابیل اپنی بھیڑ بکریوں میں سے لایا۔ دونوں کے دل میں یہ امید تھی کہ خدا اُن کا ہدیہ قبول کریگا۔ کیا خدا نے دونوں کے ہدیے قبول کئے؟ نہیں۔ اُس نے ہابیل کا نذرانہ قبول کیا اور قائن کا نہیں۔ کیونکہ اُسکے دل میں بدی تھی۔

پس قائن نہایت غصہ اور ترش رو ہوا۔ اور خداوند نے اُس سے کہا تجھے کیوں غصہ آیا اور اپنا منہ کیوں بگاڑا۔ اگر تو اچھا کرتا تو کیا تو مقبول نہ ہوتا؟ یہ الفاظ جو خدا نے ہزارہا سال ہوئے قائن سے کہے ہمارے لئے بھی پیغام رکھتے ہیں۔ بہت سے لوگ آجکل بھی قائن کی مانند یہ خیال کرتے ہیں کہ اپنے ایک ہاتھ میں گناہ لئے ہوئے دوسرے ہاتھ سے خدا کے حضور ہدیہ پیش کر سکتے ہیں۔ یہ ہرگز ممکن نہیں۔ دُعا کرنے اور خیرات دینے سے کیا فائدہ جب تک ہم پہلے اپنے گناہوں کو ترک نہ کریں اور اُن کی معافی حاصل نہ کرلیں

خداوند یسوع مسیح نے ایک مرتبہ فرمایا۔ "اگر تو قربانگاہ پر اپنی نذر گذرانتا ہو اور وہاں تجھے یاد آئے کہ میرے بھائی کو مجھ سے کچھ شکایت ہے تو وہیں قربانگاہ کے آگے اپنی نذر چھوڑ دے اور جاکر پہلے اپنے بھائی سے ملاپ کر تب آکر اپنی نذر گذران۔"

قائن نے یہ بات نہ سمجھی اور اسلئے وہ ناراض ہوا۔ جبکہ خدا نے اُسکے ہدیہ کو قبول نہ کیا۔ خدا نے اُسے سمجھانے کی کوشش کی۔ بلکہ اُسے آگاہ کیا کہ وہ خطرہ میں ہے۔ کیونکہ اُس کا غضب اُسکے دل میں جنگلی درندے کی مانند تھا جو جھپٹنے کو تیار ہو۔ لیکن قائن نے خدا کی آواز کو مطلق نہ سنا۔ بجائے اسکے کہ

وہ خدا سے التماس کرتا کہ وہ اسکے غصہ اور غضب کو دور کرے اُس نے اُسکو اپنے دل میں جگہ دی۔ اور ایک دن دد خدا کے فرمانے کے موافق اس پر جنگل درندے کی مانند جھپٹ پڑا اور اس سے نہایت ہولناک حرکت کرائی۔ جب وہ ہابیل کے ساتھ اکیلا اپنے کھیت میں تھا اُس نے اُسے قتل کیا۔ اپنے حقیقی بھائی ہابیل کو قتل کیا لیکن خدا جو ہر جگہ حاضر ناظر ہے اسکی اس قبیح حرکت کو دیکھ رہا تھا خدا نے قائن سے کہا "تیرا بھائی ہابیل کہاں ہے"؟

قائن نے جواب میں کہا "میں نہیں جانتا کیا میں اپنے بھائی کا نگہبان ہوں"؟ پھر خدا نے کہا "تو نے کیا کیا؟ تیرے بھائی کا خون زمین سے مجھ کو پکارتا ہے اور اب تو زمین سے لعنتی ہوا جس نے اپنا منہ پسارا کہ تیرے ہاتھ سے تیرے بھائی کا لہو لے۔ کہ جب تو کھیتی کریگا وہ پھر تجھے اپنا حاصل نہ دیگی اور زمین پر تو پریشان اور آوارہ ہوگا"۔

قائن نے خداوند سے کہا کہ "میری سزا برداشت سے باہر ہے"۔

یہاں ہم ایک مرتبہ پھر دیکھتے ہیں کہ گناہ کا پھل کیسا تلخ ہے۔ قائن نہ فقط اپنے اوپر مصیبت لایا بلکہ اس نے اپنے والدین کو بھی غمزدہ و رنجیدہ کیا۔ کیونکہ اُن کے دونوں بیٹے ایک ہی دن اُن سے جدا ہو گئے۔

قائن سے کس لئے ایسا ہولناک اور مکروہ گناہ سرزد ہوا؟ کیا اس لئے نہیں کہ اُس نے غصہ اور غضب کو اپنے دل میں جگہ دی۔ پہلے اُس نے ہابیل سے حسد کیا پھر وہ اُس سے عداوت کرنے لگا۔ اور آخرکار اُس نے اُسے قتل کیا۔

خداوند یسوع نے ایک مرتبہ فرمایا "جو کوئی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے خونی ہے"۔ یہ الفاظ بالکل سچ ہیں۔ عداوت ایک بڑے درخت کی مانند

ہے جسکی جڑیں حسد اور غصہ ہیں اور جس کا پھل خون کرنا ہے۔ پس ہمیں اپنے دلوں سے ایسے بُرے درخت کی بیخ کنی کرنی چاہیئے۔ ورنہ ہم بھی خدا کی نظر میں خونی اور قاتل شمار کیئے جائینگے۔

حفظ کرنے کی آیت۔ جو کوئی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ خونی ہے۔ (۱یوحنا ۳: ۱۵)

باب ششم

نوح پیغمبر

خُدا نے آدم اور حوا کو ہابیل کے عوض ایک اور بیٹا بخشا۔ اُن کے اور بہت سے بیٹے اور بیٹیاں تھیں اور بہت سے پوتے اور پوتیاں اور نواسے نواسیاں۔ وقت کے گذرنے کے ساتھ دُنیا آباد ہوتی گئی۔ شروع میں بہت سے ایسے لوگ تھے جو خدا سے دعا کرتے تھے اور سیدھے راستہ پر چلنے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن رفتہ رفتہ وہ خدا کو بھول گئے اور اُن کے دل قسم قسم کی بدیوں اور بُرائیوں سے بھر گئے۔ اُنہوں نے اُس خوبصورت دنیا کو جو خدا نے اُن کے لئے تیار کی تھی اپنے نجس کاموں سے نجس بنا دیا۔ یہاں تک کہ خُدا زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہُوا۔

اِن تمام بدکرداروں کے درمیان ایک نیک شخص تھا یعنی نوح پیغمبر۔ ایک دن خدا نے اُسے بتایا کہ سخت طوفان کا پانی آنے والا ہے جو ہر ایک جسم کو جس میں زندگی کا دم ہے آسمان کے نیچے سے مٹا ڈالیگا اور سب جو زمین پر ہیں مرجائینگے۔ اور کہ وہ ایک کشتی بنائے جس میں وہ اور اس کا خاندان

اور بعض چرند اور پرند پناہ لیں تاکہ برباد نہ ہو جائیں۔

نوح نے خداوند کی بات کا یقین کیا۔ اُس نے فوراً ایک کشتی بنانی شروع کی جسکی لمبائی تین سو ہاتھ اور اُسکی چوڑائی پچاس ہاتھ اور اسکی اونچائی تیس ہاتھ کی تھی۔ اسکے ہمسائے اُسکو بناتے دیکھ کر اُس سے پوچھتے تھے کہ وہ اتنی بڑی کشتی کیوں بنا رہا ہے تو اُس نے سب کچھ جو خدا نے اُسے کہا تھا انہیں بتایا نوح نے انہیں خبردار کرنا چاہا اور اُنہیں نصیحت کی کہ وہ اپنی بدیوں سے باز آئیں اور ان کے لئے معافی حاصل کریں اس سے پیشتر کہ خدا کا غضب اُن پر نازل ہو لیکن اُنہوں نے اُسکی باتوں کی مطلق پروا نہ کی۔

جب کشتی بن کر تمام ہوئی تو نوح نے خدا کے فرمان کے مطابق سب پاک جانداروں میں سے سات سات نر و مادہ اور اُن میں سے جو پاک نہیں دو دو نر اور اُن کی مادہ اپنے ساتھ لئے اور اُن کے اور اپنے اور اپنے خاندان کے لئے کھانے پینے کا ذخیرہ لیا۔ پھر خداوند خدا نے نوح سے کہا کہ "تو اپنے خاندان سمیت کشتی میں آ۔ کیونکہ میں نے تجھ ہی کو اپنے حضور میں اس زمانے کے درمیان صادق دیکھا۔ . . . کیونکہ سات دن کے بعد میں زمین پر چالیس دن اور چالیس رات پانی برساؤنگا۔ اور سب جاندار موجودات کو جنہیں میں نے بنایا زمین پر سے مٹا ڈالونگا۔" نوح نے فوراً خداوند کی بات کا یقین کیا اور اپنا گھر اور اپنے کھیت چھوڑ کر اپنی بیوی اپنے بیٹوں اور اُنکی بیویوں سمیت کشتی میں داخل ہؤا۔ اور وہ سب شمار میں آٹھ تھے۔ اور خدا نے کشتی کا دروازہ بند کر دیا اور وہ اندر محفوظ رہے۔

پھر خداوند کے قول کے مطابق پانی برسنا شروع ہؤا اور چالیس دن اور چالیس رات برابر برستا رہا۔ نہ فقط آسمان سے پانی برسا بلکہ سمندر دریاؤں

اور جھیلوں کا پانی بھی چڑھ آیا۔ لیکن کشتی کو کچھ نقصان نہ پہنچا کیونکہ وہ پانی کی سطح پر بہتی رہی۔ جب ان بدکار لوگوں نے دیکھا کہ نوح اور اس کا کل خاندان کشتی میں محفوظ ہیں اور اُن کے گھر برباد ہو گئے تو وہ پچھتائے اور وہ کہنے لگے کاش ہم نوح کی باتیں سنتے اور معافی حاصل کرتے۔ اُنہوں نے درختوں اور بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پناہ لینی چاہی لیکن وہ بالکل بے سود ٹھہری۔ کیونکہ رفتہ رفتہ پانی نے پہاڑوں اور ان کی چوٹیوں کو بھی چھپا لیا اور سب کچھ نظر سے غائب ہو گیا۔ ہر طرف پانی ہی پانی نظر آتا تھا اور اس پانی پر نوح کی کشتی اِدھر اُدھر بہتی پھرتی تھی۔

پانچ مہینے متواتر ایسا ہی حال رہا۔ پھر خداوند نے ایک زبردست ہوا چلائی اور پانی کم ہونے لگا۔ یہاں تک کہ ایک دن نوح کی کشتی کوہ اراراط کی چوٹی پر جا ٹکی۔ لیکن اس وقت بھی خشک زمین کہیں نظر نہ آتی تھی۔ روز بروز پانی کم ہوتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ آخرکار پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آنے لگیں۔ پھر نوح نے کھڑکی کھول کر ایک کوّا اُڑایا۔ وہ اِدھر اُدھر پانی کے اوپر اُڑتا رہا اور نوح کے پاس واپس نہ آیا۔ سات دن کے بعد اس نے ایک کبوتری کو اُڑایا تاکہ معلوم کرے کہ آیا زمین خشک ہو گئی ہے یا نہیں۔ اسے کوئی ٹھکانہ نہ مِلا۔ سو وہ اُسکے پاس پھر واپس آ گئی۔ سات دن کے بعد اُس نے پھر اُسے اُڑایا۔ وہ واپس آئی اور اُس کی چونچ میں زیتون کی ایک تازہ پتی تھی۔ سات دن صبر کرنے کے بعد اُس نے پھر اُسے اُڑایا اور وہ پھر کبھی اُس کے پاس واپس نہ آئی کیونکہ زمین اب خشک ہو گئی تھی۔

پھر نوح خداوند کے فرمان کے موافق کشتی سے نہایت خوشی کے ساتھ باہر آیا۔ کیونکہ وہ اس میں برابر ایک سال تک رہا تھا۔ اور وہ خشک زمین پر

چلنے کے لئے ترس رہا تھا۔ اس نے اپنی شکرگذاری ظاہر کرنے کے لئے خداوند کے لئے ایک مذبح بنایا اور اُس پر قربانی چڑھائی۔ خداوند نے اُسکی قربانی کو قبول کیا اور اس سے عہد کیا کہ وہ پھر کبھی دنیا کو طوفان سے ہلاک نہ کریگا اور خداوند نے اپنے عہد کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے کمان کا نشان دیا۔ جب کبھی ہم آسمان پر کمان کا نشان دیکھتے ہیں تو چاہیئے کہ نوح اور طوفان کے بیان کو یاد کریں۔ اور اس سے اپنے لئے بھی پیغام حاصل کریں۔ ہمیں معلوم ہے کہ جس طرح اس دور دراز زمانہ میں بدکردار لوگوں نے اس دنیا کو اپنی بدیوں سے نجس کر دیا تھا یہاں تک کہ خدا کو انہیں ہلاک کرنا پڑا تا کہ دنیا کو پھر پاک کرے اسی طرح اس زمانہ میں بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اپنے گناہوں کی نجاست کے سبب اس پاک اور خوبصورت دنیا کو ناپاک اور غلیظ بناتے ہیں۔

یہ سچ ہے کہ خداوند نے عہد کیا ہے کہ وہ پھر کبھی دنیا کو پانی کے طوفان سے ہلاک نہ کریگا لیکن ہمیں خوب معلوم ہے کہ وہ گناہ سے سخت متنفر ہے اور وہ اسکی ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ ہم میں سے ہر ایک کو روزِ عدالت میں اسکو جواب دینا ہے۔ وہ دن طوفان کی مانند آئیگا اور ہمیں اسکے لئے اب سے تیاری کرنی چاہیئے جیسے نوح نے کی تھی۔

خدا کی یہ مرضی نہیں کہ ہم ہلاک ہوں۔ اس نے ہماری نجات کا ذریعہ بنایا ہے۔ انجیل جلیل ہمیں بتاتی ہے کہ خدا ہمیں پیار کرتا ہے اور اس نے خداوند یسوع مسیح کو بھیجا تا کہ وہ ہمیں بچائے۔ لکھا ہے کہ "خداوند یسوع پر ایمان لا تو تو اور تیرا گھرانا نجات پائیگا"۔ جس طرح نوح نے کشتی میں نجات حاصل کی اُسی طرح ہم خداوند یسوع مسیح میں نجات حاصل کرتے ہیں۔

حفظ کرنے کی آیت۔ مسیح یسوع گنہگاروں کو نجات دینے

کے لئے دنیا میں آیا جن میں سے سب سے بڑا میں ہوں (۱ تیمتھیس ۱: ۱۵)

فصل اوّل پر سوالات

(۱) پیدائش کے بیان سے ہم خدا کی بابت کیا سیکھتے ہیں؟
(۲) خدا نے انسان اور جانوروں میں کیا خاص فرق رکھا ہے؟
(۳) آدم اور حوا کی آزمائش کا حال بیان کرو۔
(۴) انسان کا سب سے بڑا دشمن کون ہے۔ اور ہم اُس سے کس طرح بچ سکتے ہیں؟
(۵) خدا نے قائن کی قربانی کو کیوں قبول نہ کیا؟
(۶) خدا نے نوح کی نجات کے لئے کونسا طریقہ مقرر کیا تھا؟
(۷) خدا نے ہماری نجات کے لئے کون سا ذریعہ تیار کیا ہے؟



فصل دوم

ابراہیم پیغمبر کا بیان

باب اوّل

ابراہیم (خلیل اللہ) کا ملک موعود میں داخل ہونا

نوح کے بعد ابراہیم پیغمبر آتا ہے اور اس کا لقب خلیل اللہ ہے یعنی "خدا کا دوست" اسکے زمانہ میں لوگ بت پرست تھے اور مختلف دیوتاؤں اور دیویوں کی پرستش کرتے تھے۔ خدا اس بات سے نہایت غمگین تھا کہ وہ اور خداؤں کو مانتے ہیں۔ پس اس نے حضرت ابراہیم کو بلایا تاکہ وہ ایک ایسی قوم کا باپ ٹھہرے جو فقط خدائے واحد و برحق کی پرستش کریں اور دوسروں کو بھی اُس کی تعلیم دیں۔

ایک دن خدا نے ابراہیم سے کہا کہ "تو اپنے ملک اور اپنے قرابتیوں کے درمیان اور اپنے باپ کے گھر سے اُس ملک میں جو میں تجھے دکھاؤنگا نکل چل اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤنگا۔ اور تجھ کو مبارک اور تیرا نام بڑا کرونگا . . . . . . اور دنیا کے سب گھرانے تجھ سے برکت پائینگے"۔

ابراہیم نے خداوند کے حکم کے موافق اپنا گھر چھوڑ دیا اور ایک ان دیکھے

ملک کو روانہ ہُوا۔ کیا وہ اکیلا گیا؟ نہیں۔ وہ اپنے ہمراہ اپنی بیوی اور اپنے بھتیجے لوط کو بھی لے گیا جس کا باپ مرچکا تھا۔ وہ اپنا تمام مال و متاع اور بھیڑ بکریوں کے ریوڑ بھی لے گیا۔

کیا وہ اس دور دراز سفر اور اُس نا معلوم راہ سے نہ ڈرا؟ نہیں وہ ہرگز نہ ڈرا۔ کیونکہ اُسے یقین تھا کہ خداوند خدا اس کی ہدایت و رہنمائی کرے گا۔ ابراہیم با ایمان تھا۔ کیا قرآن میں اسکے متعلق نہیں لکھا کہ "وہ اپنے ایمان میں ثابت قدم تھا" اور انجیل جلیل میں اُسکی نسبت مرقوم ہے کہ "وہ ان سب کا باپ ٹھہرے جو . . . . ایمان لاتے ہیں"۔

بہت مدت تک سفر کرنے کے بعد وہ اُس ملک میں پہنچے جو اس وقت کنعان کہلاتا تھا۔ لیکن اب مُلک شام اور فلسطین کے نام سے مشہور ہے اور مُلک عرب کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ وہاں خُداوند نے اُس سے کہا کہ "میں یہی ملک تیری نسل کو دونگا"۔

شروع میں تو ابراہیم اور لوط ایک ہی جگہ رہے۔ لیکن جب اُن کی بھیڑ بکریاں اتنی بڑھ گئیں کہ اس جگہ اتنی گنجائش نہ تھی کہ اکٹھے رہیں اُن کے چرواہوں میں جھگڑا ہُوا۔ کیونکہ ہر ایک اُن میں سے یہ چاہتا تھا کہ اپنے آقا کے لئے بہترین کھیت لے۔ پس ابراہیم نے جو نہ صرف ایمان دار ہی تھا بلکہ صلح کُل بھی تھا جھگڑا فساد کو رفع کرنے کے لئے ایک بڑا نیک کام کیا۔ اگر وہ لوگ جو اُسکے نام کی عزت کرتے ہیں اُسکی نیک نیت سے کچھ سبق سیکھ سکیں تو وہ بہت سے جھگڑوں اور مقدموں سے بچے رہیں۔

وہاں رہنے کا حق ہر طرح سے ابراہیم کا ہی تھا۔ وہ حق بجانب تھا عمر کے لحاظ سے وہ اپنے بھتیجے سے بڑا تھا اور خدا نے ملک کا وعدہ بھی اُسی

سے کیا تھا۔ اختیار اور طاقت بھی اسی کی تھی۔ وہ لوط سے زیادہ مالدار تھا اور اُس کے آدمی جنگ کرنا جانتے تھے اور اگر ضرورت ہوتی تو اپنے آقا کے لئے ضرور لڑتے بھی لیکن بجائے اسکے کہ وہ اپنا حق اور دعوےٰ ظاہر کرے۔ اُس نے لوط کو اپنے پاس بلا کر کہا "میرے اور تیرے درمیان اور میرے چرواہوں اور تیرے چرواہوں کے درمیان جھگڑا نہ ہو کہ ہم بھائی ہیں۔ کیا تمام ملک تیرے سامنے نہیں؟ اپنے تئیں مجھ سے جدا کیجئے۔ اگر تو بائیں طرف جائے تو میں داہنی طرف جاؤنگا اور اگر تو داہنی طرف جائے تو میں بائیں طرف جاؤں گا۔"

لوط اپنے چچا کی مانند خود انکار نہ تھا۔ وہ اس پہاڑ پر سے جس پر کھڑے تھے تمام ملک کو دیکھ سکتا تھا۔ اُس نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی اور دیکھا کہ یردن کی ساری ترائی نہایت سرسبز اور خوب سیراب تھی۔ وہ گویا ایک چمنستان سی نظر آتی تھی۔ پس اُس نے اُسے اپنے لئے پسند کیا اور اپنے خاندان اور اپنے گلوں اور نوکروں چاکروں سمیت اُس طرف چل دیا۔ یردن کی ترائی خوبصورت اور خوشگوار تو تھی لیکن وہاں کے لوگ نہایت بدکار اور گنہگار تھے۔ خصوصاً ایک شہر کے لوگ جو سدوم کہلاتا تھا۔ اور وہیں لوط نے سکونت اختیار کی۔

لوط کے چلے جانے کے بعد خداوند نے ابراہیم سے کہا کہ "اپنی آنکھ اُٹھا اور اس جگہ سے جہاں تو ہے اُتر اور دکھن اور پورب اور پچھم دیکھ کہ یہ تمام ملک جو تو اب دیکھتا ہے میں تجھ کو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لئے دونگا" اور ابراہیم نے اپنا ڈیرا اُٹھایا اور شہر حبرون میں ایک بلوط کے نیچے جا لگایا۔ وہ شہر اس کی یاد میں الخلیل کے نام سے آج تک مشہور ہے۔ اور وہاں

اُس نے خداوند کے لئے ایک قربانگاہ بنائی اور خدائے واحد کی پرستش کرتا رہا جس نے اُسے ملک موعود میں رہنے کی جگہ دی۔

انجیل میں سے حفظ کرنے کی آیت۔ ایمان ہی کے سبب سے ابراہیم جب بلایا گیا تو حکم مان کر اس جگہ چلا گیا جسے میراث میں لینے والا تھا اور اگرچہ جانتا نہ تھا کہ میں کہاں جاتا ہوں۔ تاہم روانہ ہو گیا۔ (عبرانی ۱۱: ۸)

باب دوم

بیٹے کے لئے خداوند کا وعدہ

خدا نے ملک کنعان کو ابراہیم اور اُسکی نسل کو دینے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن جس وقت وہ اُس ملک میں داخل ہوا اُس کے کوئی اولاد نہ تھی۔ اسی طرح دس سال گذر گئے اور اُسکی عمر پچاسی سال کی تھی اور ہنوز بے اولاد تھا۔

ایک رات جب وہ اپنے خیمہ میں لیٹا ہوا آئندہ کے متعلق سوچ رہا تھا تو اس نے خداوند سے کہا "اے خداوند تو مجھے کیا دیگا۔ میں تو بے اولاد جاتا ہوں"۔ تب خداوند اُسے باہر لے گیا اور اس سے کہا "اب تو آسمان کی طرف نگاہ کر اور ستاروں کو گن اگر تو گن سکے ۔ ۔ ۔ ۔ کہ تیری اولاد ایسی ہی ہوگی" اور وہ خداوند پر ایمان لایا اور یہ اُسکے لئے صداقت محسوب ہوا۔ لیکن اس کی بیوی سرہ اس کے ایمان میں اُسکی شریک نہ تھی اور اب ہرگز یہ امید نہ رہی تھی کہ اُسکے گھر بچہ پیدا ہوگا۔ پس ایک دن اُس نے اپنی لونڈی حاجرہ اپنے شوہر ابراہیم کو دی کہ اُسکی جورو ہو اور اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام اسمٰعیل تھا

جب اسمٰعیل تیرہ سال کا ہُوا تو خدا نے ابراہیم سے کہا "میں خدائے قادر ہوں تو میرے حضور میں چل اور کامل ہو ۔ ۔ ۔ ۔ میرا عہد تیرے ساتھ ہے۔ اور تو بہت قوموں کا باپ ہوگا۔ اور بادشاہ تجھ سے نکلیں گے۔ اور میں سرہ کو برکت دونگا۔ وہ ایک بیٹا جنیگی۔ وہ قوموں کی ماں ہوگی اور ملکوں کے بادشاہ اس سے پیدا ہونگے"۔ تب ابراہیم منہ کے بل گر پڑا اور دل میں ہنسنے لگا کیونکہ وہ سو برس کا تھا۔ اور اسکی بیوی قریب نوے برس کی۔ اور اُس نے خدا سے کہا "کاشکہ اسمٰعیل تیرے حضور جیتا رہے"۔

خداوند نے اُس سے کہا "بے شک تیری جورو سرہ بیٹا جنیگی۔ تو اس کا نام اضحاق رکھنا (یہ سُن کر ابراہیم اور ہنسا) اور میں اس سے اور بعد اُسکے اُسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے قائم کرونگا اور اسمٰعیل کے حق میں میں نے تیری سنی۔ دیکھ میں اُسے برکت دونگا اور اُسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑھاؤنگا اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور میں اُسے بڑی قوم بناؤنگا"۔

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد ابراہیم دوپہر کی گرمی میں اپنے خیمہ کے باہر بیٹھا تھا۔ اُس نے اپنی نظر اوپر اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہے کہ تین مرد کھڑے ہیں وہ دوڑ کر اُن کے قریب گیا اور اُن کے آگے جھکا اور اُن کی منت کی کہ وہ درخت کے نیچے ذرا آرام کریں جب تک وہ اُن کے لئے کچھ کھانے اور پینے کو لائے۔ وہ خود دوڑ کر اندر گیا اور اُسنے اپنی بیوی سرہ کو جلد پھلکے پکانے کو کہا اور آپ اپنے گلّے میں سے ایک موٹا تازہ بچھڑا لاکر ایک جوان کو دیا کہ اُسے تیار کرے جب سب کچھ تیار ہوگیا تو خود اپنے ہاتھوں سے مہمانوں کے آگے رکھا۔

یہ مہمان معمولی انسان نہ تھے۔ بلکہ خدا کے پیغامبر۔ اُن کا پہلا پیغام

خوشی کا پیغام تھا۔ اور انہوں نے اس سے پوچھا" تیری جورو سرہ کہاں ہے"؟

وہ بولا" دیکھو خیمہ میں ہے"۔

اُن میں سے ایک نے کہا" تیری جورو سرہ کو بیٹا ہوگا"۔

سرہ خیمہ کے دروازہ کے پیچھے سے یہ باتیں سنتی تھی اور یہ سوچ کر کہ میں اب عمر رسیدہ ہوگئی ہوں اور بیٹا جنوں گی اپنے دل میں ہنس پڑی۔

پھر خداوند نے ابراہیم سے کہا" سرہ کیوں ہنسی۔ کیا خداوند کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے"۔

انجیل میں سے حفظ کرنے کی آیت۔ خدا سے سب کچھ ہوسکتا ہے۔ (مرقس ۱۱: ۲۷)

باب سوم

ابراہیم خلیل اللہ کا شفاعت کرنا

دوسرا پیغام جو خداوند نے ابراہیم کو اسی روز دیا وہ نہایت افسوسناک تھا۔ خدا نے ابراہیم کو بتایا کہ چونکہ سدوم اور عمورہ اور اس کے گرد نواح کے لوگ نہایت بدکار اور شریر ہوگئے اسلئے وہ اُنہیں ضرور برباد کریگا۔ ابراہیم اپنے بھتیجے کے لئے اس قدر فکرمند ہوا کہ وہ اپنی خوشی کو فوراً بھول گیا۔ اس نے خیال کیا کہ اگر شہر سدوم غارت کیا گیا تو لوط بھی ضرور ہلاک ہوجائیگا۔ اس نے فوراً مندرجہ الفاظ کہکر شفاعت کرنی شروع کی" کیا تو اے خدا بدکاروں کے ساتھ نیکوکاروں کو بھی ہلاک کریگا۔ شاید وہاں پچاس صادق ہوں تو کیا تو اس شہر کو اُن کی خاطر نہ رہنے دیگا؟ کیا تمام دنیا کا انصاف

کرنے والا انصاف نہ کرے گا؟"

تب خداوند نے جواب دیا اور کہا اگر سدوم میں پچاس صادق بندے ہوں تو میں شہر کو ان کی خاطر برباد نہ کرونگا۔"

پھر ابراہیم نے کہا" اب دیکھ میں نے خداوند سے بولنے میں جرأت کی اگرچہ میں خاک اور راکھ ہوں۔ شاید پچاس صادقوں سے پانچ کم ہوں کیا اُن پانچ کے واسطے تو تمام شہر کو نیست کریگا؟" خداوند نے جواب دیا اور کہا اگر میں پینتالیس پاؤں تو شہر کو نیست نہ کرونگا۔"

پھر ابراہیم نے کہا" شاید وہاں چالیس پائے جائیں۔" خداوند نے جواب دیا اُن چالیس کے واسطے بھی نہ کرونگا۔"

تب ابراہیم نے کہا" میں منت کرتا ہوں کہ اگر خداوند خفا نہ ہوں تو میں پھر کہوں شاید وہاں تیس پائے جائیں۔"

خداوند نے کہا" اگر تیس پاؤں تو میں یہ نہ کرونگا۔" پھر اُس نے کہا" میں نے خداوند سے بات کرنے میں جرأت کی شاید وہاں بیس پائے جائیں؟" خداوند نے جواب میں کہا" میں بیس کے واسطے بھی اُسے نیست نہ کرونگا۔" تب ابراہیم نے کہا" میں منت کرتا ہوں خداوند خفا نہ ہوں تب میں فقط ایک بار پھر کہوں" شاید وہاں دس پائے جائیں۔" خداوند نے کہا" دس کے واسطے بھی اُسے نیست نہ کرونگا۔"

نئے عہد نامہ سے حفظ کرنے کی آیت - ایک دوسرے کے لئے دعا مانگو (یعقوب ۵:۱۶)

خداوند تمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے اسلئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے (۲ پطرس ۳:۹)



شہر سدوم کی تباہی

(Page 33.)



بی بی ہاجرہ اور اسمٰعیل

(Page 36.)



پیاس کے مارے بی بی ہاجرہ کا حال

(Page 36)



حضرت ابراہیم قربانی کرنے جاتے ہیں

(Page 38.)

باب چہارم
سدوم کا غارت کیا جانا

جس وقت ابراہیم ہنوز سدوم کے رہنے والوں کے لئے خدا سے منّت ہی کر رہا تھا تو دو مرد خداوند کی طرف سے اُس شہر میں بھیجے گئے تاکہ معلوم کریں کہ آیا اُس شہر کے بچنے کی کوئی امید ہے یا وہ فوراً غارت کر دیا جائے۔

لوط نے ان کا استقبال کیا اور انہیں گھر لایا۔ لیکن شہر کے دیگر رہنے والوں نے نہایت قبیح اور شرمناک حرکات کیں جو اُن کی برداشت سے بعید تھیں۔ انہوں نے لوط سے کہا کہ اپنی بیٹیوں اپنے دامادوں اور اپنے خاندان کے دیگر شرکاء کو بلائے تاکہ وہ فوراً اس شہر سے نکلنے کی تیاری کریں کیونکہ خداوند اسے غارت کرنے کو ہے۔ پس لوط اپنے دامادوں کے پاس گیا اور اُن سے کہا "اُٹھو اور اس مقام سے باہر نکلو کیونکہ خداوند اس شہر کو غارت کریگا" لیکن اُنہوں نے خیال کیا کہ وہ محض مذاق کر رہا ہے۔

جب صبح ہوئی تو اُن مردوں نے لوط سے تاکیداً کہا "اُٹھ اپنی جورو اور اپنی دو بیٹیاں جو یہاں موجود ہیں لے ایسا نہ ہو کہ تو بھی اس شہر کی بدی میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو جائے" جب انہوں نے ذرا دیر کی تو مردوں نے اُس کا اور اُسکی جورو کا اور اس کی دونوں بیٹیوں کا ہاتھ پکڑا اور انہیں شہر سے باہر نکال لائے اور اُن سے کہا اپنی جان لے بھاگو۔ اور پیچھے نہ دیکھو اور میدان میں کہیں نہ ٹھہرو۔

اس طرح لوط سدوم سے اپنی جان بچا کر خالی ہاتھ بھاگ گیا۔ اِس زرخیز

اور سرسبز زمین اور بدکار لوگوں کا چننا اس کے حق میں مفید نہ ثابت ہوا جیسی جلدی وہ ایک ایسے مقام پر پہنچ گیا جو محفوظ تھا خدا نے گندھک اور آگ آسمان پر سے سدوم پر برسائی اور وہ شہر غارت ہوگیا اور اس طرح لوط کا سب مال ومتاع برباد ہوگیا لیکن چونکہ اُس نے خداوند سے آگاہی پائی اور اُسکے حکم کو مانا۔ اُسکی اور اُسکی دو بیٹیوں کی جان بچ گئی۔ اُسکے دامادوں نے اُسکی بات نہ سُنی پس وہ ہلاک ہوگئے۔

لوط کی بیوی کی جان بھی ہلاک ہوئی۔ وہ واقعی اُس شہر کو چھوڑ کر اپنے خاوند اور اپنی بیٹیوں کے ساتھ باہر تو نکل آئی لیکن اُس کا دل اُسکے گھر اور سازوسامان پر لگا تھا۔ ان مردوں کے حکم کی تعمیل کرنے کے بجائے اس نے پھر کر دیکھا اور دیر لگائی اور اس طرح اُس نے اپنی جان گنوائی۔ آگ اور گندھک نے اُسے آدبایا اور وہ نمک کا کھمبا بن گئی اور وہیں کی وہیں جم گئی۔

راہ کے کنارے پر وہ نمک کا کھمبا آنے جانے والوں کے لئے عبرت کا باعث ٹھہرا کہ دیر کرنا اور پھر پیچھے پھر کر دیکھنا پُرخطر ہوتا ہے۔ وہ ہمیں بھی آگاہ کرتا ہے پس چاہیئے کہ ہم اُس سے سبق سیکھیں۔

لوط کے دامادوں کی حالت سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ اُن لوگوں کا انجام بُرا ہوتا ہے جو خدا کے بندوں کی آواز کو نہیں سنتے۔

اسکی بیوی سے ہم یہ سبق سیکھتے ہیں کہ خدا کے بندوں کی آواز کو سُن کر پیچھے دیکھنے سے بُرا نتیجہ نکلتا ہے۔

لوط اور اُسکی بیٹیوں سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ اُس آواز کو سنکر پیچھے نہ دیکھنا چاہیئے جب تک کہ کسی محفوظ مقام تک نہ پہنچ جائیں۔

جس طرح خدا کے بندوں نے لوط اور اُسکے خاندان کو آگاہ کیا اسی طرح وہ اب بھی ہم کو آگاہ کرتے ہیں۔ چاہیئے کہ ہم بھی اپنے گناہوں کو چھوڑ کر جائے محفوظ تک پہنچیں خداوند یسوع مسیح جو گناہ سے بالکل مبّرا ہے گنہگاروں کی پناہ گاہ ہے۔ انجیل جلیل میں مرقوم ہے کہ خدا نے اُسے دنیا میں اسلئے بھیجا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے

بائبل شریف میں سے حفظ کرنے کی آیت "خداوند یہوواہ کہتا ہے کیا مجھے اِس سے کچھ شادمانی ہے کہ شریر مر جائے اور اس سے نہیں کہ وہ اپنی راہوں سے باز آئے اور جیئے؟ خداوند یہوواہ کہتا کہ مجھے اسکے مرنے سے جو مرتا ہے شادمانی نہیں اس لئے پھرو اور جیتے رہو۔" (حزقی ایل ۱۸: ۲۳ و ۳۲)

باب پنجم

اضحاق اور اسمٰعیل

خدا کے وعدے کے بموجب سیرہ کے پاس ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اُنہوں نے اس کا نام اضحاق رکھا جس کا مطلب ہے "ہنسی" اور سیرہ نے کہا۔ "خداوند نے مجھے ہنسایا۔"

جس دن اضحاق کا دودھ چھڑایا گیا ابراہیم نے بڑی ضیافت کی اسمٰعیل کی عمر اسوقت پندرہ سال کی تھی۔ مدتوں سے سیرہ اور ہاجرہ کے درمیان عداوت چلی آئی تھی۔ لیکن اس روز وہ ازسرِنو تازہ ہوگئی۔ کیونکہ اسمٰعیل کو ٹھٹھہ کرتے دیکھکر سیرہ کو اُس کی یہ حرکت نہایت ناگوار گذری اور

اُس نے ابراہیم سے اسکی شکایت کی اور کہا "اس لونڈی اور اسکے بیٹے کو نکال دے۔ کیونکہ اس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اضحاق کے ساتھ وارث نہ ہوگا"

ابراہیم کو یہ بات بُری معلوم ہوئی۔ لیکن خداوند نے اس سے کہا "وہ بات اس لڑکے اور تیری لونڈی کی بابت تیری نظر میں بُری نہ معلوم ہو۔ کیونکہ تیری نسل اضحاق سے کہلائیگی۔ اور اس لونڈی کے بیٹے سے بھی میں ایک قوم پیدا کرونگا۔ اس لئے کہ وہ بھی تیری نسل ہے۔"

دوسرے دن ابراہیم صبح سویرے اُٹھا اور اُس نے ہاجرہ کو سفر کے لئے پانی اور روٹی دی اور اُسے لڑکے سمیت روانہ کر دیا۔

ہاجرہ نے ملک مصر کی طرف رُخ کیا۔ کیونکہ وہ اُس کا آبائی ملک تھا۔ لیکن کچھ دُور جا کر وہ راستہ بھول گئی اور اِدھر اُدھر صحرا میں بھٹکتی پھری۔ کچھ عرصہ کے بعد پانی بالکل ختم ہوگیا یہاں تک کہ ایک بوند بھی باقی نہ رہی اور وہ دونوں ماں بیٹا گرمی کی شدت کے سبب پیاس سے بے حال ہونے لگے۔ وہ مقام ایسا ویران اور تنہا تھا کہ نہ تو کوئی انسان ہی وہاں تھا اور نہ کسی ٹھہرا آبادی کا نشان دور دور تک اُس کے گرد و نواح میں نظر آتا تھا۔ بے چاری ہاجرہ اِدھر اُدھر پانی کی تلاش میں ماری ماری پھرتی رہی لیکن ایک بوند پانی نہ ملا۔ اس وقت اسمٰعیل پیاس سے بے ہوش ہو رہا تھا۔ اُسکی ماں نے اُسے ایک جھاڑی کے سایہ میں لٹا دیا اور خود اس سے دُور ہو بیٹھی تاکہ اُسکے دُکھ کو نہ دیکھ سکے۔ اور زار زار رونے لگی۔

اسمٰعیل کے لفظی معنی ہیں "خداوند سنتا ہے" اور حقیقت میں اُس کو یہ نام خوب سوچ کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ خداوند نے اُس کی آواز سُنی۔ اور آسمان سے خدا کے فرشتہ نے ہاجرہ کو پکار کر کہا "اے ہاجرہ تجھ کو کیا

ہُوا ہے ؟ مت ڈر کہ اُس لڑکے کی آواز جہاں وہ پڑا ہے خدا نے سُنی۔ اُٹھ اور لڑکے کو اُٹھا اور اُسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کہ میں اُس کو ایک بڑی قوم بناؤنگا۔" پھر خدا نے اُس کی آنکھیں کھولیں اور اُس نے پانی کا ایک کنواں دیکھا اور جا کر مشک کو پانی سے بھر لیا اور لڑکے کو پلایا۔ اور جب اسمٰعیل جوان ہُوا تو وہ بڑا تیرانداز ہُوا۔ اور وہ اس سرزمین میں رہا جو ملک مصر اور عرب کے درمیان ہے۔ اور اُسکی ماں نے ایک مصری لڑکی سے اُس کا بیاہ کر دیا اور اس کے بارہ بیٹے ہوئے اور ہر ایک اُن میں سے ایک ایک فرقہ کا سردار ہوا۔

زبور کی کتاب سے حفظ کرنے کی آیت "مصیبت کے دن مجھ سے فریاد کر۔ میں تجھے مخلصی دونگا اور تو میرا جلال ظاہر کرے گا۔" (زبور ۵۰: ۱۵)

باب ششم
حضرت ابراہیم کے ایمان کی آزمائش

اب اضحاق اپنے باپ کے گھر اکیلا بیٹا رہ گیا اور وہ اپنے والدین کا نور چشم تھا۔ اسی طرح کئی سال گذر گئے اور اضحاق بڑھتا اور جوان ہوتا گیا۔

ایک دن خدا نے ابراہیم کے ایمان کو آزمایا اور اُسے کہا "تو اپنے بیٹے ہاں اپنے اکلوتے بیٹے کو جسے تو پیار کرتا ہے اضحاق کو لے اور اُسے وہاں پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤنگا سوختنی قربانی کے لئے چڑھا۔"

پس ابراہیم صبح سویرے اٹھا اور اُس نے اپنے گدھے پر زین کسی اور اپنے ساتھ دو جوان اور اپنے بیٹے اضحاق کو لیا اور سوختنی قربانی کیلئے لکڑیاں کاٹیں اور اٹھ کر اس جگہ جسکی بابت خدا نے اُسے کہا تھا چلا۔

تیسرے دن جب ابراہیم نے اپنی آنکھ اُٹھا کر دور سے اُس جگہ کو دیکھا تو اپنے جوانوں سے کہا تم یہاں گدھے کے پاس رہو۔ میں اس لڑکے کے ساتھ وہاں تک جاؤں گا اور سجدہ کر کے پھر تمہارے پاس آؤنگا۔

ابراہیم نے قربانی کی لکڑیاں اپنے بیٹے اضحاق پر رکھیں اور آگ اور چھری اپنے ہاتھ میں لی اور دونوں ساتھ ساتھ آگے چلے۔

تب اضحاق نے اپنے باپ سے کہا اُسے میرے باپ دیکھ لکڑیاں تو ہیں لیکن سوختنی قربانی کے لئے برہ کہاں؟ ابراہیم نے جواب میں کہا اے میرے بیٹے خدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لئے برہ کی تدبیر کریگا سو وہ دونوں ساتھ ساتھ چلتے گئے۔

جب وہ اُس جگہ پہنچے جو خدا نے اُسے بتائی تھی تو ابراہیم نے ایک قربانگاہ بنائی اور لکڑیاں اس پر چنیں اور اپنے بیٹے اضحاق کو باندھا اور اُسکو قربان گاہ پر لکڑیوں کے اوپر رکھا اور اپنا ہاتھ بڑھا کر چھری لی تاکہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔ لیکن خدا کے فرشتہ نے آسمان پر سے اُسے پکارا۔ اور کہا اُسے ابراہیم۔ اے ابراہیم! وہ بولا میں حاضر ہوں پھر اُس نے کہا تو اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑھا اور اُسے کچھ مت کر کہ اب میں نے جانا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے۔ اسلئے کہ تو نے اپنے بیٹے ہاں اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی مجھ سے دریغ نہ کیا!

تب ابراہیم نے اپنی آنکھیں اُٹھائیں اور اپنے پیچھے ایک

مینڈھا دیکھا جس کے سینگ جھاڑی میں اٹکے تھے۔ اور اس نے جا کر اس مینڈھے کو لیا اور اپنے بیٹے کے بدلے سوختنی قربانی کے لئے چڑھایا۔

پھر خداوند کے فرشتہ نے دوبارہ آسمان پر سے پکارا اور کہا خداوند فرماتا ہے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اپنا اکلوتا ہی بیٹا دریغ نہ رکھا میں نے اپنی قسم کھائی ہے کہ میں برکت دیتے ہی تجھے برکت دونگا اور بڑھاتے ہی تیری نسل کو آسمان کے ستاروں اور دریا کے کنارے کی ریت کی مانند بڑھاؤنگا۔ اور تیری نسل سے زمین کی ساری قومیں برکت پائینگی"۔

پس ہم دیکھتے ہیں کہ ابراہیم اپنے ایمان میں ثابت قدم رہا۔ اب ہم سمجھ سکتے ہیں کہ کیوں اُسکو یہ عجیب نام یعنی "خدا کا دوست"۔ (خلیل اللہ) ملا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر ہم توریت میں اس کا کُل بیان پڑھیں تو ہم معلوم کرینگے کہ ایک یا دو مرتبہ وہ قاصر رہا لیکن درحقیقت اُس کا ایمان ایسا منور اور خدا کے لئے اُسکی محبّت اور اطاعت اسقدر بڑھی ہوئی تھی کہ اس کی وجہ سے نہ صرف وہ اس خوبصورت لقب کا ہی حق دار ہُوا بلکہ خدا نے اس سے عہد کیا کہ دنیا کی تمام قومیں اُس سے برکت پائینگی۔

وہ وعدہ پورا ہو چکا ہے۔ ابراہیم خلیل اللہ اور ایماندار دل کے باپ کی نسل (اضحاق اور اسمٰعیل دونوں کی اولاد) کے لوگ گاہے بت پرستی کی طرف مائل ہو جانے کے باوجود سینکڑوں اور ہزاروں سال گذرنے پر بھی اس عجیب حقیقت کی گواہی دیتے رہے ہیں کہ خدا واحد و برحق ہے۔ نہ فقط یہی بلکہ اضحاق کی نسل سے خداوند یسوع مسیح پیدا ہُوا جسکو خدا نے بھیجا تاکہ اُسکے ذریعہ سے تمام دنیا کی اقوام برکت پائیں اور وہ یہ سکھائے کہ خدائے واحد و برحق سب کا باپ ہے اور سب انسان

ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

اس کی یعنی یسوع مسیح کی تعلیم میں تمام جہان کے لئے برکت موجود ہے اور وہ قربانی بھی جو اُس نے گذرانی سب کے لئے برکت کا باعث ہے خدا کے حکم کے موافق اِس بے گناہ نے صلیب پر اپنی جان فدیہ میں دی تاکہ دنیا کی کُل اقوام نجات حاصل کریں۔ اضحاق کی مانند اس کے عوض کوئی قربان نہ ہوسکتا تھا۔ اُس نے آخر تک ذلت اور مصیبت برداشت کی۔اس بے گناہ نے اپنی جان دی تاکہ گنہگار بچ جائیں۔

انجیل جلیل سے حفظ کرنے کی آیت۔ ابراہیم خدا پر ایمان لایا اور یہ اس کے لئے راستبازی گنا گیا۔ اور وہ خدا کا دوست (خلیل اللہ) کہلایا۔ (یعقوب ۲: ۲۳)

فصل دوم پر سوالات

(۱) خدا نے ابراہیم کو اپنے آبائی ملک کے چھوڑنے کا کیوں حکم دیا؟

(۲) ابراہیم نے چرواہوں کے باہمی فساد کا فیصلہ کس طرح کیا؟

(۳) فرشتوں نے کون سے دو پیغام ابراہیم کو پہنچائے؟

(۴) ہم لوط کی بیوی اور اُس کے دامادوں سے کیا سبق سیکھ سکتے ہیں؟

(۵) خلیل اللہ نام کے کیا معنی ہیں؟

(۶) ابراہیم نے کس طریق سے خدا پر کامل ایمان رکھنے کا ثبوت دیا؟

(۷) یہ وعدہ کہ دنیا کی تمام اقوام اس میں برکت پائینگی کس طرح پورا ہُوا؟

فصل سوم

باب اول

حضرت اضحاق پیغمبر اور اُن کے دونوں بیٹوں کا بیان

حبرون (الخلیل) میں جو ایک چھوٹا سا شہر ہے اور جس میں حضرت ابراہیم نے ملک کنعان میں داخل ہوتے ہی خدائے واحد و برحق کے لئے ایک مذبح بنایا تھا۔ ایک مسجد ہے جسکی زیارت کے لئے مسلم زائرین اکثر جاتے ہیں۔ یہ مسجد اُس غار پر بنی ہے جو حضرت ابراہیم نے اپنی بیوی سیرہ کی لاش کے دفن کرنے کے لئے خریدا تھا۔

اس کی موت کے بعد ابراہیم نے اس کے لئے بہت غم کیا۔ کیونکہ وہ اپنی رفیقہ کے بغیر نہایت اداس رہتا تھا۔ ایک روز اس نے اپنے ایماندار اور قدیم نوکر کو اپنے بھائی کے پاس مسوپتامیہ بھیجا جہاں وہ رہتا تھا تاکہ اس کے بیٹے کے لئے جورو لائے۔ وہ قاصد ایک خوبصورت لڑکی ربقہ نامی اپنے ہمراہ واپس لایا۔ اضحاق نے اسکے ساتھ نکاح کیا اور اپنی ماں کے مرنے کے بعد اس سے تسلی پائی۔

آخرکار ابراہیم ایک سو پچھتر سال کی عمر تک پہنچ کر اپنے خالق کے پاس گیا جسکی خدمت اس نے نہایت ایمانداری کے ساتھ اپنی تمام عمر کی تھی۔ اور اُسکے دونوں بیٹوں اضحاق اور اسمٰعیل نے اُسکو اُسکی بیوی سیرہ کے پہلو میں دفن کیا اور اُن کی قبریں آج تک موجود ہیں۔

ابراہیم کی موت کے بعد خداوند نے وہ وعدہ جو اُس نے ابراہیم سے کیا تھا اُسکے بیٹے اضحاق سے دہرایا اور کہا "میں تیری اولاد کو آسمان کے ستاروں کی مانند وافر کرونگا۔ اور یہ سب ملک تیری نسل کو دونگا اور زمین کی سب قومیں تیری نسل سے برکت پائینگی۔ اسلئے کہ ابراہیم نے میری آواز کو سنا۔"

خدا کی برکت سے اضحاق دولتمند ہوگیا اور اس ملک کے لوگ اس سے حسد کرنے لگے اور اُنہوں نے اسکے کنوؤں کو برباد کرکے یا اُن پر خود قبضہ کرکے چاہا کہ اُسے ملک سے باہر نکال دیں۔ لیکن چونکہ اضحاق اپنے والد بزرگوار کی طرح صلح کل تھا اُس نے اُن کے ساتھ کوئی جھگڑا و فساد نہ کیا بلکہ خود اس مقام کو چھوڑ کر کچھ فاصلہ پر چلا گیا اور اپنے لئے نئے کنوئیں کھود لئے اور آخرکار اُسکے دشمنوں نے اس سے صلح کر لی۔ کیونکہ اُنہوں نے معلوم کر لیا کہ خدا اُس کے ساتھ ہے۔

کچھ مدت تک ربقہ کے پاس کوئی بچہ نہ ہُوا پھر اضحاق نے اُسکے لئے خدا سے دُعا کی اور اُن کے گھر دو توام لڑکے پیدا ہوئے جنکا نام اُنہوں نے یعقوب اور عیسو رکھا جب وہ بڑے ہوئے تو عیسو اپنا وقت جنگل میں شکار کھیلنے میں بسر کرتا تھا۔ اس کا باپ اُسکو یعقوب سے زیادہ پیار کرتا تھا کیونکہ عیسو اس کے لئے شکار مار کر لاتا تھا جو اضحاق نہایت مزے سے کھاتا تھا۔ لیکن ماں یعقوب کو زیادہ پیار کرتی تھی کیونکہ وہ گھر رہتا تھا۔

یعقوب چھوٹا تھا لیکن اسے اس بات کا ہمیشہ افسوس رہتا تھا۔ کیونکہ پہلوٹھے ہونے کا حق اس کا نہ تھا بلکہ اُسکے بھائی کا۔

ایک دِن عیسو شکار سے واپس آیا اور بھوک کے سبب سے بے حال ہو رہا تھا اور اُسوقت یعقوب لپسی پکا رہا تھا۔ عیسو نے اُس سے کہا مجھے اُس لال لال میں سے کچھ دے۔ کیونکہ میں ماندہ ہو گیا ہوں۔ یعقوب نے خیال کیا کہ یہ نہایت اعلےٰ موقع ہے۔ پس اسوقت اگر لپسی دینے سے پہلے بھائی سے پہلوٹھے ہونے کے حق کے متعلق سودا کر لیا جائے تو کیا ہی اچھا ہو۔ سو اس نے کہا "آج ہی اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق میرے ہاتھ بیچ دے"۔

کیا یعقوب نے واقعی یہ خیال کیا کہ عیسو فقط ایک وقت کے کھانے کے عوض اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق بیچ دیگا؟ ہاں درحقیقت اُس کا یہی خیال تھا۔ کیونکہ اُسے بخوبی معلوم تھا کہ اُس کا بھائی فقط موجودہ آرام کا خیال کرتا ہے اور آئندہ کے متعلق ہرگز نہیں سوچتا۔

عیسو نے یہ کہکر اپنے بھائی کے دل کو نہایت خوش کیا "دیکھ میں تو مرا جاتا ہوں۔ سو پہلوٹھا ہونا میرے کس کام آئیگا"۔ پس یعقوب نے پہلے عیسو کو قسم دلا کر اُس سے یہ وعدہ لیا کہ پہلوٹھے ہونے کا حق یعقوب کا ہوگا۔ اور پھر اُس نے اُسے لپسی کھانے کو دی اور عیسو کھا کر باہر چلا گیا اور اُس نے اپنے پہلوٹھے ہونے کے حق کو ناچیز جانا۔

دونوں بھائیوں کے چال چلن میں کس قدر فرق تھا جب ہم اس بیان کو یاد کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ حالانکہ دونوں غلطی پر تھے لیکن ایک دوسرے کے بالکل برعکس تھے۔

یعقوب غفلت تھا اور پہلوٹھے ہونے کے حق کی قدر وقیمت سے واقف تھا لیکن اس کا اپنے بھائی کی بھوک اور اسکی ماندگی سے فائدہ اُٹھانا درست نہ تھا۔

عیسو اندھا تھا اگر وہ پہلوٹھے ہونے کے حق کی قدر وقیمت کو دیکھ سکتا تو کیا وہ اسکو ہمیشہ کے لئے اپنے ہاتھ سے جانے دیتا۔ بلکہ برعکس اس کے کیا وہ بھوک کی تکلیف کو گوارا نہ کرتا؟

ہمارے لئے عیسو کے متعلق اپنی رائے پیش کرنا اور اُسے بیوقوف کہنا نہایت آسان ہے۔ لیکن کیا کبھی ہم نے بھی ایسی بیوقوفی کے کام نہیں کئے؟ کیا اپنے جسمانی آرام اور جسمانی خوشیوں کے خیال میں محو ہو کر ہم بھی کبھی کبھی اُسکی مانند اندھے نہیں ہو گئے اور یہ بھول گئے کہ رُوح جسم سے برتر ہے؟

آئیے ہم ذرا ان الفاظ پر غور کریں جو خداوند یسوع مسیح کے ایک پیرو نے لکھے ہیں "غور سے دیکھتے رہو کہ کوئی شخص خدا کے فضل سے محروم نہ رہ جائے۔ ۔ ۔ ۔ یا عیسو کی طرح ۔ ۔ ۔ جس نے ایک وقت کے کھانے کے عوض اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق بیچ ڈالا" یہ کیا عجیب سودا تھا! ایک وقت کا کھانا تو اُسے مل گیا۔ لیکن اس کے پہلوٹھے ہونے کا حق ہاتھ سے جاتا رہا۔

آجکل کتنے لوگ اس کی مانند اندھے ہو رہے ہیں۔ وہ خدا کی برکتوں سے محروم رہ جاتے ہیں اور اُن کے عوض اور بھی کچھ حاصل نہیں کرتے ہیں ہمیں چاہئے کہ دکانداروں کی طرح اپنے نفع ونقصان کا حساب کریں کہ ہم کو کیا فائدہ ہوتا ہے اور کیا نقصان۔ خداوند یسوع

مسیح نے ایک مرتبہ فرمایا"۔ آدمی اگر ساری دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ اور آدمی اپنی جان کے بدلے میں کیا دے؟"

انجیل شریف سے حفظ کرنے کی آیت۔ آدمی اگر ساری دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان کرے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ (مرقس ۸: ۳۶)

باب دوم

یعقوب کا اپنے باپ کو دھوکا دینا

جب اضحاق بوڑھا ہوگیا اور اُسکی آنکھیں دھندلا گئیں ایسا کہ وہ دیکھ نہ سکتا تھا تو اُس نے اپنے بڑے بیٹے عیسو کو بلایا اور کہا دیکھ میں بوڑھا ہوا اور میں اپنے مرنے کا دن نہیں جانتا جا اور میرے لئے شکار کر اور میرے لئے لذیذ کھانا جیسا کہ میں چاہتا ہوں تیار کر کے لا تاکہ میں کھاؤں اور اپنے مرنے سے پیشتر تجھے برکت بخشوں۔ ربقہ یہ باتیں سنتی تھی اور اسے فوراً اپنے چہیتے بیٹے یعقوب کا خیال آیا۔ ان دونوں لڑکوں کی پیدائش سے پہلے ہی خدا نے اُسے بتایا تھا کہ چھوٹا لڑکا بڑے کی نسبت بڑا ہوگا اور وہ نہایت آرزومند تھی کہ ایسا ہی ہو۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ خدا پر بھروسہ رکھتی کہ وہ خود اپنے وقت پر صحیح طریق سے اپنی بات کو پورا کرے۔ اُس نے اپنی عقل کے مطابق ایک تجویز سوچی جس کے ذریعہ سے باپ کو فریب دے کر پہلوٹھے بیٹے کی برکت یعقوب

کے لئے حاصل کی۔

پس اُس نے یعقوب کو بُلایا اور جو کچھ سنا تھا اُسے بتایا اور کہا "گلے میں جا کر وہاں سے بکری کے دو اچھے اچھے بچے میرے پاس لا اور میں تیرے باپ کے لئے اُن سے لذیذ کھانا جیسا کہ وہ چاہتا ہے پکاؤنگی اور تو اسے اپنے باپ کے آگے لائیو تاکہ وہ کھائے اور مرنے سے پیشتر تجھے برکت بخشے"۔

کیسے افسوس کی بات ہے کہ ماں بیٹے کو باپ کو فریب دینا سکھاتی ہے اور افسوس ہے کہ بیٹا بھی ماں کی صلاح پر چلتا ہے۔

یعقوب نے اپنے باپ کو بلایا اور کہا "اے میرے باپ"۔ بے چارے اندھے باپ نے جواب میں کہا "تو کون ہے میرے بیٹے"؟ یعقوب نے باپ سے کہا "میں عیسو ہوں تیرا پہلوٹا۔ اُٹھ بیٹھئے اور میرے شکار میں سے کچھ کھائیے تاکہ تو جی سے مجھے برکت بخشے"۔ تب اضحاق نے کہا "یہ کیونکر ہُوا کہ تو نے ایسا جلد پایا اے میرے بیٹے"؟ یعقوب نے پہلے جھوٹھ پر اب کفر کا اضافہ کیا اور اپنے فریب کو چھپانے کے لئے خدا کا نام لے کر کہا "خداوند تیرے خدا نے میری مدد کی"۔ اُس کے باپ نے اس کا یقین کیا اور وہ کھانا جو وہ لایا تھا کھایا اور اُسے پہلوٹھے بیٹے کی برکت دی۔

یعقوب ابھی گیا ہی تھا کہ عیسو شکار سے واپس آیا اور ایک ہرن لایا اور لذیذ کھانا پکا کر باپ کے پاس اس اُمید سے لایا کہ پہلوٹھے بیٹے کی برکت اس سے پائے گے۔

اب کی مرتبہ پھر دونوں بھائیوں سے غلطی کی۔ یعقوب نے اپنے باپ کو دھوکا دیا اور عیسو نے اپنے عہد کو پورا نہ کیا۔ اُس نے یعقوب

سے وعدہ کیا تھا کہ پہلوٹھے ہونے کا حق یعقوب کا ہوگا۔ پس اب اُس کا کوئی حق نہ تھا کہ وہ پہلوٹھے بیٹے کی برکت کو حاصل کرے۔ تو بھی اُس نے اسکے متعلق کسی سے کچھ نہ کہا اور شکار پکا کر باپ کے پاس لے گیا اور اُس سے اُٹھنے اور برکت دینے کو کہا۔ اضحاق نے کہا "تو کون ہے"؟ اُس نے جواب دیا "میں عیسو تیرا پہلوٹھا بیٹا ہوں"۔ تب باپ کو اصل حقیقت معلوم ہوئی اور وہ بشدت کانپنے لگا اور عیسو چلا چلا کر رونے لگا۔ لیکن اُس کے آنسو اس حق کو واپس نہ لا سکتے تھے جسکو اُس نے ایک مرتبہ ناچیز سمجھا تھا۔ پس وہ اپنے دل میں سوچنے لگا کہ یعقوب سے کس طرح بدلہ لے اور اپنے آپ سے کہنے لگا "جب باپ مرجائیگا تو میں اُسے جان سے مارڈالوں گا"۔

اُس کی ماں نے یہ سُنکر یعقوب کو اپنے پاس بُلایا اور اسے کہا کہ وہ اُس کے بھائی لابن کے پاس حاران چلا جائے۔ اور یہ بھی کہا "تو تھوڑے دن تک اس کے ساتھ رہ جب تک کہ تیرے بھائی کا غصہ جاتا نہ رہے۔ پھر میں تجھے وہاں سے بُلا بھیجوں گی"۔ اور اُس کے باپ سے یہ کہا کہ وہ چاہتی ہے کہ وہ وہاں جاکر اپنے لئے جورو چنے اور اضحاق نے ربقہ کے ساتھ اتفاق کیا۔

پس یعقوب رخصت ہوا اور ربقہ نے اپنے قصور کی سزا پائی یعنی اُس نے پھر کبھی اپنے پیارے بیٹے کی صورت کو نہ دیکھا۔

حفظ کرنے کی آیت۔ "جھوٹے لبوں سے خداوند کو نفرت ہے"۔ (امثال ۱۲:۲۲)

باب سوم
یعقوب کا خواب

ماموں کے گھر پہنچنے کے لئے یعقوب کو بہت فاصلہ طے کرنا تھا۔ اور سفر کرتے ہوئے وہ اس غم کی نسبت سوچتا جا رہا تھا جو اس کے فریب کا نتیجہ تھا۔ اور اُسے خیال گذرا کہ آیا خدا نے مجھے بالکل چھوڑ دیا ہے یا نہیں خدا نے اسے چھوڑ نہ دیا تھا۔ باوجود اس گناہ کے جو اس نے کیا تھا۔ اُسکی ذات میں نیکی تھی جس طرح کہ ہر ایک میں ہوتی ہے۔ خدا اسے سزا دے رہا تھا تاکہ وہ اپنی فریب دینے والی عادت کو ترک کر کے خدا پر بھروسہ کرے سونا آگ میں تائے جانے سے صاف کیا جاتا ہے۔ اسی طرح انسان رنج والم کی آگ میں جلائے جانے سے۔

جب رات ہوئی تو اُس نے ایک عجیب قسم کی تنہائی محسوس کی اور اُسے لیٹنے کی ضرورت ہوئی۔ اور وہاں لیٹنے کے لئے محض سنسان میدان تھا اور اس کے سر کے لئے سوائے ایک پتھر کے کوئی تکیہ نہ تھا اور فقط اس کی اپنی ضمیر کے اور کوئی اس کا رفیق نہ تھا۔ کچھ مدت کے بعد وہ سوگیا اور سوتے ہوئے اُس نے ایک نہایت عجیب خواب دیکھا۔ وہ یہ سوچتے ہوئے سویا تھا کہ وہ بے گھر ہے اور نہ کوئی اُس کا مونس اور غمخوار ہے۔ خواب میں اس نے ایک بہت لمبی سیڑھی دیکھی جو زمین سے لے کر آسمان تک پہنچی تھی۔ اور خدا کے فرشتے اُس پر سے اترتے اور چڑھتے تھے۔ پس اُس نے معلوم کر لیا کہ وہ اکیلا نہیں ہے بلکہ خدا اس کے نزدیک ہے



حضرت ابراہیم مینڈھا قربان کر رہے ہیں

(Page 39.)



حضرت یعقوب اپنے باپ کو دھوکا دے رہے ہیں،

(Page 46.)



حضرت یوسف کا خواب

(Page 54.)



حضرت یوسف کو اس کے بھائی فروخت کر رہے ہیں

(Page 56.)

گو وہ اسکو دیکھ نہیں سکتا۔

پھر خدا نے اس سے اپنا وہ وعدہ دہرایا جو اس نے اس کے باپ اور اُس کے دادا کے ساتھ کیا تھا اور کہا "میں خداوند تیرے باپ ابراہیم کا خدا اور اضحاق کا خدا ہوں میں یہ زمین تجھ کو اور تیری اولاد کو دونگا۔ اور تیری نسل ایسی ہوگی جیسی زمین کی گرد اور زمین کے تمام گھرانے تیری نسل سے برکت پائینگے اور دیکھ میں تیرے ساتھ ہوں میں تیری نگہبانی کرونگا اور تجھ کو اس ملک میں پھر لاؤنگا"

یعقوب جاگ اٹھا اور کہنے لگا "یقیناً خدا اس جگہ موجود ہے اور میں نہ جانتا تھا۔" وہ ڈرا اور بولا "یہ کیا ہی ڈراؤنا مقام ہے۔ یہ خدا کا گھر اور آسمان کا آستانہ ہے۔" جب دن چڑھا تو اُس نے اُس پتھر کو لیا جسے اس نے اپنا تکیہ بنایا تھا اور اُسے ستون کی مانند کھڑا کیا اور اس پر تیل ڈالا اور اس کا نام بیت ایل رکھا جسکے معنی ہیں "خدا کا گھر" اور اس نے عہد باندھا اور کہا "اگر خدا میرے ساتھ رہے اور اس راہ میں میری نگہبانی کرے اور مجھے کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا دیتا رہے اور میں اپنے باپ کے گھر سلامت پھر آؤں تب خداوند میرا خدا ہوگا۔ اور یہ پتھر خدا کا گھر ہوگا اور سب میں سے جو مجھے دیگا دسواں حصہ تجھے دونگا۔"

پھر یعقوب اپنے سفر پر روانہ ہوا۔ لیکن اب اکیلے ہونے کے سبب اس کا دل نہ گھبرایا کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ خدا اس کے ساتھ ہے اور حالانکہ اسے اپنی سزا اُٹھانی پڑیگی۔ تو بھی کسی نہ کسی دن وہ اپنے دادا ابراہیم کی برکتیں حاصل کریگا۔ آخرکار وہ اپنے ماموں لابن کے گھر پہنچا اور لابن اپنی بہن کے بیٹے کو دیکھکر نہایت خوش ہوا۔ یعقوب اپنے ماموں کی مدد مختلف طریق سے کرتا رہا اور ایک مہینے کے عرصہ کے گذرنے کے بعد

لابن نے اُسے زیادہ ٹھہرنے کی دعوت دی اور اس سے کہا اس لئے کہ تو میرا رشتہ دار ہے تو کیا تو مفت میری خدمت کریگا؟ تو مجھے بتا کہ تیری کیا مزدوری ہوگی۔ لابن کی دو بیٹیاں تھیں بڑی کا نام لیاہ اور چھوٹی کا نام راخل تھا۔ لیاہ کی آنکھیں چندھلی تھیں لیکن راخل خوبصورت تھی۔ یعقوب نے جواب میں اس سے کہا "تیری چھوٹی بیٹی راخل کے لئے میں سات سال تیری خدمت کرونگا"

لابن اس پر راضی ہو گیا اور یعقوب نے بڑی خوشی سے سات سال اُسکی خدمت کی لیکن بعینہ جیسے یعقوب نے اپنے باپ کو دھوکا دیا تھا لابن نے یعقوب کو دھوکا دیا اور راخل کے بجائے اُسے لیاہ دی یعقوب بہت ناراض ہوا لیکن لابن نے اُسے راخل نہ دی اور اُسے کہا کہ اگر وہ سات سال اور اس کی خدمت کرے تو راخل اُسے ملیگی۔ یعقوب کو اپنے ماموں کے گلے کی نگہبانی کرنے میں سخت تکلیف اُٹھانی پڑی۔ کیونکہ دن کے وقت اُسے سخت گرمی اُسے ستاتی تھی اور رات کے وقت سردی مارتی تھی

چودہ سال کی خدمت کے بعد اس کے ماموں نے اُسے اپنے گلہ میں سے کچھ حصہ اُجرت کے طور پر دینا شروع کیا۔ اور اس طرح یعقوب رفتہ رفتہ مالدار ہو گیا۔ لیکن وہ وہاں خوش نہ تھا اور کچھ اور سال ٹھہرنے کے بعد اس نے یہ محسوس کیا کہ خدا چاہتا ہے کہ وہ اپنے گھر واپس جائے۔ وہ جانا تو چاہتا تھا لیکن وہ اب تک اپنے بھائی کے غصہ سے ڈرتا تھا اور سوچتا تھا کہ شائد عیسو نہ صرف اسکو بلکہ اُسکی بیویوں اور بچوں کو بھی مار ڈالے۔ حالانکہ اس بات کو ہوئے بیس سال گذر گئے تھے۔ لیکن تو بھی اس کا ڈر پورے طور سے نہ گیا تھا۔ اس طرح سے خدا نے اُسے سکھایا کہ گناہ کا پھل تلخ

ہوتا ہے۔
حفظ کرنے کی آیت انجیل جلیل سے۔ "ہمارے فائدے کے لئے خدا ہمیں تنبیہ کرتا ہے تاکہ ہم اسکی پاکیزگی میں شامل ہو جائیں"
(عبرانیوں ۱۲: ۱۰)

باب چہارم
یعقوب کا نیا نام

جب یعقوب اپنی بیویوں اپنے بچوں اپنے نوکروں اور اپنے گلوں سمیت اپنے گھر کے قریب پہنچا تب یہ سُنکر کہ عیسو اسکو ملنے کے لیئے چار سو آدمیوں کے ہمراہ آرہا ہے اُس کا خوف بہت زیادہ ہو گیا۔ اور اس خوف کی حالت میں اُس نے خداوند کو پکارا اور کہا "اے میرے باپ ابراہیم کے خدا اور میرے باپ اضحاق کے خدا میں ان سب رحمتوں اور اس ساری وفاداری میں سے جو تونے اپنے بندے کے ساتھ کی ہے کسی کے لائق نہیں۔ تو مجھے میرے بھائی عیسو کے ہاتھ سے بچا کیونکہ میں اُس سے ڈرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ وہ آکے مجھے اور میرے لڑکوں کو اُن کی ماؤں سمیت ہلاک کرے تونے تو کہا ہے کہ میں تجھ سے اچھا سلوک کرونگا اور تیری نسل کو دریا کی ریت کی مانند کرونگا۔"

جہاں تک ممکن تھا یعقوب نے اپنے خاندان کی حفاظت اور سلامتی کا انتظام کیا۔ اُس نے کچھ اونٹ بھیڑیں اور بکریاں اپنے بھائی کو نذرانے کے طور پر بھیجیں تاکہ اُس کا غصہ دھیما ہو جائے۔ لیکن تو بھی وہ تنہا بہت

فکرمند رہا۔ اس رات اُسے مطلق نیند نہ آئی اور تمام رات خدا سے دعا کرتا رہا کیونکہ اب اُس نے بخوبی معلوم کر لیا تھا کہ خدا کی برکت بغیر وہ اپنے کسی کام میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

خدا نے اُس سے کہا "تیرا نام کیا ہے"؟

اس نے کہا "یعقوب"

یعقوب نام کے معنی ہیں "برطرف کرنے والا" اور اس نام سے بلائے جا کر یعقوب گویا ہر دفعہ اس بات کا اقرار کرتا تھا کہ اُس نے بھائی کو چالاکی اور دغا سے برطرف کیا۔ پھر خدا نے اُس کا نام یعقوب کے بدلے اسرائیل رکھا۔ اسرائیل کے معنی ہیں "سنجیدگی کے ساتھ خدا سے دعا کرنے والا"۔ خدا نے اُسے یہ خوبصورت نام اس لئے دیا کیونکہ وہ یہ سیکھ چکا تھا کہ اپنے اوپر بھروسہ کرنے کے بجائے خداوند کو پکارنا چاہئے۔ یہ نام اب تک زندہ ہے کیونکہ اُسکی اولاد بنی اسرائیل یعنی اسرائیل کی اولاد کہلاتی ہے۔

خداوند نے یعقوب کی دعا کو سنا اور عیسو کے دل کو نرم کیا یہاں تک کہ جب وہ دوسری صبح اُسے چار سو آدمیوں کے ہمراہ ملنے آیا تو اُس نے اُسے قتل نہ کیا بلکہ اُسے اپنے گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ یعقوب اس سرزمین میں پہنچکر نہایت خوش ہوا جو آخرکار اُسکی نسل کی میراث بننے کو تھی۔ پھر وہ اپنے بوڑھے باپ سے ملنے کو گیا جو ہنوز زندہ تھا اور اس کے بعد بیت ایل بھی گیا جہاں بیس سال ہوئے خدا نے اُسکی تنہائی کی حالت میں اُسے تسلی بخشی تھی اور جہاں خدا نے اُسے صحت اور سلامتی کے ساتھ واپس لانے کا وعدہ اس سے کیا تھا۔ وہاں اُس نے ایک مذبح بنایا اور خدا کی پرستش کی۔

زبور کی کتاب سے حفظ کرنے کی آیت۔ اَے خدا

میرے اندر ایک پاک دل پیدا کر اور ایک مستقیم روح میرے باطن میں نئے سرے سے ڈال"۔ (زبور ۱۰:۵۱)

فصل سوم پر سوالات

(۱) عیسو نے اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق کیوں بیچ ڈالا؟
(۲) آجکل کن طریقوں سے لوگ اُسکی مانند کام کرتے ہیں؟
(۳) یعقوب کو اپنا گھر کیوں چھوڑنا پڑا؟
(۴) یعقوب کے خواب کا حال بتاؤ
(۵) اسرائیل نام کے کیا معنی ہیں؟
(۶) خدا نے یعقوب کو یہ نام کیوں دیا؟

فصل چہارم

یوسف پیغمبر کی کہانی

باب اول

یوسف کے بھائیوں کا اُس سے حسد کرنا

یعقوب پیغمبر کے بارہ بیٹے تھے دو چھوٹوں کے نام یوسف اور بن یمین تھے۔ یہ دونوں راخل کے بیٹے تھے جو یعقوب کی چہیتی بیوی تھی اور یعقوب اِن دونوں کو اپنے باقی بیٹوں کی نسبت زیادہ پیار کرتا تھا۔ اور یہ بات تمام فساد کی جڑ تھی۔

جب ہنوز یوسف لڑکا ہی تھا تو اُس کے باپ نے اسے ایک خوبصورت قبا دی۔ اس سے بھائیوں کی دشمنی اس قدر بھڑکی کہ وہ اس سے آرام سے بات بھی نہ کر سکتے تھے۔ اسکے کچھ عرصہ بعد یوسف نے ایک خواب دیکھا اور اُس نے وہ خواب اپنے بھائیوں کو بتایا اور کہا دیکھو ہم کھیت میں پولے باندھتے تھے کہ میرا پولا اُٹھا اور سیدھا کھڑا رہا اور تمہارے پولے اُس پاس کھڑے ہوئے اور میرے پولے کو سجدہ کیا۔ اُس کے بھائی فوراً اس کے خواب کا مطلب سمجھ گئے اور غصہ ہو کر کہنے لگے کیا تو سچ مچ ہم پر حکومت

کریگا"۔ اور اس سبب اُن کا کینہ اور بڑھ گیا۔

یوسف کے بھائی چرواہے تھے اور اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد وہ گلّے لے کر ہری گھاس کی تلاش میں گھر سے بہت دُور نکل گئے۔ اُن کا باپ اُن کے لئے نہایت فکرمند ہوا اور اُس نے یوسف سے کہا "جا اور اپنے بھائیوں اور اُن کے گلّوں کی کچھ خبر لا"۔

تین یا چار دن کے سفر کے بعد یوسف آخرکار اپنے بھائیوں کے پاس پہنچا۔ لیکن وہ اُس سے مِل کر ہرگز خوش نہ ہوئے۔ بلکہ دُور سے اُسے آتے دیکھ کر کہنے لگے "دیکھو صاحبِ خواب آتا ہے آؤ ہم اسے قتل کریں اور اُسکی لاش کسی کنوئیں میں ڈال دیں اور اپنے باپ سے کہہ دیں کہ کوئی بُرا درندہ اُسے کھا گیا اور پھر ہم دیکھینگے کہ اُس کے خوابوں کا کیا انجام ہونا ہے"۔

ان تمام بُرے لوگوں کے درمیان ایک تھا جسکو اپنے چھوٹے بھائی پر رحم آیا اور وہ اُسے بچانا چاہتا تھا۔ وہ روبن تھا جو عمر میں سب سے بڑا تھا۔ لیکن اس میں اتنی جرأت نہ تھی کہ اُنہیں باز رکھتا۔ سو اُس نے ایک اور تجویز سوچی اور کہنے لگا "خونریزی نہ کرو بلکہ اُسے زندہ کنوئیں میں ڈال دو"۔ اُس نے یہ خیال کیا تھا کہ جب اُسکے باقی بھائی اِدھر اُدھر چلے جائیں تو وہ اُسے نکالکر پھر باپ کے پاس واپس پہنچا دے۔

بھائیوں نے روبن کی صلاح کو مانا اور مارنے کے بجائے یوسف کی خوبصورت قبا اُس پر سے اتار لی اور اُسے ایک اندھے کنوئیں میں جس میں ایک بوند پانی نہ تھا پھینک دیا اور پھر روٹی کھانے بیٹھے۔ یہ سمجھنا ناممکن ہے۔ کہ کس طرح روٹی اُن کے حلق سے نیچے اُتری ہو گی جس حال کہ اُن کا بھائی اُن کے نزدیک ہی اُس تاریک گڑھے میں اکیلا پڑا اور رہا تھا۔ روبن نے تو

مطلق کچھ نہ کھایا بلکہ وہ اُٹھکر وہاں سے چلا گیا۔

اسکی غیر حاضری میں اسماعیلیوں کا ایک قافلہ آنکلا۔ وہ گرم مصالح اپنے اونٹوں پر لادے ہوئے مصر کو جا رہے تھے۔ اُن کو دیکھکر یہوداہ کو اچانک ایک خیال گذرا اور وہ فوراً اپنے بھائیوں سے کہنے لگا "اپنے بھائی کو مار ڈالنے اور اس کا خون چھپانے سے ہم کو کیا نفع ہے۔ اُو مارنے کے بجائے ہم اسکو اسماعیلیوں کے ہاتھ بیچ دیں کیونکہ آخر کار وہ ہمارا بھائی ہی ہے"۔ سب نے اس پر اتفاق کیا اور یوسف کو کنوئیں سے نکالکر اُسے بیس روپے کو اسماعیلیوں کے ہاتھ بیچ دیا۔

جب وہ یہ سب کچھ کر چکے اور کنوئیں سے کچھ فاصلہ پر گئے۔ تو روبن واپس آیا اور کنوئیں کے پاس گیا تاکہ یوسف کو اُس میں سے باہر نکال لے۔ لیکن یوسف کو وہاں نہ پا کر وہ سخت حیران ہوا۔ اس نے اپنے غم کے اظہار کے لئے اپنے کپڑے پھاڑے اور بھائیوں کے پاس یہ کہتا ہوا واپس گیا "لڑکا تو وہاں ہے نہیں اب میں کیا کروں"؟ لیکن بھائی تو خود اپنا گناہ چھپانے کی فکر میں تھے۔ لہٰذا انہوں نے اس کا کچھ خیال نہ کیا۔ انہوں نے بکری کا ایک بچہ مارا اور یوسف کی خوبصورت قبا کو لے کر اسکو خون میں تر کیا اور پھر گھر کی جانب روانہ ہوئے اور اُسے اپنے باپ کو دکھا کر کہنے لگے "ہم نے اسے پایا ہے کیا آپ اسے پہچانتے ہیں کہ یہ آپ کے بیٹے کی قبا ہے کہ نہیں"؟ باپ نے فوراً پہچان کر کہا "یہ تو میرے بیٹے کی قبا ہے کوئی بڑا درندہ اُسے کھا گیا یوسف بے شک پھاڑا گیا"۔ اور یعقوب نے اپنے کپڑے پھاڑے اور اپنے اوپر ٹاٹ ڈالا اور بہت دن تک اپنے بیٹے کے لئے ماتم کیا۔ اُس کے بیٹے اور بیٹیوں نے اُسے تسلی دینی چاہی لیکن اسے ہرگز تسلی نہ ہوئی۔ اور

اُس نے کہا "میں اپنے بیٹے پر روتا ہُوا قبر میں اُتر ونگا"

انجیل شریف میں سے حفظ کرنے کی آیت۔ "جہاں حسد اور تفرقہ ہوتا ہے وہاں فساد اور ہر طرح کا بُرا کام بھی ہوتا ہے۔"
(یعقوب ۳: ۱۶)

باب دوم
یُوسف کا غلامی کی حالت میں رہنا

ملک مصر میں پہنچ کر اسماعیلی یوسف کو بازار میں لے گئے تا کہ معلوم کریں کہ وہ کس قیمت پر فروخت ہو سکتا ہے۔ وہاں فوطی فار نامی ایک دولتمند شخص جو فرعون کے اعلے افسروں میں سے ایک تھا موجود تھا۔ اس نے اس خوبصورت عبرانی لڑکے کو جو ملک کنعان سے آیا تھا خرید لیا۔ پس یوسف اس غیر ملک میں غلام بن گیا۔

لیکن خدا اس کی غلامی میں اُسکو نہ بھولا وہ روز بروز اُسکی مدد کرتا رہا۔ تاکہ وہ ایمانداری سے اپنے مالک کی خدمت کرے۔ فوطی فار نے فوراً معلوم کر لیا کہ خدا یوسف کے ساتھ ہے۔ پس وہ خود بھی اپنے غلام سے محبت کرنے لگ گیا۔ یہاں تک کہ اس نے اُسے باقی غلاموں پر بلکہ اپنے گھر کی ہر ایک چیز پر اختیار بخشا۔

یوسف کی وجہ سے خدا نے فوطی فار کو برکت عنایت کی اور کچھ مدت تک سب کام بخوبی چلتا رہا۔ آخر کار یوسف کے سامنے ایک زبردست آزمائش آئی۔ اُس کے مالک کی بیوی نے اس سے گناہ کروانا چاہا۔ لیکن یوسف

نے یہ کہکر انکار کیا کہ میں ایسی بڑی بدذاتی کیوں کروں اور خدا کا گنہگار ہوؤں؟ ہرچند وہ بدکار عورت روز بروز اُسے کہتی تھی پر یوسف نے خدا سے ڈر کر اُس کی نہ سُنی

جب اس نے دیکھا کہ وہ یوسف کو اپنے قبضہ میں نہیں لا سکتی تو اُس نے اُس سے بدلہ لینا چاہا اور اپنے خاوند کے روبرو یوسف کے خلاف ایک بھاری جھوٹھ بولا۔ اُس نے اُس کا یقین کیا اور یوسف کو فوراً قید میں ڈال دیا۔

اس طرح یوسف رفتہ رفتہ دنیوی عزت اور مرتبہ کے اعتبار سے روز بروز کم ہوتا گیا۔ پہلے اپنے باپ کے گھر سے غلامی کی حالت کو پہنچا *لیکن اس کی ضمیر اس سے برابر یہی کہتی رہی کہ تو نے درست کام کیا۔ اور اُس تاریک کنوئیں بھی اُسے یہ معلوم تھا کہ اس کے باپ دادا کا خدا اس کے ساتھ ہے۔

قید خانہ کے داروغہ نے جلد ہی یہ دیکھ لیا کہ یہ اجنبی لڑکا اعتبار کے لائق ہے۔ پس اُس نے اُسکو کل قیدیوں پر مختار بنا دیا۔ لیکن داروغہ کے ایسا کرنے سے بھی اُسکو آزادی نہ ملی وہ ایک اجنبی ملک میں قیدی تھا اور ایک ایسے گناہ کے لئے مجرم ٹھہرایا گیا تھا جو اُس نے نہ کیا تھا اور وہاں کوئی ایسا نہ تھا جو اسے آزاد کروا سکتا تھا یا اُسے بے گناہ ثابت کر سکتا تھا۔

یہ بہتر ہے کہ انسان ایک بے گناہ ضمیر رکھتے ہوئے قید میں رہے بجائے اسکے کہ آزاد رہ کر ایک گنہگار یا قصوروار ضمیر رکھے "جو کوئی گناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے"۔ یہ الفاظ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے فرمائے اور ہم جانتے ہیں کہ یہ الفاظ بالکل سچ ہیں۔ شائد پڑھنے والا اپنے آپ

* پھر غلامی سے قید کی حالت میں پہنچا *

کو آزاد سمجھتا ہو لیکن وہ واقعی اپنی نفسانی خواہشات کا غلام ہو اور ایسا قیدی ہو جو گناہ کی زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا نے خداوند یسوع مسیح کو بھیجا تاکہ اُسکی زنجیروں کو توڑ دے اور اسے آزاد کرے یا شاید پڑھنے والا یوسف کی مانند ابھی تک آزمائش کا مقابلہ کرنے میں کوشش کر رہا ہو اور اُس نے اپنے آپ کو گناہ کا غلام نہ بننے دیا ہو۔ اسے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس خدا نے زمانہ گذشتہ میں یوسف کی مدد کی وہ آج اُسکی بھی مدد کریگا۔ اور چاہئے کہ وہ دلیری سے یہ کہکر آزمائش کا مقابلہ کرے۔ "مَیں ایسی بدذاتی کیوں کروں اور خدا کا گنہگار ہوں"۔

توریت میں سے یادداشت کی آیت "مَیں ایسی بدذاتی کیوں کروں اور خدا کا گنہگار ہوں"۔ (پیدائش ۳۹ : ۱)

باب سوم

یوسف کا قیدخانہ سے محل کو جانا

(یعنی یوسف کا مُلک مصر کا حاکم بنایا جانا)

شاہانِ مصر کا لقب فرعون تھا۔ ایک مرتبہ فرعون جو ان دنوں حکمران تھا جس وقت یوسف قید میں تھا اپنے نان پز اور سردار ساقی سے سخت ناراض ہو گیا اور اس نے حکم دیا کہ وہ اسی قیدخانہ میں ڈالے جائیں جس میں یوسف قید تھا۔ وہاں ایک رات دونوں نے خواب دیکھے اور صبح کے وقت دونوں کے چہرے پریشان معلوم ہوتے تھے۔ یوسف نے اُن

کی حالت دیکھ کر اُن سے اُن کی پریشانی کا سبب پُوچھا۔ اُنہوں نے اپنے خواب اُسے بتائے۔ خدا نے ان خوابوں کے معانی اُس پر ظاہر کئے اور اُس نے انہیں بتایا کہ تین دن کے بعد بادشاہ نانبائی کو پھانسی کا حکم دیگا لیکن ساقی کو پھر اسکی جگہ پر بحال کریگا۔

یوسف نے ساقی سے کہا جب تو خوشحال ہو تو مجھے یاد کیجیو۔ اور فرعون سے میرا ذکر کیجیو کہ وہ مجھے میرے ملک سے چرا لائے اور یہاں بھی میں نے ایسا کام نہیں کیا کہ وہ مجھے اس قید خانہ میں رکھیں۔ تیسرے دن فرعون کی سالگرہ تھی اور اُس نے یوسف کے کہنے کے مطابق نانبائی کو پھانسی دیئے جانے کا حکم دیا لیکن ساقی کو بحال کیا۔ سردار ساقی اس عبرانی جوان کو بالکل بھول گیا جس نے تکلیف کے وقت اس کے ساتھ مہربانی کا سلوک کیا تھا۔ اور اُس نے بادشاہ کو اس کے معاملہ کے متعلق دریافت کرنے کو نہ کہا۔ اسی طرح دو اور سالوں کا دراز عرصہ گذر گیا اور یوسف کے مخلصی پانے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی لیکن خدا اُسے نہ بھولا تھا۔

ایک رات فرعون نے خود ایک خواب دیکھا جسکی وجہ سے وہ نہایت حیران اور پریشان تھا۔ کیونکہ وہ اس کا مطلب نہ سمجھ سکتا تھا۔ اس نے ملک مصر کے تمام جادوگروں اور عقلمندوں کو بلایا تاکہ وہ اُس کے خواب کی تعبیر کریں لیکن ان میں ایک بھی یہ نہ کر سکا۔

اُسوقت ساقی کو اچانک یوسف کا خیال آیا اور اُس نے بادشاہ سے کہا "میری خطائیں آج مجھے یاد آئیں کہ فرعون مجھ سے اور نانبائی سے غصہ تھا اور اُس نے ہم کو قید کیا وہاں ایک عبرانی نوجوان غلام تھا جس نے ہمارے خوابوں کی تعبیر کی اور بالکل وہی ہوا جو اُس نے کہا تھا۔"

یہ سنتے ہی فرعون نے فوراً یوسف کو بلایا اور انہوں نے اُسے اُسکے حضور پیش کیا۔ فرعون نے اس سے کہا میں نے سُنا ہے کہ تو خواب کی تعبیر کرتا ہے؟ یوسف نے جواب دیا اور کہا میری کیا طاقت ہے خدا فرعون کی سلامتی کا جواب اُسے دے۔

پھر بادشاہ نے یوسف سے کہا میں اپنے خواب میں دریا کے کنارے پر کھڑا تھا اور میں نے دیکھا کہ موٹی اور خوبصورت سات گائیں دریا سے نکلیں اور میدان میں چرنے لگیں۔ اس کے بعد نہایت بدصورت خراب اور دُبلی سات اور گائیں نکلیں ایسی کہ میں نے ساری زمین مصر میں کبھی نہیں دیکھیں اور وہ دُبلی اور بدصورت گائیں پہلی موٹی گایوں کو نگل گئیں۔ اور اُنکو کھانے کے بعد بھی ویسی ہی بدصورت اور دُبلی رہیں۔ پھر میں جاگ اُٹھا۔"

"لیکن میں نے پھر خواب دیکھا کہ اچھی گھنی سات بالیں نکلیں اور اُن کے بعد سات اور بالیں زمین سے نکلیں جو پتلی اور گرم ہوا سے مُرجھائی ہوئی تھیں اور اُن پتلی بالوں نے اچھی سات بالوں کو نگل لیا۔"

یہ سُن کر یوسف نے فرعون سے کہا "یہ دونوں خواب اصل میں ایک ہی ہیں۔ خدا اُسے جو کچھ وہ کیا چاہتا ہے فرعون کو دکھایا اور فرعون پر جو خواب دہرایا گیا سو اس لئے کہ یہ بات خدا سے مقرر کی گئی ہے اور خدا جلد اُسے کریگا۔ اِس کا مطلب یہ ہے۔ پہلے سات سال بڑھتی کے آئینگے اور اس کے بعد سات سال تک کال پڑیگا اور بڑھتی کے سات سال یاد نہ رہینگے۔ کیونکہ کال زمین کو ہلاک کریگا۔ اس لئے فرعون کو چاہئے کہ ایک ہوشیار اور عقلمند آدمی کی تلاش کرے اور اسے زمین مصر پر مختار بنائے تاکہ وہ بڑھتی کے سات سالوں میں کل پیداوار کا پانچواں حصہ لیکر کوٹھوں

میں جمع کرے اور کال کے سات سالوں کے لئے ذخیرہ کی حفاظت کرے تاکہ اس ملک کے لوگ بھوک کی شدت سے ہلاک نہ ہو جائیں"۔

بادشاہ کو یہ عاقلانہ صلاح بہت پسند آئی اور اس نے کہا کیا ہم ایسا مرد پا سکتے ہیں جیسا یہ ہے جس میں خدا کی روح ہے"؟ اور یوسف کی طرف پھر کر اس نے کہا "چونکہ خدا نے تجھ پر یہ سب کچھ ظاہر کیا ہے سو اور کوئی تجھ سا عقلمند اور دانشمند نہیں ہے۔ تیرا اختیار میرے بعد ہوگا۔ فقط تخت نشینی میں میں تجھ سے بزرگتر ہونگا" یہ الفاظ کہہ کر فرعون نے اپنی انگوٹھی اپنے ہاتھ سے نکالکر یوسف کی انگلی میں پہنا دی اور اُسے کتان کا لباس پہنایا اور سونے کا طوق اُسکے گلے میں پہنایا اور اسے اپنی دوسری گاڑی میں سوار کیا اور اُسکے آگے یہ منادی کی گئی "سب ادب سے رہو"۔

پس اس طور سے یوسف ایک ہی دن میں قید خانہ سے نکلکر محل میں داخل ہو گیا اور اُسوقت اُسکی عمر تیس سال کی تھی۔ اُس کے بھائیوں نے اُسے سترہ سال کی عمر میں بیچا تھا۔ اُس نے اس غیر ملک میں تیرہ سال کی مصیبت کا لمبا عرصہ گذارا تھا اور اسوقت وہ سمجھا کہ کیوں خدا نے اس تمام تکلیف اور مصیبت کو اس پر آنے دیا تھا۔ ملک مصر میں اسے ایک خدمت انجام دینی تھی۔ خدا نے اُسے چن لیا تھا کہ کال کی سخت تکلیف کے وقت بہت سی جانوں کو بچائے۔ اُسکی قسمت کے یکدم تبدیل ہو جانے نے اُسے کاہل اور مغرور نہ بنا دیا۔ غلامی کی حالت میں اُس نے فوطیفار اور قید خانہ کے داروغہ کی خدمت ایمانداری سے کی تھی اور اب اُسی طرح وہ اپنے بادشاہ اور اپنے مُلک کا دیانتدار خادم بنا۔ فرعون نے اُسکی شادی ایک ایسے آدمی کی بیٹی سے کرائی جو اس مُلک کے بڑے رئیسوں میں سے ایک تھا اور خدا

نے اُسے دو بیٹے بخشے۔ جب وہ انہیں اپنی گود میں لیتا تھا تو اُسے گذشتہ زمانہ کی مصیبت اور تکلیف بالکل بھول جاتی تھی۔

انجیل شریف میں سے حفظ کرنے کی آیت "جو تھوڑے سے تھوڑے میں دیانتدار ہے وہ بہت میں بھی دیانتدار ہے۔" (لوقا ۱۶: ۱۰)

باب چہارم

یوسف کے بھائیوں کا اُس سے ملنا

جیسے خدا نے فرمایا تھا ویسے ہی ہوا۔ سات سال ترقی کے ہوئے۔ اور ان میں یوسف نے لوگوں کے لئے اس قدر غلہ جمع کر لیا تھا جس کا اندازہ لگانا ناممکن نہیں۔ اس کے بعد سات سال کال کے آئے اور لوگ بادشاہ کے حضور روٹی کے لئے چلائے اور اُس نے جواب دیا اور کہا یُوسف کے پاس جاؤ جو وہ تم کو کہے سو کرو۔ پس وہ یوسف کے پاس گئے۔ اور اُس نے ذخیرے کے کھتّے کھولکر مصریوں کے ہاتھ بیچے۔

کال نہ فقط مصر کی سرزمین میں ہی پڑا۔ بلکہ اس کے گردونواح کے تمام ملکوں میں بھی اور ہر جگہ سے لوگ مصر میں غلہ مول لینے آئے۔ یوسف کے بوڑھے باپ اور اُسکے بھائی جو دُور ملک کنعان میں تھے وہ بھی بھوک سے پریشان ہونے لگے۔ یہ سُنکر کہ مصر میں غلّہ ہے یعقوب نے اپنے بیٹوں کو بھیجا تاکہ اپنے اور اپنے خاندانوں کے لئے غلہ مول لیں لیکن اُس نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے بن یمین کو جو راخل سے پیدا ہُوا تھا

اور جو اپنے باپ کا نور نظر تھا اتنی دور اپنے سے جدا نہ ہونے دیا۔

مصر میں پہنچ کر یوسف کے دس بھائی اُسکے حضور آئے اور انہوں نے اُسکے سامنے اپنے سر خم کئے۔ اس خیال سے کہ وہ انہیں اجنبی سمجھ کر کہیں غلہ بیچنے سے انکار نہ کر دے یہ کبھی اُن کے خیال تک میں نہ آیا تھا کہ یہ اعلےٰ حاکم جسکو ان کی موت اور زندگی پر اختیار تھا اُن کا چھوٹا بھائی یوسف تھا جس کو انہوں نے قریباً بیس سال ہوئے غلامی میں بیچ دیا تھا۔ لیکن یوسف نے اُنہیں فوراً پہچان لیا اور اُسے اپنا بچپن کا خواب یاد آیا جس میں اُس نے اُنہیں اپنے آگے سر جھکاتے دیکھا تھا اور جب اُس نے انہیں اپنا خواب بتایا تھا تو وہ کس قدر ناراض ہوئے تھے۔

اب وہ اس کے قابو میں ہیں۔ اب وہ اُن کے ساتھ کیا کرے؟ ضرور تھا کہ وہ یہ دریافت کرے کہ آیا ان گذشتہ سالوں میں اُن کے سخت دل نرم ہوئے ہیں یا نہیں اور کہ انہوں نے اُس دشمنی سے جو وہ اُسکے ساتھ کرتے تھے اور اس بے رحمی سے جو انہوں نے اپنے بوڑھے باپ کے ساتھ کی توبہ کی ہے یا وہ اب تک اسی طرح سخت دل ہیں۔

آخر اُس نے یہ فیصلہ کیا کہ ان پر یہ نہ ظاہر کرے کہ وہ ان کا بھائی ہے۔ پس وہ غصہ سے اُن سے بولا اور اس نے اُن پر جاسوسی کا الزام لگایا وہ ڈر گئے اور منت کر کے کہنے لگے "نہیں میرے خداوند تیرے غلام جاسوس نہیں بلکہ سچے آدمی ہیں۔ ہم کنعان میں بارہ بھائی ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں۔ سب سے چھوٹا بھائی باپ کے پاس ہے اور ایک نہیں ملتا"

یہ سُنکر یوسف نے کہا "تمہاری اس بات کا امتحان لیا جائیگا کہ آیا یہ سچ ہے یا جھوٹ" اور یہ کہکر اس نے اُنہیں تین دن کے لئے نظر بند رکھا۔



حضرت یوسف فرعون کی گاڑی میں سوار ہیں

(Page 62.)



بن یامین کے بورے سے پیالہ برآمد ہوتا ہے

(Page 68.)



حضرت یوسف کا اپنے بھائیوں کو معاف کرنا

(Page 71)



حضرت موسیٰ کا پانی سے نکالا جانا

(Page 77.)

پھر اُس نے اُنہیں بلا کر کہا "میں تم کو بتاتا ہوں کہ تم کس طرح اپنی جانوں کو بچا سکتے ہو۔ کیونکہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ تم میں سے ایک نظر بند رہے اور باقی اپنے گھر کے لئے غلّہ لیکر جاؤ اور اپنے سب سے چھوٹے بھائی کو میرے پاس لاؤ۔ اس سے تمہاری بات کی سچائی ثابت ہو جائیگی اور تم نہ مروگے۔"

اس مصیبت کے وقت میں اُسکے بھائیوں کی ضمیریں بیدار ہوئیں اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے "یقیناً ہم اپنے بھائی کے حق میں مجرم ٹھہرے کہ ہم نے اُسکے آنسو دیکھے اور جب اُس نے ہماری منت کی ہم نے اُس کی نہ سنی اور اسی لئے یہ آفت ہم پر آئی۔"

روبن نے کہا "کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ بچے پر ظلم نہ کرو لیکن تم نے میری نہ سنی۔ اب ہم سے اُسکے خون کا جواب طلب کیا جائیگا۔"

اُن کو ہرگز یہ معلوم نہ ہوا کہ یوسف اُن کی بات کا ایک ایک لفظ سمجھتا ہے۔ حالانکہ وہ مترجم کے ذریعہ اُن سے باتیں کر رہا تھا۔

یوسف اُن کا دُکھ دیکھ کر اس قدر رنجیدہ ہُوا کہ وہ اندر ایک کمرہ میں اکیلا جا کر رو دیا۔ لیکن اب بھی اُس کو یہ یقین نہ ہُوا کہ اُن کی توبہ حقیقی توبہ ہے یا نہیں۔ سو اس نے اپنے آپ کو اُن پر ظاہر نہ کیا اور اُن میں سے ایک کو نظر بند رکھا۔ اور باقیوں کو واپس گھر جانے دیا۔

گھر جاتے ہوئے وہ اس خوفناک گناہ کا خیال کرتے جاتے تھے جو اُنہوں نے اتنی مدت ہوئی کیا تھا اور جس کا اقرار انہوں نے اپنے باپ کے پاس کبھی نہ کیا تھا۔ شمعون جو نظر بند تھا یہ خیال کرتا تھا کہ آیا میں کبھی رہا کیا جاؤنگا یا نہیں۔

توریت میں سے حفظ کرنے کی آیت "دیکھو تم خداوند کے گنہگار ہوئے اور یقین جانو کہ تمہارا گناہ تمہیں پکڑیگا۔"
(گنتی ۳۲: ۲۳)

باب پنجم

یوسف کا اپنے بھائیوں کو معاف کرنا

گھر پہنچ کر بھائیوں نے جو کچھ ہوا تھا سب کچھ اپنے باپ کو بتایا کہ کس طرح مصر کے وزیر نے شمعون کو نظر بند رکھا ہے۔ جب تک بن یمین اُسکے حضور میں نہ پہنچایا جائے۔

بوڑھا باپ یہ کہہ کر رونے لگا "تم نے مجھے بے اولاد کیا۔ یوسف نہیں ہے اور شمعون بھی نہیں۔ اب بن یمین کو بھی لے جاؤ گے۔ میں اُسے ہرگز نہ جانے دونگا۔ اگر کہیں راہ میں اُسے کچھ ہوگیا تو تم میرے سفید بالوں کو غم کے ساتھ قبر میں اُتاروگے۔"

پس وہ سب کے سب گھر ہی میں رہے لیکن اس اثنا میں کال بہت بڑھ گیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں وہ غلّہ جو مصر سے لائے تھے ختم ہوگیا۔ باپ نے کہا "پھر جاؤ اور غلّہ لاؤ۔" لیکن یہوداہ نے جواب دیا اور کہا "ہم ہرگز نہیں جاسکتے جب تک تو بن یمین کو ہمارے ساتھ نہ بھیجے۔ کیونکہ اُس بڑے حاکم نے کہا تھا کہ جب تک تم اپنے بھائی کو نہ لاؤ گے میرا منہ نہ دیکھو گے۔ میں تیری منت کرتا ہوں کہ اُسکو میرے ساتھ جانے دے۔ میں اُس کا ضامن ٹھہرتا ہوں۔ اگر میں اُس کو

واپس نہ لایا تو میں ہمیشہ کے لئے تیرا گنہگار رہونگا۔ پس ہم کو جلد جانے دے اس سے پیشتر کہ تو اور ہم اور ہمارے بچے ہلاک ہوں"

چونکہ اور کوئی صورت نظر نہ آتی تھی اس لئے یعقوب نے ہچکچاتے ہوئے اُن کی بات مان لی اور اس اعلےٰ حاکم کو خوش کرنے کیلئے اُس نے شہد۔ پستے۔ بادام وغیرہ اور گرم مصالح تحفہ کے طور پر بھیجا اور ان بالفاظ کے ساتھ انہیں خیرباد کہا۔ کاش کہ خدائے قادر اُس مرد کو تم پر مہربان کرے تاکہ وہ تمہارے دوسرے بھائی اور بن یمین کو تمہارے ساتھ واپس آنے دے"

جب اس اعلےٰ حاکم اور وزیر نے اپنے دربار میں بیٹھے ہوئے اپنے بھائیوں کو پھر اپنے حضور کھڑے دیکھا اور بن یمین کو اُن کے ساتھ تو اُس نے حکم دیا کہ وہ سب اُس کے مکان پر لے جائے جائیں اور اُن کیلئے ایک ضیافت تیار کی جائے۔ وہاں اس کے بھائیوں نے ڈرتے ہوئے وہ تحفہ جو وہ لائے تھے باہر نکالا اور بیٹھ کر اُس کا انتظار کرتے رہے۔ وہ دن کے بارہ بجے کے قریب گھر پہنچا۔ وہ سب اس کے سامنے زمین پر جھک گئے۔ اور اپنا تحفہ پیش کیا۔ یوسف نے اُن سے پوچھا کیا تمہارا باپ اچھی طرح ہے؟ کیا وہ ابھی تک زندہ ہے"؟ انہوں نے جواب دیا اور کہا "تیرا چاکر ہمارا باپ اچھی طرح ہے اور اب تک زندہ ہے"

پھر اس نے بن یمین کی طرف دیکھکر کہا کیا یہی تمہارا سب سے چھوٹا بھائی ہے جسکی بابت تم نے مجھے بتایا تھا؟ "اور اُسے برکت دے کر یہ کہا "اے میرے بیٹے خدا تجھ پر مہربان رہے"

اپنی ماں کے بیٹے کو دیکھکر اُس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں

کیونکہ وہ اپنے بھائی کے لئے ترس رہا تھا۔ اور وہ فوراً تنہائی میں جاکر رویا۔ پھر اُس نے اپنا مُنہ دھویا اور واپس آکر اپنے آپ کو ضبط کرکے اُس نے کھانا چننے کا حکم دیا۔ اُس کے بعد اس نے اپنے بھائیوں کو اُن کی عمر کے لحاظ سے بٹھایا جس کو دیکھکر وہ نہایت حیران ہوئے۔ لیکن اب بھی انہوں نے نہ جانا کہ وہ ان کا بھائی ہے۔

یوسف بہت چاہتا تھا کہ اپنے آپ کو اُن پر ظاہر کرے لیکن اُس نے یہ سوچا کہ ابھی اور اچھی طرح معلوم کرلینا چاہیئے کہ حقیقت میں اُن کے دل بدل گئے ہیں یا نہیں سو اُس نے ارادہ کیا کہ انہیں اور آزمائے یعنی بن یمین کو مصیبت میں پھنسا کر دیکھے کہ وہ اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔

اُس نے علیحدگی میں اپنے گھر کے داروغہ سے کہہ دیا کہ اُس کا چاندی کا پیالہ بن یمین کی بوری میں رکھ دے۔

دوسرے روز صبح گیارہ بھائی گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ لیکن وہ ابھی تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ داروغہ اُن کے پیچھے یہ چلاتا ہوا دوڑا۔ "تم نے کیوں نیکی کے عوض بدی کی تم نے میرے خداوند کا پیالہ کیوں چُرالیا؟" انہوں نے جواب دیا اور کہا "خدا نہ کرے کہ ہم ایسا کریں۔ اگر پیالہ ہم میں سے کسی کے پاس نکل آئے تو وہ مرجائے اور ہم سب اپنے خداوند کے غلام ہوں"۔ اور فوراً بورے اپنے گدھوں سے اُتارے۔ داروغہ نے ایک ایک کی تلاشی لی یہاں تک کہ آخرکار بن یمین کے بورے تک پہنچا اور وہاں وہ پیالہ موجود تھا۔

یہ دیکھکر انہوں نے خوف اور حیرت کے باعث اپنے کپڑے پھاڑ

ڈالے اور اپنا غم ظاہر کیا اور یوسف کے حضور واپس آئے اور زمین پر نیچے گر گئے اور رو رو کر کہنے لگے "ہم اپنے خداوند سے کیا کہیں؟ ہم کس طرح اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کریں؟ خدا نے ہمارے گناہ کو ظاہر کر دیا۔"

وہ کونسا گناہ تھا جو انہیں تنگ کر رہا تھا؟ وہ جانتے تھے کہ اُنہوں پیالہ نہ چُرایا تھا۔ وہ چور نہ تھے اگر کوئی چور کہلانے کے لائق تھا تو وہ فقط بن یمین ہی تھا۔

ہاں واقعی وہ چور تو نہ تھے لیکن شائد اُن کا گناہ اس سے بھی بُرا ہو اگر ان کا بھائی یوسف غلامی میں مر گیا، تو وہ اُس کے قاتل تھے۔ ۔ ۔ اُسکے باپ کو اُس کی خبر نہ تھی پر خدا سب کچھ جانتا تھا اس خیال نے اُنہیں نہایت شرمندہ اور نادم کر رکھا تھا۔

اسی طرح سے ہم کو بھی جو اسکو پڑھتے ہیں اپنے گناہوں کو یاد کر کے جو ہم نے پوشیدگی میں کئے ہیں لیکن جو اُسکی نظر سے چھپ نہیں سکتے جو سب کچھ دیکھتا ہے شرم سے بھر جانا چاہئے۔

زبور سے حفظ کرنے کی آیت:۔ "اے خدا تو میری نادانی سے واقف ہے اور میری تقصیریں تجھ سے چھپی نہیں۔" (زبور ۶۹:۵)

باب ششم

یوسف کا اپنے بھائیوں کو معاف کرنا

اپنے پچھلے گناہ کو یاد کر کے بھائی اسقدر شرمندہ تھے اور وہ یہ محسوس کرتے تھے کہ وہ سب سزا کے لائق ہیں۔ پس اُنہوں نے یوسف سے کہا

کہ وہ سب اُس کے غلام بن جائینگے۔

یوسف نے جواب میں کہا "خدا نہ کرے کہ ایسا ہو صرف وہ مرد جس کے پاس سے پیالہ نکلا ہے میرا غلام ہوگا۔ اور باقی تم سب اپنے باپ کے پاس واپس جاؤ"

یہ فیصلہ سنکر یہوداہ حاکم کے نزدیک آیا اور اُس نے کہا۔ "اے میرے خداوند اپنے چاکر کو اجازت دیجئے کہ وہ فقط ایک بات کہے اور میرا خداوند غصہ نہ ہو۔ ہمارا باپ نہ چاہتا تھا کہ ہمارا سب سے چھوٹا بھائی ہمارے ساتھ آئے کیونکہ وہ اس سے بہت محبت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کی ماں کا ایک اور لڑکا تھا اور وہ مرچکا ہے۔ پس میں اس کا ضامن ٹھہرا تھا کہ میں اُسکو باپ کے پاس واپس لے جاؤنگا۔ اب اگر ہم اپنے بھائی کے بغیر واپس گھر جائیں تو ہمارا باپ مرجائیگا۔ کیونکہ اسکی جان اس لڑکے کی جان سے وابستہ ہے۔ میں آپ کی منت کرتا ہوں کہ مجھے بن یمین کے بدلے غلام بنا لیجئے کیونکہ میں اپنے باپ کے غم کو دیکھ نہیں سکتا"

یوسف ان دلیرانہ الفاظ کو سُنکر اور اپنے بھائی کے دل کی تبدیلی کو دیکھکر بہت خوش ہوا۔ اس افسوسناک دن جبکہ اُنہوں نے یوسف کو بیچا تھا اُن کے دل اس کے لئے حسد اور کینہ سے بھرے تھے کیونکہ وہ اپنے باپ کا پیارا تھا۔ لیکن اب حالانکہ وہ یہ بخوبی جانتے تھے کہ بن یمین اپنے باپ کا پیارا ہے تو بھی اُن کی نیت اس کے متعلق بُری نہ تھی۔ اس دن اُنکے دل میں بوڑھے باپ کے لئے ہرگز رحم اور ترس نہ تھا لیکن اب اُن کی ایک ہی آرزو تھی اور وہ یہ کہ اس رنج کو اپنے باپ سے دور رکھیں۔

یہ سب کچھ دیکھکر یوسف اپنے آپ کو ضبط نہ کرسکا۔ زور زور سے

چلا کر اور رو کر اُس نے اُن سے کہا "میں یوسف تمہارا بھائی ہوں۔ کیا واقعی میرا باپ زندہ ہے؟" بھائی یہ سنکر عجیب کھڑے رہ گئے لیکن اُس نے اُن کو اپنے پاس بُلا کر کہا "اس لئے کہ تم نے مجھے بیچا غمگین نہ ہوا ور نہ ہی اپنے آپ سے غصہ ہو کیونکہ خدا نے مجھے یہاں بہت سی جانیں بچانے کو بھیجا"۔ پھر وہ اپنے بھائی بن یمین کے گلے لگ کر رو دیا اور بن یمین بھی اُس کے گلے لگ کے رو دیا اور وہ اپنے باقی بھائیوں سے بغلگیر ہوا اور انہیں چوما۔

جب یوسف کے بھائیوں نے دیکھا کہ باوجود اس تمام سلوک کے جو اُنہوں نے اُسکے ساتھ کیا وہ انہیں پیار کرتا ہے تو اُن کا ڈر جاتا رہا اور وہ اُس سے باتیں کرتے رہے۔

کیا اس عمدہ کہانی کے ذریعہ سے ہمارے خیالات خدا کی طرف نہیں پھرتے جو حالانکہ ہم اس کے برخلاف گناہ کرتے ہیں تو بھی اگر ہم حقیقی توبہ کریں اور اپنے گناہوں کو چھوڑ دیں تو ہم کو معاف کرنے کو تیار رہے۔

خدا ہی نے یوسف کو اپنے بھائیوں کو معاف کرنا سکھایا اور وہ ہمیں بھی یہی سکھایا چاہتا ہے کہ اپنے دل سے تمام حسد اور کینہ دور کریں۔

اس باب کے آخر میں جو آیت ہے اُس میں وہ تعلیم ہے جو ہمارے خداوند یسوع مسیح نے دوسروں کے گناہوں کے معاف کرنے کے متعلق دی۔

انجیل جلیل سے حفظ کرنے کی آیت "اگر تیرا بھائی تیرا گناہ کرے اُسے ملامت کر۔ اگر توبہ کرے اُسے معاف کر اور اگر وہ ایک دن میں سات دفعہ تیرا گناہ کرے اور ساتوں دفعہ تیرے پاس آ کر پھر کہے کہ توبہ کرتا ہوں تو اُسے معاف کر"۔ (لوقا ۱۷: ۳، ۴)

باب ہفتم

یُوسف کا اپنے بوڑھے باپ سے ملاقات کرنا

کال کے دو سال گذر چکے تھے ابھی پانچ اور گذرنے کو تھے۔ پس یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا تم جلد جاؤ اور میری طرف سے باپ کو یہ پیغام دو کہ تیرا بیٹا یوسف کہتا ہے کہ خدا نے مجھ کو سارے مصر کا خداوند کیا ہے۔ مجھ پاس آ اور دیر نہ کر۔ تو اور تیرے لڑکے اور تیرے لڑکوں کے لڑکے اور سب کچھ جو تیرا ہے تو میرے پاس رہیگا اور میں تیری پرورش کرونگا"

فرعون نے یہ خبر سُنکر کہ اُسکے وفادار وزیر کے بھائی آئے ہیں یوسف کی دعوت کو دہرایا اور کہا گاڑیاں لے جاؤ اور اپنے باپ کو اور اپنی بیویوں اور بچوں کو یہاں لے آؤ۔ اور مصر کی سرزمین کی بہترین چیزیں تمہاری ہیں" یہ کہکر اُس نے انہیں کپڑوں کے جوڑے اور راہ کے لئے سامان دیا۔

جب گھر پہنچکر اُنہوں نے اپنے بوڑھے باپ کو سب حال بتایا تو اُس نے اُن کی بات کا یقین نہ کیا۔ تب اُنہوں نے اُسے وہ گاڑیاں دکھائیں جو انہیں مصر لے جانے کے لئے بھیجی گئی تھیں۔ پھر اُس نے اُن کا یقین کیا اور چلا کر کہا "بس کافی ہے یوسف میرا بیٹا زندہ ہے میں جاؤنگا اور اُسے اپنے مرنے سے پیشتر دیکھونگا"

پس وہ سب روانہ ہوئے اور وہ شمار میں چھیاسٹھ ۶۶ جانیں تھیں۔ یعقوب نے خدا کے حضور قربانی چڑھائی اور خدا نے اُس سے کہا "تو مصر جانے سے نہ ڈر کیونکہ میں تیرے ساتھ ہونگا اور تمہیں ایک بڑی قوم بناؤنگا"

جب یوسف نے سنا کہ وہ آرہے ہیں تو وہ اُن کے استقبال کو نکلا۔ آہ! وہ کیسی ملاقات تھی! کون ان جذبات کا اندازہ لگا سکتا ہے جو کئی سالوں کی جدائی کے بعد ایک دوسرے سے بغلگیر ہونے سے اُن کے دلوں میں پیدا ہوئے ہونگے۔

فرعون نے ان مسافروں کا استقبال شاہانہ طریق سے کیا اور اپنے ملک کے سب سے زیادہ زرخیز حصہ میں اُنہیں آباد ہونے کو کہا۔ وہاں اُس عمر رسیدہ پیغمبر نے سترہ سال بڑی خوشی اور آرام کے بسر کئے۔ اس نے اپنے بستر مرگ پر اپنے ہر ایک لڑکے کو باری باری برکت دی اور یوسف سے کہا "میں اب جاتا ہوں لیکن خدا تمہارے ساتھ رہیگا اور تمہیں پھر اپنے باپ دادوں کی سرزمین میں لے جائیگا"۔ یوسف کے بیٹوں سے اُس نے کہا "میرے باپ ابراہیم اور اضحاق کا خدا اور وہ خدا جس نے تمام عمر بلکہ آج تک میری پاسبانی کی ہے ان لڑکوں کو برکت دیگا"۔

اپنے باپ کی مرضی کے مطابق یوسف نے اسکو مکفیلہ کے کھیت میں دفن کیا جو کنعان کی سرزمین میں ہے۔ اُسکی قبر آج تک موجود ہے۔

باپ کی موت کے بعد بھائیوں کو یہ ڈر ہوا کہ اب یوسف ہمارے پچھلے گناہوں کا بدلہ لیگا۔ لیکن اُس نے یہ کہہ کر اُن کی دلجمعی کی "مت ڈرو، تم نے بدی کا ارادہ کیا لیکن خدا نے اُس سے نیکی کا قصد کیا کہ بہت سی جانیں بچ جائیں"۔

اب ہم پھر یوسف کی کہانی میں خدا کی قدرت اور اُس کے فہم کو دیکھتے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ وہی خدا جس نے یعقوب اور یوسف کی خبر لی اب ہماری خبر بھی لیتا ہے۔ اگر ہم بھی اُن کی مانند اُس

پر بھروسہ کریں اور اُس کا حکم مانیں تو ہم دیکھینگے کہ وہ ہمارے رنج وغم کو بھی ہمارے اور دوسروں کے لئے برکت کا باعث بنا سکتا ہے۔

انجیل جلیل سے حفظ کرنے کی آیت "سب چیزیں ملکر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں"۔

(رومیوں ۸: ۲۸)

فصل چہارم پر سوالات

(۱) یوسف کے بھائی اُس سے کیوں دشمنی کرتے تھے؟

(۲) یوسف کیوں قید میں ڈالا گیا؟

(۳) فرعون کے خواب اور ان کے معانی بتاؤ

(۴) یوسف نے کیوں اور کس طرح اپنے بھائیوں کو آزمایا؟

(۵) انہوں نے اس بات کا کیا ثبوت دیا کہ اُن کے دل بدل گئے؟

(۶) زبور میں سے پوشیدہ گناہ کی بابت ایک آیت سناؤ۔

(۷) انجیل سے گناہوں کی معافی کی بابت ایک آیت سناؤ۔

(۸) یوسف کی کہانی سے ہم کون سے سبق سیکھ سکتے ہیں؟

فصل پنجم

موسیٰ کی کہانی

باب اوّل

موسیٰ کی پیدائش

یعقوب کی اولاد اسرائیلی یا بنی اسرائیل کہلاتی تھی۔ کیونکہ اُس کا دوسرا اور بہتر نام اسرائیل تھا۔ اس سخت کال کے بعد اسرائیلی ملک کنعان کو واپس نہ گئے۔ بلکہ مصر کی سرزمین میں ہی آباد ہو گئے اور وہاں وہ پھولے اور شمار اور زور میں بڑھے۔

لیکن یوسف یہ نہ بھولا تھا کہ خدا نے وعدہ کیا تھا کہ وہ کنعان کی زمین اُن کی ملکیت ہونے کے لئے انہیں دیگا۔ پس اس نے اپنے بستر مرگ پر یہ کہا "میں اب مرتا ہوں لیکن خدا یقیناً تمہیں یاد رکھیگا اور تمہیں اس سرزمین سے نکال کر اس زمین میں لے جائیگا جس کے دینے کا وعدہ اُس نے ابراہیم۔ اضحاق اور یعقوب سے کیا تھا۔ اب تم قسم کھاؤ کہ اُس وقت جب تم جاؤ گے تو میری ہڈیاں اپنے ساتھ لیتے جاؤ گے"۔

اس طرح یوسف ایمان کے ساتھ مر گیا۔ مصریوں کے دستور کے

موافق اُنھوں نے اُسکی لاش پر خوشبو اور مصالحہ ملا اور اس کو کفن میں محفوظ رکھا یہ وعدہ باپ سے بیٹے تک آیا۔ لیکن چارسو سال تک جب تک کہ اسرائیلی اس کی ہڈیاں اپنے ساتھ کنعان میں نہ لے گئے پورا نہ ہُوا۔

یوسف کی موت کے بعد کئی سال آئے اور گئے اور اسرائیلی مصر میں ہی رہے اور زور اور طاقت میں بڑھتے گئے۔ اس کے بعد ملک مصر ایک دوسری قوم کے ہاتھ میں آیا اور وہ نیا بادشاہ یوسف کی اُن بڑی خدمات سے واقف نہ تھا جو اس نے زمانہ گذشتہ میں ملک کے لئے کی تھیں۔ اسکو یہ ڈر ہوا کہ کہیں یہ غیر قوم جو مصر میں آباد ہو گئی ہے اُسکے دشمنوں کے ساتھ مل کر اس کا مقابلہ نہ کرے۔ سو اُس نے یہ کوشش کی کہ انہیں ستائے اور ان کی طاقت کو کم کرے۔ اس تجویز سے اس کا ایک اور مطلب بھی خوب حل ہُوا۔ چونکہ وہ دو نئے شہر بنانا چاہتا تھا اور اُسے اپنے کھیتوں کے لئے مزدوروں کی ضرورت تھی۔ پس اُس نے اپنے افسروں کو حکم دیا کہ اسرائیلیوں کو غلام بنائیں اور انہیں بیگار پکڑ کر زبردستی ان سے کھیتی باڑی اور شہر کو بنانے کا کام لیں بلکہ سب سے زیادہ مشکل اور بھاری کام ان سے لیں۔ افسروں نے اُس کے حکم کی تعمیل کی۔ لیکن جتنا زیادہ وہ اُن کو ستاتے تھے اتنا ہی اسرائیلی شمار میں بڑھتے جاتے تھے۔

پھر اس ظالم بادشاہ نے ایک اور تجویز سوچی اور وہ یہ تھی کہ اُس نے حکم دیا کہ ہر ایک لڑکا جو پیدا ہو وہ دریا میں پھینک دیا جائے۔ بیچارے اسرائیلی اس خوفناک حکم کو سنکر بہت ڈر گئے۔ لیکن وہ کیا کر سکتے تھے سوائے اس کے کہ خدا کے آگے چلائیں اور اُس نے اُن کی فریاد سنی اور ان میں سے ہی ایک رہائی بخشنے والا پیدا کیا۔ توریت میں یہ کہانی یوں ہے:-

اسرائیلیوں کے درمیان ایک مرد اور ایک عورت رہتے تھے جن کے پاس ایک لڑکی تھی جس کا نام مریم تھا اور ایک لڑکا جس کا نام ہارون تھا. ظالم فرعون کے اس خوفناک حکم دینے کے بعد اُن کے گھر ایک اور خوبصورت لڑکا پیدا ہوا بے چاری ماں اسقدر ڈر گئی کہ کہیں مصریوں کو اُسکی خبر نہ ہوجائے اور وہ اس کے پیارے خوبصورت بچے کو لیکر دریا میں نہ پھینک دیں سو اس نے کسی نہ کسی طرح تین مہینہ تک تو اُسے گھر میں چھپائے رکھا. لیکن آخرکار جب اُس نے دیکھا کہ زیادہ دیر تک چھپانا ممکن نہیں تو اُس نے سرکنڈوں کا ایک بند ٹوکرا بنایا اور اس پر لاسہ اور رال لگایا تاکہ اس کے اندر پانی نہ گھس جائے. پھر خدا سے دعا کرنے کے بعد اس نے اپنے بچے کو اس میں ڈالا اور اُس کا ڈھکنا اس پر لگا کر دریائے نیل کے کنارے سرکنڈوں کے درمیان اسے رکھ دیا اور مریم کو کہا کہ کچھ دور کھڑی ہو کر سب کچھ دیکھتی رہے

کچھ دیر بعد فرعون کی بیٹی وہاں غسل کرنے آئی. اور اس ٹوکرے کو وہاں پڑا دیکھکر اس نے اپنی سہیلیوں میں سے ایک کو بھیجا تاکہ اُسے اُٹھا لائے. پھر اُس نے اُسے کھولا اور اس میں ایک خوبصورت چھوٹے بچے کو پایا جو رو رہا تھا. اُسے دیکھکر وہ کہنے لگی یہ عبرانی بچہ ہے اور اس کا دل اس بچے کے لئے رحم سے بھر گیا جسکی جان اس قدر خطرے میں تھی.

وہ کچھ عرصہ تک کھڑی سوچتی رہی. پھر کہنے لگی "میرا باپ کس طرح ایسے خوبصورت بچے کو پانی میں پھینک دینے کا حکم دے سکتا ہے میں تو یہ نہیں کر سکتی"

مریم دور سے کھڑی دیکھ رہی تھی کہ شہزادی نہیں جانتی کہ کیا کرے پس وہ اس کے پاس گئی اور کہنے لگی کیا میں جاکر ایک عبرانی عورت کو

لے آؤں تاکہ وہ تیرے لئے اس بچہ کو دودھ پلائے"۔ شہزادی نے جواب دیا اور کہا "ہاں جا اور لے آ"۔ یہ سنکر مریم فوراً خوشی کے ساتھ دوڑی گئی۔ وہ کس کو لائی؟ وہ اپنی ماں کو لائی اور اُسکو شہزادی کے حضور پیش کیا۔ شہزادی نے اس سے کہا "جا اس بچے کو لے میرے لئے دودھ پلا اور میں اسکی مزدوری تجھے دونگی"۔

آہ! ماں کا دل کیسی خوشی سے بھر گیا جب اس نے پھر اپنے پیارے ننھے بچے کو پھر گود میں لیا! اب اُسکی جان کا کوئی خطرہ نہ تھا۔ کیونکہ کون اب اُسے مار سکتا تھا جبکہ شہزادی نے اُسے اپنا متبنیٰ بنا لیا۔ ماں۔ باپ بہن اور بھائی ملکر خدا کی بڑی مہربانی کے لئے اُسکا شکر کرنے لگے۔

شہزادی نے اس بچے کا نام موسیٰ رکھا۔ جس کا مطلب ہے "پانی سے نکالا گیا"۔ یہی وہ بزرگ نبی تھا جس نے اسرائیلیوں کو فرعون کے ہاتھ سے چھڑایا۔

اسی خدا نے جس نے موسیٰ کی جان بچائی ہم کو آج تک زندہ رکھا ہے وہ ہم میں سے ہر ایک سے کوئی نیک کام کروانا چاہتا ہے۔ چاہئے کہ ہم اس سے پوچھیں کہ وہ کیا کام ہے اور پھر اُسکو کریں۔

زبور کی کتاب سے حفظ کرنے کی آیت: "اے میری جان خداوند کو مبارک کہہ اور اس کی سب نعمتوں کو فراموش نہ کر ... وہ تیری جان ہلاکت سے بچاتا ہے"۔ (زبور ۱۰۳: ۲، ۴)

باب دوم

خدا کا موسیٰ کو بُلانا

آخرکار وہ دن آگیا جب موسےٰ کی ماں کو بچہ شہزادی کو دینا پڑا۔ اس دن سے وہ محل میں رہنے لگا اور اُسکی پرورش و تربیت شہزادوں کی طرح ہوئی۔ لیکن وہ یہ کبھی نہ بھولا کہ وہ اسرائیلی ہے۔ پس جب وہ بڑا ہُوا تو اُس نے یہ ارادہ کیا کہ وہ شہزادہ کی مانند محل میں نہ رہے بلکہ اپنی قوم کے لوگوں کی مدد کرے۔

ایک دن اس نے دیکھا کہ اسرائیلی گرمی کی شدت میں سخت محنت کر رہے تھے کہ ایک مصری افسر نے ایک اسرائیلی کو نہایت بے رحمی سے مارا وہ اُسکی برداشت نہ کرسکا۔ پس اُس نے مصری کو جان سے مار کر اُسے ریت میں چھپادیا۔

جب یہ خبر فرعون کے کان تک پہنچی تو وہ یہ سُنکر سخت ناراض ہُوا۔ بلکہ وہ موسےٰ کو مروا ڈالتا اگر وہ بھاگ کر کسی اور ملک میں جاکر پناہ نہ لیتا وہاں جاکر اُس نے شادی کرلی اور اپنے سُسرے کے گھر میں ہی رہنے لگا۔

اِس ماجرے کے چالیس برس بعد فرعون مرگیا لیکن اُس کا جانشین بھی ویسا ہی تھا بے چارے اسرائیلی اسی طرح ستائے جاتے تھے۔ لیکن وہ برابر خدا کے حضور فریاد کرتے رہے۔ آخرکار خدا نے اُن کا چلانا سُنا اور ان کو جواب دیا۔

ایک روز جب موسےٰ میدان میں اپنے سسرے کی بھیڑ

بکریوں کی نگرانی کر رہا تھا تو اس نے ایک عجیب روشنی دیکھی۔ ایک جھاڑی آگ سے روشن تھی۔ لیکن وہ جلتی نہ تھی۔ موسےٰ یہ دیکھ کر حیران ہوا اور وہ بولا "یہ کیسی عجیب چیز ہے میں جا کر دیکھونگا جھاڑی آگ سے جل کیوں نہیں جاتی" یہ کہکر وہ جھاڑی کے نزدیک جانے لگا۔ لیکن ایک آواز نے یہ کہکر اُسے روک دیا "نزدیک نہ آ۔ اپنی جوتی اُتار۔ کیونکہ وہ جگہ جہاں تو کھڑا ہے پاک ہے" موسےٰ نے یہ سُنکر اپنا منہ چھپا لیا کیونکہ وہ جان گیا کہ خدا اُس سے باتیں کرتا ہے۔ پھر اُس نے سُنا کہ خدا کہہ رہا ہے "میں نے مصر میں اپنے لوگوں کی مصیبت دیکھی اور میں نے اُن کی مراد جو خراج کے محصّلوں کے سبب سے ہے سُنی۔ اور میں اُن کے دکھوں کو جانتا ہوں۔ اور میں نازل ہُوا ہوں کہ انہیں مصریوں کے ہاتھ سے چھڑا کر انہیں اُن کے اپنے ملک میں واپس لے جاؤں پس اب میں تجھے فرعون کے پاس بھیجتا ہوں تاکہ تو میرے لوگوں کو مصر سے نکال لے"

موسےٰ اس مشکل اور خطرناک کام کی ذمہ داری اُٹھانے سے ہچکچایا اور اُس نے خدا سے کہا "میں کون ہوں جو بنی اسرائیلیوں کو مصر سے نکالوں" پھر خدا نے اُس سے کہا کہ وہ اس کے ساتھ ہوگا اور اُسکی مدد کریگا اور اُسے زور بخشیگا۔ لیکن موسےٰ پھر بھی ڈرتا تھا اور کہنے لگا "لیکن لوگ میرا یقین نہ کرینگے اور نہ میری سُنینگے۔ وہ یہ کہینگے کہ خدا تجھ پر ظاہر نہیں ہُوا"

خدا نے اس سے پوچھا اور کہا "یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟"

موسےٰ نے جواب دیا "عصا"

تب خدا نے کہا "اُسے زمین پر پھینک دے"

موسےٰ نے اُسے زمین پر پھینک دیا اور وہ سانپ بن گیا اور



حضرت موسیٰ اور آگ سے روشن جھاڑی

(Page 80)



حضرت موسیٰ کی لاٹھی کا سانپ بن جانا

(Page 80.)



مصریوں کا بنی اسرائیل پر ظلم

(Page 82.)



مصر میں پہلوٹھوں کی موت

(Page 86.)

موسےٰ اس کے پاس سے بھاگنے لگا لیکن خدا نے اُس سے کہا "اپنا دہنا ہاتھ بڑھا اور اُسے دم سے آٹھا لے"۔ جب موسےٰ نے ایسا کیا تو وہ پھر عصا بن گیا۔

اُس کے بعد خدا نے اُسے دو اور نشان بتائے جو اس وقت دکھائے جائیں اگر لوگ پہلے کو دیکھکر اس کا یقین نہ کریں۔ لیکن موسےٰ اب بھی جانے کو تیار نہ تھا اور اُس نے ایک اور اعتراض پیش کیا۔ اور کہنے لگا "اے خداوند میں فصاحت نہیں رکھتا میری زبان میں لکنت ہے"۔ خدا نے اس سے کہا "انسان کا منہ کس نے بنایا؟ کیا میں نے نہیں جو خداوند ہوں۔ اب جا اور میں تجھے سکھا ؤنگا کہ تو کیا کہے"۔

موسیٰ اب بھی راضی نہ تھا اور خدا اُسکی کم اعتقادی کی وجہ سے اس سے ناراض ہوا اور اُس نے موسےٰ سے کہا "تیرا بھائی ہارون فصیح ہے۔ اور وہ تیرے عوض باتیں کریگا اور تیرے ساتھ جائیگا"۔

پھر موسےٰ اپنے سسرے کو خیر باد کہکر اپنی بیوی اور اپنے دو لڑکوں سمیت مصر کی طرف روانہ ہوا۔ ہارون بھی خدا کے حکم کے مطابق اُس سے ملنے کو نکلا تھا۔ اور دونوں بھائی اتنے سالوں کی جدائی کے بعد ایک دوسرے سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ موسےٰ نے تمام باتیں جو خدا نے اس سے کہی تھیں ہارون کو بتائیں اور دونوں نے تمام اسرائیلیوں کا ایک جلسہ کیا اور انہیں بتایا کہ وہ کس غرض سے آئے ہیں۔

جب لوگوں نے نشان دیکھے تو وہ ایمان لے آئے کہ خدا نے موسیٰ اور ہارون کو انہیں رہائی بخشنے کے لئے بھیجا ہے اور انہوں نے خدا کی بڑائی کی اور اُسکی عبادت کی۔

پرانے عہدنامہ (توریت) میں سے حفظ کرنے کی آیت ۔
"میں نے اپنے لوگوں کی تکلیف . . . . . دیکھی اور اُن کی فریاد سُنی ہے اور میں اُن کے دکھوں کو جانتا ہوں"۔ (خروج ۳:۷)

باب سوم

فرعون کا اپنے دل کو سخت کرنا

موسٰے اور ہارون ہر دو پیغمبر جانتے تھے کہ فرعون اسرائیلیوں کو جانے نہ دیگا۔ کیونکہ وہ اس کے نہایت محنت کش غلام تھے اور اسے اُن کی بڑی ضرورت تھی۔ سو اس لئے جب وہ پہلی مرتبہ اس کے سامنے گئے اُنھوں نے اُس سے اپنی آزادی نہ مانگی۔ بالکل فقط یہ کہا کہ اُن کے خدا کا حکم ہے کہ وہ چند دنوں کے لئے چھٹی کے طور پر کچھ فاصلہ پر کسی جگہ جائیں اور اُسکی بندگی کریں۔

بادشاہ نے نہایت تکبرانہ انداز سے کہا "یہ خدا کون ہے جو میں اس کی آواز کو سنوں اور لوگوں کو جانے دوں؟ میں اُسے نہیں جانتا۔ اس لئے میں اُن کو ہرگز نہ جانے دونگا"۔

بادشاہ نہایت غصہ ہوا اور اس نے اپنے افسروں کو بلا کر کہا "یہ غلام سُست ہوتے جاتے ہیں اس لئے ان سے اور زیادہ محنت کا کام لو۔ افسروں نے بادشاہ کے حکم کی تعمیل کی اور جب اسرائیلی اپنے دن بھر کا کام ختم نہ کر سکتے تھے تو وہ ان کو نہایت بے رحمی سے مارتے تھے۔

اسرائیلیوں کے سربرآوردہ لوگوں نے بادشاہ سے اس کی شکایت

کی لیکن اُس نے فقط یہ کہا "تم سست ہو اور اسلئے تم چاہتے ہو کہ جاکر اپنے خدا کی عبادت کرو۔ واپس جاؤ اور اپنا کام کرو"۔

اپنی مصیبت کے وقت وہ موسےٰ اور ہارون سے کہنے "خدا تمہارا انصاف کریگا تم نے بادشاہ کو ہمارا دشمن بنا دیا اور اب وہ ضرور ہم کو جان سے مار ڈالیگا"۔

موسےٰ نے سخت مایوسی کی حالت میں خدا کو پکار کر کہا "اے خدا تو نے مجھے کیوں بھیجا؟" اور خدا نے اسے یہ جواب دیا "اب تو دیکھیگا کہ میں فرعون کے ساتھ کیا کرتا ہوں۔ اُس کو زبردستی میرے لوگوں کو جانے کی اجازت دینی پڑیگی"۔

مصری اس بات کا علم رکھتے تھے کہ صرف ایک ہی سچا اور برحق خدا ہے لیکن وہ بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ وہ سورج دیوتا کی پرستش کرتے۔ خوبصورت دریائے نیل کو بھی وہ خدا مانتے تھے۔ وہ بعض جانوروں مثلاً بیل، بھیڑ، بکری اور مینڈک وغیرہ کو بھی پاک مانتے تھے۔

خدا نے مختلف طریق سے ان معبودوں پر اپنا غضب الٰہی نازل کیا اور بادشاہ پر صاف ظاہر کیا کہ وہ ہی اکیلا اور سچا خدا ہے اور ان کے معبودوں سے برتر اور اعلےٰ ہے۔ اس نے ان کے پاک دریا کے پانیوں کو خون کی مانند کر دیا۔ یہاں تک کہ تمام مچھلیاں مرگئیں اور پانی بدبودار ہوگیا۔ اس کے بعد اُس نے دریا میں اس قدر مینڈک پیدا کئے کہ اُنہوں نے باہر نکل کر امیروں کے محلوں اور غریبوں کی جھونپڑیوں کو بھر دیا بلکہ وہ بادشاہ اور اُس کے مصاحبوں کے اوپر چڑھ گئے۔ فرعون نے تنگ آکر موسےٰ کو بلایا۔ اور اس سے کہا "خدا سے دعا کرو تاکہ مینڈکوں کو دور کرے اور میں لوگوں

کو جانے دوں گا تاکہ خدا کے آگے قربانی چڑھائیں"۔ پس موسےٰ نے دعا کی، اور خدا نے مینڈکوں کو دور کر دیا لیکن جب فرعون نے دیکھا کہ مینڈک دریا میں واپس چلے گئے ہیں تو اُس نے اپنا دل سخت کر لیا اور لوگوں کو جانے نہ دیا۔

اس کے بعد خداوند نے اور آفتیں بھیجیں۔ ایک دفعہ ان کے تمام مواشی کے درمیان جن کو وہ خواہ پاک سمجھتے تھے یا نہیں ایک سخت وبا پڑی ایک اور مرتبہ خدا نے ایک بڑا بھاری طوفان بھیجا اور اولوں کے باعث مصریوں کی تمام فصلیں برباد ہو گئیں لیکن اسرائیلیوں کے کھیت اُسی طرح سلامت رہے۔ فرعون نے پھر موسےٰ کو بلایا اور اس سے کہا "میں نے اس دفعہ گناہ کیا اور میں اور میرے لوگ بدکار ہیں۔ تو خدا کی منت کر کیونکہ اولوں اور بادلوں کے گرجنے نے ہمیں ستایا ہے"۔ موسےٰ نے اپنے ہاتھ دعا کے لئے بڑھائے اور بارش، گرج اور اولے تھم گئے لیکن جب فرعون نے دیکھا کہ آندھی تھم گئی تو اُس نے اور زیادہ گناہ کیا اور اُس نے اور اُس کے اہلکاروں نے اپنے دل اور زیادہ سخت کئے۔

آٹھ آفتوں کے آنے کے بعد بھی فرعون نے لوگوں کو بھیجنے سے انکار کیا۔ خدا نے مصریوں کے اوپر ہیبت ناک تاریکی بھیجی لیکن اسرائیلیوں کے گھروں میں روشنی رہی۔ مصری نہ تو اپنے سورج دیوتا کو دیکھ سکتے تھے نہ ایک دوسرے کے چہروں کو تین دن تک وہ اس تاریکی میں بیٹھے رہے لیکن فرعون کا دل اب تک نرم نہ ہوا۔ حالانکہ اب وہ یہ بخوبی جانتا تھا کہ اسرائیلیوں کا خدا سچا خدا ہے۔ لیکن تو بھی وہ اس قدر ضدی ہو گیا تھا کہ وہ خدا کے حکم کی تعمیل نہ کرنا چاہتا تھا۔

کیا آجکل کے زمانہ میں بھی ایسا نہیں ہوتا؟ بعض مرتبہ خدا ہم سے خوفناک حادثوں کے ذریعہ سے بات کرتا ہے۔ یعنی طوفان کے ذریعہ سے اور بارش کی قلت کے ذریعہ سے اور بعض دفعہ وہ ہم سے خاموشی میں کلام کرتا ہے جیسے اس نے فرعون سے تاریکی میں کیا۔ خواہ وہ ہم سے کسی طرح بات کیوں نہ کرے چاہیئے کہ ہم اُسکی آواز کو سنیں اور اُسکو مانیں اگر ہم خدا کی آواز کو جو ہمارے دل میں بول کر ہم کو اپنے گناہوں کو ترک کرنے کو کہتی ہے نہ سنینگے تو ہم بھی فرعون کی مانند ضدی ہو جائینگے۔

زبور کی کتاب سے حفظ کرنے کی آیت "اگر آج کے دن تم اُس کی آواز کو سنو تو اپنے دل کو سخت نہ کرو" (زبور ۹۵)

باب چہارم

عیدِ فسح

ان تمام خوفناک واقعات کے بعد خدا نے موسےٰ کو ایک مرتبہ پھر فرعون کے پاس بھیجا تاکہ اُسے خبردار کرے کہ اگر وہ اب بھی اسرائیلیوں کو جانے نہ دیگا تو مصر پر ایک اور آفت آئیگی جس کے باعث مصر میں ایسا رونا اور ماتم ہوگا جیسا آگے کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔

یہ ایک نہایت خوفناک اور بڑی آفت تھی۔ خدا نے اُس ضدی بادشاہ کو کہا کہ اگر وہ توبہ نہ کریگا اور خدا کا حکم نہ مانیگا تو مصر کے ہر ایک گھر کا پہلوٹھا مارا جائیگا۔

موسےٰ نے اسرائیلیوں کو یہ خوفناک بات بتائی اور ان کو آگاہ

کر دیا کہ اپنے گھروں پر نشان لگائیں تاکہ موت کا فرشتہ جو مصریوں کے پہلوٹھوں کو مارنے جائیگا اسرائیلیوں کے گھروں کے پاس سے نشان کو دیکھ کر گذر جاسکے۔

وہ نشان کیا تھا؟ ہر ایک گھر کے سر اور سردار کو ایک برّہ ذبح کرنا تھا اور اُس کا خون دروازوں کے دائیں اور بائیں اور اوپر کی چوکھٹ پر لگانا تھا تاکہ ملک الموت خون کو دیکھکر اندر داخل ہونے کے بجائے گذر جائے۔ پس اس طرح پہلوٹھے کا خون گھر کے پہلوٹھے کی جان کو بچائیگا۔

اس مقررہ دن میں جبکہ خدا کا غضب الٰہی مصر کے جھوٹے معبودوں اور اس مغرور بادشاہ پر نازل ہونے کو تھا اسرائیلیوں نے موسٰے کے کہنے کے مطابق کیا۔ اُنہوں نے برّہ ذبح کیا اور اس کا خون دروازوں کے دائیں بائیں اور اوپر کی چوکھٹ پر لگایا اور پھر دروازہ بند کر کے کانپتے ہوئے دل کے ساتھ اندر بیٹھے رہے تاکہ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ نہ تو کسی کو گھر سے باہر نکلنے کی جرأت ہوئی اور نہ ہی کسی کو نیند آئی۔

آدھی رات کو تمام ملک مصر میں بڑے رونے اور ماتم کی آواز پھیل گئی کیونکہ موت کا فرشتہ بادشاہ کے محل سے لے کر غریب کی جھونپڑی تک میں گیا۔ کوئی گھر باقی نہ رہا تھا جہاں سے ماؤں کی یہ رونے کی صدا نہ سنائی دیتی تھی ”اے میرے بیٹے۔ میرے بیٹے“۔

اب فرعون برداشت نہ کر سکا۔ اسی رات اُس نے اسرائیلیوں کو جانے کی اجازت دی۔ بلکہ مصر کے لوگوں نے اُن کے جلد جانے پر اصرار کیا۔ وہ یہ کہتے تھے ”جاؤ ہم سب مر گئے“۔ اُنہوں نے خوشی سے ان غلاموں کو جنہوں نے بغیر اُجرت لئے اتنی مدت اُن کی خدمت کی تھی سونے اور

چاندی کے برتن اور جو کچھ وہ چاہتے تھے دیا۔

پس اب اسرائیلی آزاد ہو گئے۔ اور یوسف کے ایمان کا اجر مل گیا۔ لوگ اس وعدہ کو نہ بھولے جو انہوں نے مدت ہوئی اس سے کیا تھا۔ اور وہ اس کا کفن اپنے ہمراہ لے گئے

لوگ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے جس وقت کہ وہ اس سرزمین کی طرف روانہ ہوئے جس کا وعدہ خدا نے اُن کے باپ ابراہیم سے کیا تھا اُن کی ایک بڑی بھاری جماعت تھی جس میں صرف مردوں کا شمار چھ لاکھ ۶۰۰۰۰۰ تھا اور عورتیں اور بچے اس کے علاوہ تھے

اس لئے کہ وہ اس عظیم دن کے عجیب و غریب واقعات کو نہ بھول جائیں خدا نے انہیں حکم دیا کہ ہر سال اُسی مہینہ اُسی تاریخ وہ عید فسح منایا کریں اور ایک برّہ کو ذبح کر کے اُس کا گوشت کھایا کریں۔ اور جب اُن کے بچے اس کا مطلب پوچھیں تو وہ انہیں بتایا کریں کہ کس طرح موت کا فرشتہ اُن کے گھر کے دروازوں پر خون کا نشان دیکھ کر گذر گیا۔

اگرچہ اب ہزاروں سال کا عرصہ گذر گیا ہے۔ جب خدا نے اسرائیلیوں کو ملک مصر سے نکالا تھا۔ تو بھی اسرائیلی جو آجکل یہودی کہلاتے ہیں اب تک توریت کی اس کہانی کو جس طرح وہ لکھی ہے پڑھتے ہیں اور عید فسح کو مناتے ہیں۔

عید فسح کا دن مسیحیوں کے نزدیک بھی پاک مانا جاتا ہے۔ وہ اُسے مبارک جمعہ کہتے ہیں۔ وہ اُسے نیا نام دیکر ایک نئے طریق سے مناتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے۔ انجیل میں لکھا ہے کہ خداوند یسوع مسیح یہودیوں کی عید فسح کے موقع پر مصلوب کیا گیا اور اپنی موت سے ایک رات پہلے

جب وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کھا رہا تھا تو اُس نے اُن سے کہا "یہ نئے عہد کا میرا وہ لہو ہے جو بہتوں کے گناہوں کے لئے بہایا جاتا ہے" (متی ۲۶:۲۸) انہوں نے اس کے الفاظ کے معنی اُس وقت نہ سمجھے لیکن بعد میں جب انہوں نے اُسکے ہاتھ اور پاؤں کو دیکھا جنکو ظالموں نے چھید اتھا اور جس وقت وہ صلیب پر مُردہ لٹک رہا تھا اور انہوں نے اُسکے خون کو ٹپکتے ہوئے دیکھا تب انہیں معلوم ہُوا کہ اُس نے اپنا خون بہایا تاکہ گنہگاروں کو اُن کے گناہ سے بچائے مسیحی اس افسوسناک دن کو ہرگز نہیں بھول سکتے جبکہ مسیح نے اسقدر دکھ اُٹھایا۔ اسی لئے مبارک جمعہ کو جب یہودی اس برہ کی یاد کرتے ہیں جس کے خون نے پہلوٹھوں کو بچایا مسیحی خداوند یسوع مسیح کی موت کو یاد کرتے ہیں جو "خدا کا برہ" کہلاتا ہے اور وہ خدا کا شکریہ ادا کرتے ہیں کیونکہ انجیل میں لکھا ہے "تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے" (یوحنا ۳:۱۶)

انجیل جلیل سے حفظ کرنے کی آیت "ہمارا بھی فسح یعنی مسیح قربان ہوا" (۱کرنتھی ۵:۷)

باب پنجم

بنی اسرائیل کا دریائے قلزم سے گذرنا

خدا نے موسیٰ کو بلایا تاکہ اسرائیلیوں کو ملک کنعان میں واپس لے جائے۔ لیکن چونکہ خدا چاہتا تھا کہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ خود اُن کی ہدایت کرتا ہے۔ اس لئے اُس نے بظاہر کرنے کے لئے کہ وہ اُن

کے ساتھ ہے دن کے وقت ایک بادل کا نشان دیا جو اُن کے آگے آگے چلتا تھا اور رات کے وقت وہ آگ کی صورت میں نظر آتا تھا جو اُن کو روشنی دیتا تھا۔

مصر کی سرزمین کو چھوڑنے کے کچھ عرصہ بعد ایک شام وہ دریائے قلزم کے ساحل پر ڈیرے ڈالے ہوئے تھے کہ اچانک کچھ فاصلہ پر انہیں فرعون کی فوجیں اپنی طرف آتی ہوئی نظر آئیں۔ فرعون اپنے غلاموں کو چلے جانے کی اجازت دیکر پچھتایا اور اب اپنے سپاہیوں کو لیکر آیا تھا کہ انہیں پکڑ کر واپس لے جائے۔ بیچارے اسرائیلی نہایت خوفزدہ ہوگئے کیونکہ فرعون نے انہیں بُری طرح قابو کیا۔ اُن کے بھاگنے کا کوئی راستہ نہ تھا سوائے اِس کے کہ وہ دریائے قلزم پر سے عبور کریں اور یہ بالکل ناممکن تھا۔ کیونکہ عبور کرنے کا کوئی طریقہ نہ تھا پیدل پاؤں گذرنا بھی ناممکن تھا۔ کیونکہ وہ بہت گہرا تھا پھر انہوں نے اپنی مصیبت کے وقت خدا کو پکارا اور اُس نے اُنکی سُنی۔

اُنہوں نے دیکھا کہ بادل جو خدا کی حضوری کا نشان تھا۔ اُن کے اور اُن کے دشمنوں کے درمیان آکھڑا ہوا۔ ایسا کہ فرعون اُن کے نزدیک نہ پہنچ سکا۔

خدا نے موسےٰ سے فرمایا "لوگوں سے کہہ کہ آگے چلیں اور تو اپنا عصا اُٹھا اور سمندر پر اپنا ہاتھ بڑھا اور اُس کے پانیوں کو دو حصے کر تاکہ بنی اسرائیل خشک زمین پر سے گذر جائیں۔"

پس موسےٰ نے خداوند کے کہنے کے موافق کیا اور خدا نے پوربی ہوا سے تمام رات سمندر پر چلایا اور اُس کے پانیوں کو دو حصے کیا اور دریا بیچ میں سے سوکھ گیا۔ ایسا کہ اسرائیلی خشک زمین پر سے گذر کر دریا کے اُس پار سلامتی

سے پہنچ گئے اور اپنے دشمنوں سے بچ گئے جو ان کا پیچھا کر رہے تھے۔
انہیں گذرتے دیکھکر مصریوں نے اُن کا پیچھا کیا۔ لیکن اُن کی گاڑیوں کے پہیئے دریا کی ریت میں دھنس گئے اور انہوں نے کہا آؤ اسرائیلیوں کے منہ پر سے بھاگ جائیں کیونکہ خداوند ان کے لئے مصریوں سے جنگ کرتا ہے۔" لیکن جونہی وہ واپس پھرنے سورج کی روشنی نکل آئی اور انہوں نے دریا کے خوفناک پانیوں کو اپنے اوپر واپس آتے دیکھا اور فرعون اور اس کا لشکر ہلاک ہو گئے اور اسرائیلیوں نے انہیں پھر کبھی نہ دیکھا لیکن وہ خدا سے ڈر سے اور اس پر ایمان لائے۔ اور اُنہوں نے خدا کی تعریف میں ایک عمدہ گیت گایا جو توریت میں اب تک محفوظ ہے۔

میں خدا کی حمد وثنا کے گیت گاؤنگا کہ اس نے بڑے جلال کے ساتھ
اپنے تئیں ظاہر کیا۔
اس نے گھوڑے کو اُسکے سوار سمیت دریا میں ڈال دیا۔
خداوند میری قوت اور میرا راگ ہے۔
اور وہ میری نجات ہوا
وہ میرا خدا ہے میں اس کی بڑائی کرونگا۔
میرے باپ کا خدا ہے میں اُسکی بزرگی کرونگا۔
معبودوں میں خداوند تجھ سا کون ہے۔
پاکیزگی میں کون ہے تیرا سا جلال والا
ڈرانے والا صاحب بڑائیوں کا عجائبات کا بنانے والا۔
تو نے اپنی رحمت سے ان لوگوں کی جنہیں تو نے چھڑایا رہنمائی کی۔
(خروج ۱۵: ۱-۱۳)

حفظ کرنے کے لئے مندرجہ بالا آیات کو دیکھو۔

باب ششم

خدا کا اپنے لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنا

خدا نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ہاتھ سے چھڑایا لیکن ابھی انہیں اور بہت سے خطروں کا سامنا کرنا تھا۔ اُن کا راستہ بنجر زمین سے گذرتا تھا اکثر اوقات اُن کے کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا تھا اور نہ ہی ایک بوند پانی پینے کو۔ فقط ریت اور پتھر کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

ایک دن جب وہ کسی بنجر مقام پر پہنچے تو اسرائیلیوں نے موسٰے سے یہ کہکر شکایت کی کاش کہ ہم مصر میں ہی مرجاتے وہاں ہمارے کھانے کو کافی تھا لیکن تو ہمیں اس بیابان میں لے آیا اور ہم بھوک کی شدت سے مرجائینگے۔ موسٰے نے یہ سُنکر کہا تم ہمارے خلاف نہیں بلکہ خدا کے برخلاف شکایت کرتے ہو۔

موسٰے نے اس سخت مصیبت اور تکلیف کے وقت خدا سے دعا کی اور شام کے وقت خدا نے بٹیروں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیجے اور لوگوں نے انہیں پکڑا اور سیر ہوئے۔ اور اس رات بھوک نے انہیں تکلیف نہ دی لیکن وہ اس بات کی فکر میں تھے کہ دوسرے دن اور اس کے بعد کیا ہوگا۔

دوسرے دن اُنہوں نے دیکھا کہ اُن کے خیموں کے باہر بہت اوس پڑی ہے اور اس کے سوکھ جانے کے بعد انہوں نے زمین پر چھوٹی چھوٹی

گول سفید چیزیں دیکھیں جو برف کے چھوٹے ٹکڑوں کی مانند تھیں۔ انہوں
اُسے دیکھکر آپس میں اپنی زبان میں کہا "مَنۡ ہُوَ مَنۡ ہُوَ؟" جس کا مطلب
ہے یہ کیا ہے۔ موسیٰ نے کہا "یہ وہ روٹی ہے جو خدا نے تمہیں دی"۔ پس انہوں
نے اس کا نام من رکھا۔ اس لئے کہ وہ جانتے نہ تھے کہ وہ کیا ہے۔ چونکہ وہ شہد
کی مانند میٹھی تھی۔ اسلئے انہوں نے خوشی سے اُسے جمع کیا اور اُسے کھایا۔
اور حالانکہ وہ شمار میں اسقدر تھے تو بھی وہ سب کے لئے کافی تھی۔

اس تمام سفر میں جو اسرائیلیوں کو کنعان کی سرزمین تک پہنچنے میں طے
کرنا پڑا جب کبھی ضرورت ہوئی خدا نے اُن کے لئے من بھیجی اور اس طرح ان
پر ظاہر کیا کہ وہ اُنہیں پیار کرتا ہے اور اُن کی خبر لیتا ہے۔

اب بھوک کا کوئی خطرہ باقی نہ رہا۔ لیکن گاہے گاہے اُنہیں پیاس ستاتی
تھی۔ ایک مرتبہ تمام دن گرمی اور دھوپ میں سفر کرنے کے بعد انہوں نے شام
کے وقت ایک ایسے مقام پر خیمے لگائے جہاں پانی کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔
پر انہوں نے اب تک خدا پر توکل کرنے کا سبق نہ سیکھا تھا۔ سو وہ ناراض ہوکر
موسیٰ کے پاس گئے اور کہنے لگے "ہم کو پینے کے لئے پانی دے۔ تو ہمیں
مصر سے کیوں نکال لایا کہ ہمیں پیاس سے ہلاک کرے"۔

موسیٰ نے پھر خدا کے حضور دعا کی اور کہا "میں ان لوگوں سے کیا
کروں؟ وہ تو مجھے پتھراؤ کرنے کو تیار ہیں"۔ خدا نے اس سے کہا "تو اپنا عصا
اُٹھا اور اُسے حورب کی چٹان پر مار اور وہاں سے لوگوں کے پینے کے لئے
پانی نکلیگا"۔ موسیٰ نے خدا کی بات پر یقین کیا اور اس نے خدا کے فرمان
کے مطابق کیا اور لوگوں کی پیاس بجھانے کے لئے پانی نکلا۔

اس طرح خدا اپنے بندوں کی ضروریات کو رفع کرتا رہا۔ کیا وہی خدا جس

نے اسرائیلیوں کی خبر لی ان دنوں ہماری خبر نہیں لیتا؟ یہ سچ ہے کہ حالانکہ وہ آسمان سے من نازل نہیں کرتا لیکن وہ بارش اور دھوپ بھیجتا ہے کہ ہماری فصلیں پکیں اور ہم کھائیں۔ اور پانی پئیں۔

زبور کی کتاب میں سے حفظ کرنے کی آیت "سب کی آنکھیں تجھ پر لگی ہیں تو انہیں وقت پر اُن کی روزی دیتا ہے۔ تو اپنی مٹھی کھولتا ہے اور ہر ایک جاندار کا پیٹ بھرتا ہے۔" (زبور ۱۴۵: ۱۵)

باب ہفتم
خداوند کا بنی اسرائیل کو اپنی شریعت دینا

ہم نے دیکھا ہے کہ خدا نے کن عجیب طریقوں سے بنی اسرائیل کی تمام حاجتیں رفع کیں۔ لیکن ابھی بھی روٹی اور پانی سے بڑھ کر ایک اور ضرورت باقی تھی۔ اگر انسان صرف کھانے پینے اور سونے سے خوش ہو تو کیا وہ جانوروں سے بڑھکر ہے؟

خداوند یسوع مسیح نے ایک مرتبہ فرمایا "اس لئے فکر مند نہ ہو کہ ہم کیا کھائینگے یا کیا پئینگے۔ پہلے تم خدا کی بادشاہت اور اُسکی راستبازی کی تلاش کرو۔" (متی ۶: ۳۱ و ۳۳)

بنی اسرائیل ملک مصر میں رہ کر خدائے واحد و برحق کے متعلق جو اُن کے باپ ابراہیم کا خدا تھا پورا علم نہ رکھتے تھے۔ کنعان کی سرزمین میں پہنچانے سے پیشتر خدا انہیں اپنی نسبت اور زیادہ سکھانا چاہتا تھا۔ وہ یہ بھی چاہتا تھا کہ اُن کے دل مصر کے معبودوں سے ہٹ جائیں۔ پس وہ انہیں کوہ سینا کے دامن

میں ایک سنسان جگہ لے گیا اور اُنہیں حکم دیا کہ وہ خدا کے احکام کے لئے اپنے آپ کو پاک بنائیں۔

پھر خدا نے کوہ سینا کو بادل۔ آگ اور دھوئیں سے چھپا دیا۔ اسلئے کہ وہ اسکی پاکیزگی اور اسکی قدرت کی نسبت جان جائیں۔ اُس نے انہیں حکم دیا کہ وہ پہاڑ کو نہ چھوئیں ورنہ وہ مرجائینگے۔ لیکن اُس نے موسٰے کو اوپر بلایا تاکہ وہ آسکے یعنی خدا کے احکام لے۔

لوگ ڈر کے سبب کانپتے ہوئے دُور کھڑے رہے اور جب موسٰے واپس آیا تو وہ اس سے کہنے لگے "تو ہم سے بول اور ہم تیری سنینگے لیکن خدا ہم سے نہ بولے نہیں تو ہم ہلاک ہو جائینگے"۔

موسٰے نے انہیں جواب دیا اور کہا "تم مت ڈرو اسلئے خدا آیا ہے کہ تمہارا امتحان لے تاکہ اس کا خوف تمہارے سامنے ظاہر ہو کہ تم گناہ نہ کرو"۔

دس احکام جو خدا نے موسٰے کو دیئے یہ ہیں:-

۱۔ میں خداوند تیرا خدا ہوں۔ میرے سوا اور کوئی تیرا خدا نہ ہو۔

۲۔ تو اپنے لئے کوئی مورت مت بنا۔ تو اُسے سجدہ نہ کر اور نہ اُس کی عبادت کر۔

۳۔ تو خداوند اپنے خدا کا نام بے جا نہ لے۔

۴۔ تو اپنے آرام کا دن یاد رکھ اور اُسے پاک رکھ۔

۵۔ تو اپنے ماں باپ کی عزت کر۔

۶۔ تو خون نہ کر۔

۷۔ تو زنا نہ کر۔

۸۔ تو چوری نہ کر۔

۹۔ تو جھوٹی گواہی نہ دے۔
۱۰۔ تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کر۔ نہ اُسکی بیوی۔ نہ اُسکے بیل۔ نہ اُسکے گدھے نہ کسی اور چیز کی جو تیرے پڑوسی کی ہو۔

ان پتھر پر کھدے ہوئے حکموں کے علاوہ خدا نے موسےٰ کو اور بہت سے شریعت کے قانون دیئے۔ جن میں سے بعض ذیل میں لکھے ہیں۔

مہربانی کے متعلق قانون

تو بہرے کو مت کوس۔ تو وہ چیز جس سے ٹھوکر لگے اندھے کے آگے مت رکھ (احبار ۱۹:۱۴)

تو مسافر کو ہرگز نہ ستا۔ تو کسی بیوہ اور یتیم لڑکے کو دُکھ نہ دے (خروج ۲۲: ۲۱ و ۲۲)

تو اپنے غریب اور محتاج چاکر پر ظلم نہ کرنا خواہ وہ تیرے بھائیوں میں سے ہو خواہ پردیسی ہو۔ تو اُسکی مزدوری اُسی دن اُسے دے۔ کیونکہ وہ غریب ہے۔ (استثناء ۲۴:۱۴)

دائوں نے کے وقت تو بیل کا منہ مت باندھ۔ (استثناء ۲۵:۴)

سچائی اور انصاف کے متعلق قانون

تم چوری نہ کرو۔ نہ جھوٹا معاملہ کرو۔ ایک دوسرے سے جھوٹ مت بولو۔ (احبار ۱۹:۱۱)

تو کسی کی جھوٹی خبر مت اُڑا (خروج ۲۳:۱)

تم حکومت میں بے انصافی نہ کرو۔ تو مسکین کی مسکینی پر نظر نہ کر اور بزرگ کو بزرگی کے لئے عزت مت دے۔ بلکہ انصاف سے اپنے بھائی کی عدالت کر۔ (احبار ۱۹:۱۵)

تو ہدیہ نہ لینا۔ کیونکہ ہدیہ دانشمندوں کو اندھا کرتا ہے اور صادقوں کی باتوں کو پھیر دیتا ہے (خروج ۲۳:۸)

تم حکومت کرنے میں پیمائش کرنے میں۔ تولنے میں۔ ناپنے میں بے انصافی نہ کرو۔ چاہیئے کہ تمہارا پورا ترازو اور پوری پسیری اور پوری دس سیری ہوں (احبار ۱۹:۳۵و۳۶)

اور دوسرے قانون

تو بوڑھے مرد کو عزت دے (احبار ۱۹:۳۲)

تو عیب جوؤں کی مانند اپنی قوم میں آیا جایا نہ کر (احبار۔۱۹:۱۶)

تو گروہ کی پیروی بدی کرنے میں مت کیجیو۔ (خروج ۲۳:۲)

تو اپنے بھائی سے بغض اپنے دل میں نہ رکھ۔ تو اپنی قوم کے فرزندوں سے بدلہ مت لے اور نہ اُن کی طرف سے کینہ رکھ بلکہ تو اپنے بھائی کو اپنی مانند پیار کر۔ (احبار ۱۹:۱۶-۱۸)

تو اپنے سارے دل اور اپنے سارے جی اور اپنے سارے زور سے خداوند اپنے خدا کو دوست رکھ اور تو یہ باتیں کوشش سے اپنے لڑکوں کو سکھلا اور تو اپنے گھر میں بیٹھتے اور راہ چلتے اور لیٹتے اور اُٹھتے وقت اُن کا چرچا کر۔ (استثنا ۶:۴-۷)

یہ سب اور اسی قسم کے اور بہت سے قانون خدا نے موسےٰ کو دیئے جو بعد میں توریت میں لکھے گئے۔

ایک دن شرع کے ایک عالم نے خداوند یسوع مسیح سے پوچھا کہ سب سے بڑا حکم کیا ہے اُس نے فرمایا:-

اول یہ ہے سن لے اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا ایک ہی



بنی اسرائیل کا من جمع کرنا

(Page 92.)



حضرتِ موسیٰ اور یشوع اسرائیلیوں کی بُت پرستی دیکھ رہے ہیں

(Page 98.)

خداوند ہے اور تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی
ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت
رکھ۔ دوسرا یہ ہے کہ تو اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ ان ہی
دو حکموں پر تمام توریت اور انبیاء کے صحیفوں کا مدار ہے۔ (متی ۲۲: ۳۷-
۴۰۔ مرقس ۱۲: ۲۹)

حفظ کرنے کی آیت جلی قلم سے لکھی ہوئی آیات حفظ کرو۔

باب ہشتم

خدا کے احکام کا توڑا جانا

ایک مرتبہ پھر خدا نے موسیٰ کو کوہ سینا پر بلایا۔ موسیٰ لوگوں کو اپنے بھائی
ہارون کی زیرنگرانی رکھکر اور اپنے ساتھ ایک جوان یشوع نامی کو لے کر کوہ سینا پر
چڑھا تاکہ خدا سے اور زیادہ تعلیم اور شریعت کے قانون حاصل کرے۔ چالیس
دن کے بعد وہ اپنے ہاتھوں میں پتھر کی دو تختیاں لیکر واپس آیا۔ جن پر دس حکم
کھدے تھے۔

جب وہ اور یشوع اسرائیلیوں کے خیموں کے نزدیک پہنچے تو انہیں
چیخنے اور شور مچانے کی آوازیں سنائی دیں۔ یشوع نے کہا "لشکرگاہ میں لڑائی
کی آواز ہے"۔ موسیٰ نے جواب دیا اور کہا "نہیں یہ لڑائی کا شور نہیں بلکہ یہ گانے
کی آواز ہے"۔

حقیقت میں یہ گانے کی آواز ہی تھی۔ کیونکہ لوگوں نے اپنے لئے سونے
کا بچھڑا بنایا تھا۔ جیسا کہ اُنہوں نے مصر میں دیکھا تھا۔ وہ لوگ اُسکی پرستش

کر رہے تھے۔ اور وہ اُسکے آگے ناچ کر یہ گیت گا رہے تھے "یہ ہمارا خدا ہے جو ہمیں ملک مصر سے نکال لایا"۔

موسےٰ جو ابھی خدائے واحد اور برحق کے حضور سے آیا تھا۔ یہ دیکھکر سخت رنجیدہ ہُوا کیونکہ خدا نے اپنے لوگوں کے لئے ایسے عجیب کام کئے تھے اور وہ اتنی جلدی اُنکو بُھول گئے۔

ابھی وہ پتھر کی تختیاں اُسکے ہاتھوں میں ہی تھیں جن پر وہ حکم کندہ تھا جس میں خدا نے بتوں کی پرستش کی ممانعت کی تھی اور یہاں لوگ اس حکم کو توڑ بھی بیٹھے تھے۔ اس نے غصہ اور رنج کے سبب وہ تختیاں جن پر وہ حکم جو توڑے گئے تھے کھڑے کھڑے پھینک دیں اور وہ گر کر ٹوٹ گئیں۔

پھر اُس نے وہ بچھڑا لیا جو اُنھوں نے بنایا تھا اور اسکو لے کر جلا دیا اور پھر اُسکو باریک پیس کر اُن کے پینے کے پانی میں ملا دیا اور وہ پانی اُنہیں پلایا۔ اسکے بعد وہ پھر کر اپنے بھائی سے مخاطب ہُوا اور اس سے کہنے لگا "ان لوگوں نے تجھ سے کیا کیا کہ تو ان پر ایسا بڑا گناہ لایا"۔ ہارون نے جواب دیا اور کہا۔ "میرے خداوند کا غضب نہ بھڑکے تو اس قوم کو جانتا ہے کہ وہ بدی کی طرف مائل ہے۔ سو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تو ہمارے لئے ایک معبود بنا جو ہمارے آگے چلے کیونکہ یہ مرد موسےٰ جو ہمیں مصر کے ملک سے چھڑا لایا ہم نہیں جانتے کہ اُسے کیا ہُوا۔ تب میں نے اُن سے کہا کہ جس کسی کے پاس سونا ہو وہ توڑ لائے۔ اُنہوں نے مجھے دیا اور میں نے اُسے آگ میں ڈالا سو یہ بچھڑا نکلا"۔

جب موسےٰ نے دیکھا کہ اُس کا بھائی لوگوں کو اپنے اختیار میں نہ رکھ سکا تو وہ چلا کر کہنے لگا "جو خداوند کی طرف ہو سو میرے پاس آ جائے"۔ یہ سُنکر اُسکے اپنے فرقے کے لوگ اُسکے گرد جمع ہو گئے اور اُس نے انہیں کہا

کہ وہ تمام لشکر گاہ میں پہنچ جائیں اور ہر ایک کو قتل کریں۔ جو خدا کی طرف آنے سے انکار کرے خواہ وہ بھائی ہو یا دوست۔ اس دن قریب تین ہزار آدمی قتل ہوئے۔

جب ہم اس کہانی کو پڑھتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ دنیا کے بعض حصوں میں اور بہت سے مذاہب میں بت پرستی اب تک رائج ہے تو ہمارے دل افسوس اور غم سے بھر جاتے ہیں۔ اہل اسلام کے درمیان ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اب تک حجر الاسود (سیاہ پتھر) کو جو مکہ میں ہے اور جو پہلے زمانہ میں عربوں کا ایک معبود تھا بوسہ دیتے ہیں مسیحیوں کے درمیان بھی ایک جماعت ہے جو بتوں کے سامنے اپنا سر جھکاتی ہے حالانکہ بائبل نے اسکی ممانعت کی ہے۔ یہ باتیں خدا کی مرضی کے مطابق نہیں ہو سکتیں۔

بتوں کی پرستش کے علاوہ ایک اور قسم کی بت پرستی ہے جس سے ہم کو خبردار رہنا چاہئے۔ انجیل میں لکھا ہے کہ لالچ بت پرستی کے برابر ہے (کلسیوں ۳:۵) اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم خدا سے بڑھکر کسی اور چیز کی زیادہ خواہش کریں تو وہ چیز بت بنجاتی ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بتوں کے آگے تو سجدہ نہیں کرتے لیکن وہ اپنے دلوں میں دولت۔ خوشی۔ علم اور گناہ کے آگے جھکتے ہیں۔ وہ خدا کے عوض ان چیزوں پر اپنا دل لگاتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح نے فرمایا "تم پہلے اس کی بادشاہت اور اسکی راستبازی کی تلاش کرو۔"

انجیل جلیل سے حفظ کرنے کی آیت۔ تم پہلے اسکی بادشاہت اور اس کی راستبازی کی تلاش کرو۔ (متی ۶:۳۳)

باب نہم

موسیٰ کا بنی اسرائیل کے لئے شفاعت کرنا

موسیٰ لوگوں کے گناہ کے باعث شرم اور رنج سے بھرا تھا۔ لیکن پھر

بھی اُس نے ان سے محبت رکھنی نہ چھوڑی۔ اور اُس نے یوں خدا کے حضور اُن کے لئے دعا کی "ہائے ان لوگوں نے بڑا گناہ کیا کہ اپنے لئے سونے کا معبود بنایا اور اب کاش کہ تو اُن کا گناہ معاف کرنا۔ اگر نہیں تو میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے اپنے اس دفتر سے جو تو نے لکھا ہے مٹا دے" خدا نے اسے جواب میں کہا کہ وہ لوگوں کو ہلاک نہ کریگا لیکن اب سے اُسکی حضوری اُن کے ساتھ نہ جائیگی اور اسکے عوض وہ ایک فرشتہ کو بھیجیگا جو اُن کو کنعان کی سرزمین میں لے جائیگا

پس جب لوگوں نے یہ بُری خبر سُنی تو اُنہوں غم کیا اور اپنے سنگار اُتارے اور موسیٰ برابر خدا سے اُن کے لئے منت کرتا رہا اور خدا نے انہیں یہ کہہ کر معاف کیا "میری حضوری تمہارے ساتھ جائیگی اور میں تمہیں آرام دونگا" موسےٰ نے جواب میں کہا "اگر تیری حضوری ساتھ نہ جائے تو ہمیں یہاں سے مت لے جا"

پھر موسےٰ نے خدا سے دعا کی اور کہا "میں تیری منت کرتا ہوں مجھے اپنا جلال دکھا" لیکن خدا نے جواب دیا اور کہا "تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا۔ اس لئے کہ کوئی انسان نہیں کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے۔ اور جب میرے جلال کا گذر ہوگا تو میں تجھکو اُس چٹان کی دراڑ میں رکھونگا"

اس کے بعد خدا نے موسےٰ کو حکم دیا کہ پہلی لوحوں کے مطابق جن کو اُس نے توڑ دیا تھا دو لوحیں اور بنائے اور دس حکم اُن پر پھر لکھے جائیں اور لوگ پھر ایک مرتبہ اُن کے ماننے کی کوشش کریں۔ پس موسےٰ نے تختے تیار کئے اور اُن کو لیکر وہ اکیلا پہاڑ پر گیا کیونکہ خدا نے حکم دیا تھا کہ کوئی اور اُسکے ساتھ نہ جائے

پھر خدا نے موسےٰ کو اپنے جلال کا نظارہ دکھایا۔ آسمان سے ایک بادل اُترا اور خدا کا جلال اُسکے پاس سے گذر گیا اور ایک آواز خداوند کے نام کی منادی کرتے ہوئے یوں بولی "خداوند، خداوند، خدا رحیم اور مہربان قہر میں دھیما اور اَلطف

دو وفا۔ ہزار پشتوں کے لئے فضل رکھنے والا۔ گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا لیکن وہ ہر حال معاف نہ کریگا۔ بلکہ باپوں کے گناہ کا اُن کے فرزندوں سے اور فرزندوں کے فرزندوں سے تیسری اور چوتھی پشت تک بدلہ لیگا۔

موسےٰ پر حیرت چھا گئی اور اُس نے اپنا سر جھکا کے سجدہ کیا۔

چالیس دن اس پہاڑ پر بغیر کھائے پیئے رہ کر موسےٰ لوگوں کے پاس واپس آیا اور اُس کا چہرہ خدا کے جلال کے سبب اس قدر روشن تھا کہ وہ اُس کے پاس آنے سے ڈرے۔ لیکن جب اُس نے اُنہیں بلایا تو وہ آئے اور جو کچھ خدا نے اُسے حکم دیا تھا وہ اُس نے اُنہیں بتایا۔

موسےٰ اپنی تمام زندگی زبردست شفاعت کرنے والا رہا۔ لیکن ایک آدمی جو اِس کام میں اُس سے کہیں بڑا ہے۔ اور وہ خداوند یسوع مسیح ہے جو گنہگاروں کے لئے مرا اور پھر قبر میں سے جی اُٹھا۔ آجکل ہم بنی اسرائیل کی مانند موسےٰ کے ذریعہ سے خدا کے نزدیک نہیں جا سکتے۔ لیکن ہم خداوند یسوع مسیح کے ذریعہ سے اُس کے قریب پہنچ سکتے ہیں جس کی نسبت انجیل شریف میں مرقوم ہے۔ **جو اُس کے وسیلے سے خدا کے پاس آتے ہیں وہ انہیں پوری پوری نجات دے سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اُن کی شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے**

(عبرانیوں ۷: ۲۵)

حفظ کرنے کی آیت۔ مندرجہ بالا الفاظ جو جلی قلم سے لکھے ہیں حفظ کرو۔

باب دہم

خدا کی عبادت کے لئے مقدس کا بنایا جانا

اس لئے کہ لوگوں کا دل بت پرستی کی طرف سے پھر جائے خدا نے

موسٰے کو حکم دیا کہ عبادت کے لئے ایک خاص گھر خدائے واحد و برحق کے نام سے بنایا جائے۔

چونکہ لوگ ہنوز سفر کر رہے تھے۔ اس لئے یہ ممکن نہ تھا کہ چونے اور اینٹ سے خدا کی عبادت کا گھر بنایا جائے پس خدا نے موسٰے کو حکم دیا کہ ایک بہت بڑا خیمہ بنائے جو ضرورت کے مطابق لگایا اور اُتارا جا سکتا تھا۔

پس موسٰے نے لوگوں سے کہا کہ وہ اپنے ہدیے لائیں۔ ان کے پاس روپیہ تو نہ تھا لیکن جو کچھ اُن کے پاس موجود تھا وہ لائے۔ مرد اپنی انگوٹھیاں لائے اور عورتیں اپنے زیور اور وہ اور بہت سی قسم کی چیزیں بھی لائے مثلاً جن سے خیمہ کے ستون اور خیمہ کے پردے وغیرہ بن سکتے تھے

اُنہوں نے بڑی خوشی سے اپنے نذرانے پیش کئے اور تھوڑی دیر میں ضرورت سے زیادہ جمع ہو گیا یہاں تک کہ بعد میں موسٰے کو انہیں منع کرنا پڑا کہ اور نہ لائیں۔

پھر وہ سب بڑے جوش اور ہمت سے کام میں لگے۔ مردوں نے لکڑی کاٹی اور سونے چاندی اور پیتل کے برتن بنائے اور عورتوں نے پردوں کے لئے سوت کاتا ہر ایک نے خوب محنت کی اور چھ مہینے کے اندر خدا کا گھر تیار ہو گیا

اُسکے بعد ایک نہایت عجیب بات واقع ہوئی۔ بادل نے جو خدا کی حضوری کا نشان تھا نیچے آکر تمام خیمے کو روشنی سے بھر دیا ایسا کہ کوئی اُس کی تیزی کی وجہ سے اندر داخل نہ ہو سکا۔

اسرائیلیوں نے چند ایسے سبق سیکھے جو ہمارے لئے بھی مفید ہیں۔

۱۔ خدائے واحد اور برحق ہم سے بندگی و عبادت چاہتا ہے۔

۲۔ چاہئے کہ ہم خوشی سے اپنے وقت۔ اپنی خدمت اور اپنے

مال اور دولت میں سے۔ اُسکے سے کے لئے دیں۔

۳۔خدا پاک ہے اور اُسکی عبادت گاہ بھی پاک ہے۔

۴۔خدا ہمارے درمیان رہتا ہے۔ حالانکہ ہم اُسکو دیکھ نہیں سکتے۔

انجیل جلیل سے حفظ کرنے کی آیت۔"اے خدا صرف تو ہی قدوس ہے اور ساری قومیں آکر تیرے آگے سجدہ کرینگی"۔(مکاشفہ ۱۵:۴)

باب یازدہم

پیتل کا سانپ

جب خدا بنی اسرائیل کو یہ سکھا چکا کہ وہ اُس کی عبادت کس طرح کریں تو وہ انہیں ملک فلسطین کی سرحد کے قریب لایا اور اُس نے انہیں بتایا کہ اب وقت آگیا کہ وہ اس سرزمین پر قبضہ کریں جسکا وعدہ اُس نے اُن کے باپ ابراہیم سے کیا تھا۔لیکن وہ ڈرتے تھے۔کیونکہ اس جگہ کے باشندے دراز قد اور زورآور تھے اور اُن کے شہروں کے گرد مضبوط فصلیں تھیں۔پس خدا پر بھروسہ رکھنے کے عوض وہ یہ کہکر رونے اور غم کرنے لگے "کاش کہ ہم بیابان میں ہی مرجاتے آؤ ہم موسیٰ کی جگہ کسی اور کو اپنا سردار بنائیں اور مصر کو لوٹ جائیں"۔

دو نوجوانوں نے یعنی یشوع اور اُسکے ساتھی نے انہیں تسلی دی اور یہ کہکر اُن کی ہمت بڑھانی چاہی "مت ڈرو خدا ہمارے ساتھ ہے"۔لیکن لوگوں نے نہ سُنا۔سو ملک موعود میں داخل ہونے کے بجائے وہ پھر واپس پھرے اور چالیس سال اور بیابان میں آوارہ پھرتے رہے۔جب تک اُس تمام کم اعتقاد پشت کا خاتمہ نہ ہو گیا۔

ایک مرتبہ پھر خدا اُنہیں ملک فلسطین کی سرحد تک لایا اور انہیں کہا کہ آگے بڑھ کر اس ملک میں داخل ہوں۔ چلتے چلتے وہ ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں پانی کی قلت تھی۔

خدا حسب معمول اُن کیلئے برابر مَن نازل کرتا رہا۔ لیکن وہ اُس سے تھک گئے تھے پس وہ پھر خدا اور موسےٰ سے بگڑے اور یہ کہنے لگے "تم کیوں ہم کو مصر سے نکال لائے کہ ہم بیابان میں مریں۔ یہاں تو نہ روٹی ہے نہ پانی۔ اور ہمارے جی کو اس ہلکی روٹی سے کراہیت آتی ہے"۔

اس لئے کہ اُن کو معلوم ہو جائے کہ اُن کی کم اعتقادی اور ان کی ناشکر گذاری کس قدر بھاری گناہ ہیں۔ خدا نے زہریلے سانپوں کو اُن کے خیموں کے اندر جانے دیا۔ جنہوں نے بہت سے لوگوں کو کاٹ لیا اور وہ مر گئے۔

تب وہ لوگ موسےٰ کے پاس آئے اور کہنے لگے "ہم نے گناہ کیا۔ سو تو خدا سے دعا مانگ"۔ خدا نے اُن کی دعا سُنی اور موسےٰ سے کہا کہ ایک پیتل کا سانپ بنائے اور اُسے ایک نیزے پر لٹکائے اور ایسا کہ لوگ اُس پر نظر کر سکیں اور لوگوں کو بتائے کہ جو کوئی اُسے دیکھیگا وہ جیتا رہیگا۔

موسےٰ نے خدا کے فرمانے کے مطابق ایسا کیا اور وہ جنہوں نے خدا کی بات پر ایمان لا کر اس پیتل کے سانپ پر نظر کی اُن کے اندر نئی زندگی آگئی اور اُن پر زہر کا کچھ اثر نہ ہُوا۔ پس وہ خدا کی بات پر ایمان لانے سے بچ گئے۔

اس واقعہ کے سینکڑوں سال بعد ایک دن خداوند یسوع مسیح نے فرمایا "جس طرح موسےٰ نے سانپ کو بیابان میں اونچے پر چڑھایا اسی طرح ضرور ہے کہ ابن آدم بھی اونچے پر چڑھایا جائے تاکہ جو کوئی ایمان لائے اس میں ہمیشہ کی زندگی پائے"۔
(یوحنا ۳: ۱۴ اور ۱۵)

ان الفاظ کا کیا مطلب ہے؟ ان کا مطلب یہ ہے کہ ایک زہر ہے جو سانپ کے زہر سے کہیں زیادہ قاتل ہوتا ہے۔ اس زہر کا نام گناہ ہے۔ گناہ نہ فقط ہمارے جسم کو ہلاک کرتا ہے بلکہ ہماری روح کو بھی۔

جس طرح پیتل کا سانپ نیزہ پر لٹکایا گیا اسی طرح خداوند یسوع مسیح صلیب پر لٹکایا گیا تھا اور اس نے اپنی جان دی تاکہ گنہگار گناہ کے زہر سے بچ جائیں۔ تیسرے دن وہ قبر میں سے جی اٹھا۔ وہ زندہ نجات دہندہ اور نئی زندگی بخشنے والا ہے۔ وہ بڑے سے بڑے گنہگار کو بھی گناہ پر غالب آنے اور نئی زندگی بسر کرنے کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ آؤ جس طرح مرتے ہوئے اسرائیلیوں نے پیتل کے سانپ پر نظر کی اسی طرح ہم بھی ایمان کے ساتھ اس پر نظر کریں تو ہم بھی ضرور بچ جائینگے

انجیل جلیل سے حفظ کرنیکی آیت: "خداوند یسوع پر ایمان لا تو تو اور تیرا گھرانا نجات پائیگا"۔ (اعمال ۱۶:۳۱)

باب دوازدہم

موسٰے کے آخری کلمات

چالیس برس تک موسٰے بیابان میں بنی اسرائیل کی پیشوائی کرتا رہا۔ اسکے دل کی یہ آرزو تھی کہ وہ ان کو ملک موعود کے اندر پہنچا دے۔ لیکن توریت میں لکھا ہے کہ ایک دن وہ خدا کا جلال ظاہر کرنے میں ناکامیاب رہا۔ اس لئے خدا نے اس سے کہا کہ اگرچہ تو کنعان کی سرزمین کو دیکھیگا تو بھی تو اس کے اندر داخل نہ ہوگا۔

یہ بات سنکر کہ وہ اس خوبصورت ملک میں داخل نہ ہوگا موسٰی نہایت

رنجیدہ ہُوا۔ لیکن اسکے اس رنج میں خود غرضی کا عنصر نہ تھا۔ بلکہ اُسے اپنی قوم کے مستقبل کا خیال تھا۔ اپنی قوم جسے وہ باوجود اُن کے گناہوں کے پیار کرتا تھا۔ پس اس نے اُن سب کو اکٹھا کیا اور خدا کے حکم اُن کے ساتھ دہرائے۔ پھر اس نے اُن کو ایک کتاب میں لکھا تاکہ وہ انہیں بھول نہ جائیں اس کے بعد وہ مر گیا۔

اسکی تعلیم کا بہت سا حصہ اب تک توریت میں موجود ہے جو یہودیوں کی مذہبی کتابوں میں سے ایک ہے اور جو ہمیشہ سے بائیبل شریف کی کتابوں میں شامل ہے۔

اس کے الوداعی پیغاموں میں سے بعض یہ ہیں "اے اسرائیل ان شریعت کی باتوں کو سنو جو میں تمہیں سکھاتا ہوں اور انہیں مانو تاکہ تم زندہ رہو اور اس زمین پر قبضہ کرو جو خداوند تمہارے باپ دادا کا خدا تمہیں دیتا ہے۔"

"تم اُس تمام راہ کو یاد رکھو جس سے خداوند تمہارا خدا تم کو بیابان میں سے لایا تاکہ وہ تم کو اپنی ضرورت کا احساس سکھائے۔ تم کو آزمائے اور دیکھے کہ تم اس کا حکم مانتے ہو کہ نہیں۔ اس نے تم کو عاجز و فروتن کیا۔ اُس نے تم کو بھوکا رکھا اور پھر تم کو من سے سیر کیا" تاکہ تم کو معلوم ہو جائے کہ انسان صرف روٹی سے نہیں بلکہ ہر ایک بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے جیتا ہے"۔

"خداوند تمہارا خدا تم کو ایک نہایت عمدہ ملک میں لئے جاتا ہے۔ ایک ایسے ملک میں جہاں پانی کے چشمے اور ندیاں بہتی ہیں۔ جہاں گیہوں اور جَو افراط سے اُگتے ہیں۔ جہاں انگور۔ انجیر اور اناروں کے درخت ہیں اور جہاں زیتون کا تیل اور شہد ملتا ہے تم کھاؤ گے۔ سیر ہو گے اور خداوند اپنے خدا کو برکت دو گے۔ خبردار! خداوند کے حکموں کو توڑ کر اُسے فراموش نہ کرنا تم اپنی

نیکیوں اور خوبیوں کی وجہ سے اس ملک پر قابض نہ ہو گے۔ بلکہ خدا اس ملک کے باشندوں کو ان کی بدیوں کی وجہ سے تمہارے آگے سے بھگا دیگا۔"

"اور اب خداوند تم سے یہ چاہتا ہے کہ تم خداوند اپنے خدا سے ڈرو۔ اس کی راہ میں چلو اور اپنے سارے دل اور اپنے سارے جی اور اپنے سارے زور اور اپنی ساری جان سے اُسے پیار کرو اور اُسکی خدمت کرو۔ خداوند تمہارا خدا خداوندوں کا خداوند۔ خداؤں کا خدا۔ خدائے عظیم و برتر۔ قادرِ مطلق اور خوفناک ہے۔ وہ کسی کی طرفداری نہیں کرتا اور اُسے رشوت نہیں دی جا سکتی۔ وہ بیوہ اور یتیم کے لئے انصاف پیدا کرتا ہے اور وہ اجنبی سے محبت رکھتا ہے۔ اس لئے پردیسیوں اور اجنبیوں کو دوست رکھو۔ کیونکہ تم بھی ملک مصر میں پردیسی تھے۔ تمہارے باپ دادا شمار میں ستر تھے جب وہ مصر کی سرزمین میں گئے اور اب خداوند نے تم کو اتنا بڑھایا کہ تم آسمان کے ستاروں کی مانند ہو گئے۔"

"اُس کا حکم تمہارے حق میں بہت سخت نہیں اور نہ ہی وہ دور ہے۔ بلکہ یہ بات تجھ سے بہت نزدیک ہے کہ تیرے منہ میں ہے اور تیرے دل میں ہے تاکہ تو اس پر عمل کرے۔"

"میں آج کے دن آسمان اور زمین کو تمہارے اوپر گواہ لاتا ہوں کہ میں نے زندگی اور موت۔ برکت اور لعنت تمہارے سامنے رکھی۔ برکت اگر تم خدا کی فرمانبرداری کرو اور لعنت اگر تم اُسکے حکموں کے خلاف چلو۔ پس تم زندگی کو پسند کرو۔ خداوند اپنے خدا کو دوست رکھو۔ اُس کی آواز کو سنو اور اس سے لپٹے رہو کیونکہ وہی تمہاری زندگی اور تمہاری عمر کی درازی ہے تاکہ تم اس زمین میں سکونت کرو جسکا وعدہ خدا نے تمہارے باپ دادوں ابراہیم اور اضحاق اور یعقوب سے کیا۔"

توریت سے حفظ کرنے کی آیت "میں نے زندگی اور موت تمہارے سامنے رکھی . . . پس تم زندگی کو پسند کرو"۔ (استثنا ۳۰: ۱۹)

باب سیزدہم

آنے والا نبی

ملک فلسطین کے باشندوں کو خدائے برحق و واحد کا علم نہ تھا۔ وہ بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ وہ جادوگر۔ فال کھولنے والے۔ منتر پڑھنے والے۔ غیب گو رمّال اور ساحر تھے

موسےٰ نے بنی اسرائیل کو خبردار کر دیا تھا کہ جب وہ اس سرزمین میں داخل ہوں تو ایسی باتیں ان لوگوں سے نہ سیکھیں۔ کیونکہ یہ خدا کی نظر میں نہایت بُری اور نفرت کا باعث ہیں۔

موسےٰ نے لوگوں سے کہا "یہ گروہیں نجومیوں اور غیب گوؤں کی طرف کان دھرتی ہیں لیکن خداوند تیرے خدا نے اجازت نہیں دی کہ تو ایسا کرے وہ تمہارے ہی درمیان سے تمہارے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا تم اُسکی طرف کان دھریو"۔

موسےٰ کے اِن الفاظ پر بہت بحث ہوتی رہی ہے پس بہتر ہوگا اگر ہم اُن کے مطلب کو بخوبی سمجھ لیں۔ ان کا صاف اور صریح مطلب یہ ہے کہ آنے والا نبی بنی اسرائیل کی نسل میں سے پیدا ہوگا اور موسےٰ کی مانند ہوگا۔

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ان الفاظ کا صحیح ترجمہ یوں ہے۔ کہ "وہ تمہارے لئے بنی اسرائیل سے نبی پیدا کریگا"۔ بہرحال ہم یہ جانتے ہیں کہ

حقیقت میں ایسے ہی ہُوا یعنی موسےٰ نبی کے بعد یشوع نبی پھر سموئیل نبی اور اُن کے بعد داؤد۔ سلیمان۔ الیشع۔ دانیل۔ یسعیاہ وغیرہ وغیرہ انبیاء آئے جنکے حالات بائبل شریف میں پڑھے جا سکتے ہیں یا اس کتاب کے حصہ دوم میں مرقوم ہیں۔ ان میں سے بعض کی پیشینگوئیوں میں ہم ایک ایسے نبی کی بابت پڑھتے ہیں جو ان کے بعد آنے والا تھا۔ وہ اُن سب سے بزرگ تر اور بڑا ہونے والا اور مسیح کہلانے والا تھا جب خداوند یسوع مسیح آیا تو اُسکے شاگردوں کو معلوم ہوگیا کہ وہی وہ نبی تھا جو مسیح موعود تھا۔

آیئے ہم دیکھیں کہ مسیح میں موسیٰ کی پیشینگوئی کس طرح پوری ہوتی ہے یہ بتایا جاتا ہے کہ آنے والا نبی بنی اسرائیل کے درمیان میں سے ہوگا اور ہمیں معلوم ہے کہ خداوند یسوع مسیح اسی قوم میں سے تھا۔ آنے والے نبی کو موسےٰ کی مانند ہوتا تھا۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ خداوند یسوع بہت سی باتوں میں موسےٰ کی مانند تھا۔ اور بہت سی باتوں میں اُس سے بڑھ کر۔

(۱) موسیٰ نے بنی اسرائیل کو مصر کی غلامی سے چھڑایا اور اُنہیں ملک موعود تک پہنچایا۔ خداوند یسوع مسیح نے آدمیوں کو گناہ کی غلامی سے نجات دی اور وہ اُنہیں خدا اور اُن کے آسمانی گھر تک پہنچاتا ہے۔

(۲) موسےٰ فقط یہودیوں کے لئے آیا۔ خداوند یسوع آیا تاکہ سب قوموں کا نجات دہندہ ہو۔

(۳) موسےٰ لوگوں کے ساتھ نہایت صبر سے پیش آتا اور اُن سے بہت محبت رکھتا تھا۔ لیکن ایک دن اُس نے اُن کے ساتھ ایسا سلوک کیا جس سے خدا اس سے ناراض ہوگیا اور اس لئے وہ ملک موعود میں داخل نہ ہوسکا۔ لیکن خداوند یسوع مسیح نے اپنی تمام عمر خدا کو خوش رکھا۔ تمام نبیوں میں سے صرف

وہی اکیلا بے گناہ تھا۔

(۴) موسیٰ نے یہودیوں کو ان کی شریعت دی۔ خداوند یسوع مسیح نے اُس شریعت کی نسبت کہا "میں موسیٰ کی شریعت منسوخ کرنے نہیں بلکہ اُسے پورا کرنے آیا ہوں"۔ اُس نے شریعت کو نہ صرف اپنے اعمال سے بلکہ اپنے خیالات سے بھی پورا کیا۔ مثلاً موسیٰ نے کہا تو خون نہ کر۔ خداوند یسوع اس کی تہ تک جاتا ہے اور فرماتا ہے کہ غصے ہونا بھی گناہ ہے۔ موسیٰ نے کہا زنا نہ کر لیکن خداوند یسوع مسیح کہتا ہے کہ یہ کافی نہیں بلکہ تمام نفسانی اور شہوی خیالات کو دل سے نکال دینا چاہئے

(۵) جانوروں کی قربانیوں کے متعلق بھی خداوند یسوع مسیح کا فیصلہ قطعی ہے۔ موسیٰ نے مختلف قسم کے جانوروں کی قربانی کا حکم دیا اور ہم جانتے ہیں کہ آجکل بھی دنیا کے بہت سے ملکوں میں جانوروں کی قربانیاں چڑھائی جاتی ہیں۔ بعض اس امید سے قربانی چڑھاتے ہیں کہ اپنے معبود کے غصہ کو کم کریں اور بعض اسلئے کہ اپنے دیوی دیوتاؤں سے کوئی بخشش حاصل کریں اور بعض لوگ اُنہیں خدائے واحد کے نام سے گذرانتے ہیں۔

لیکن خداوند یسوع مسیح نے جانوروں کی قربانی کا حکم نہیں دیا۔ اس نے خود دوسروں کے لئے دکھ اُٹھایا اور مر گیا۔ اسکی قربانی ہمیشہ کے لئے خدا کی بے حد محبت اور انسان کے انتہائی گناہ کو ظاہر کرتی رہیگی۔ آج بھی وہ اپنی عجیب محبت اور صلیب پر اپنی اذیت اور موت کے وسیلہ سے ہم کو یہ زبردست حقیقت سکھاتا ہے کہ ہمارے ہر ایک گناہ کے ذریعہ سے خدا کو جو باپ کی طرح ہم سے محبت رکھتا ہے دکھ پہنچتا ہے۔ مسیح کی صلیب خدا کی طرف سے ہمارے لئے ایک پیغام ہے جو ہم کو گناہ سے توبہ کرنے اور خدا کے پاس معافی اور دل کی تسلی کے لئے آنے کو کہتی ہے۔

(۷) ایک اور بات قابلِ ذکر ہے۔ پہلے کسی باب میں یہ دکھایا گیا تھا کہ موسیٰ خدا اور لوگوں کے بیچ درمیانی تھا۔ اور اس بات میں خداوند یسوع مسیح اُس کی مانند ہے لیکن اُس سے بڑھ کر موسےٰ کو اپنی موت کے وقت یہ معلوم تھا کہ وہ اپنے لوگوں سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوتا ہے اور اس لئے اس نے دوسرے کو اپنا جانشین بنایا۔ لیکن جب خداوند یسوع مسیح مرا تو اس نے کسی انسان کو اپنا قائم مقام نہ بنایا۔ اُس نے اپنے شاگردوں کو ان خوبصورت الفاظ کے ذریعہ سے تسلی دی "میں تمہیں یتیم نہ چھوڑونگا۔ میں تمہارے پاس آؤنگا"۔ (یوحنا ۱۴: ۱۸)

پھر اُس نے انہیں سمجھایا کہ گو وہ انہیں چھوڑنے کو تھا توبھی وہ واپس آکر اپنی روح کے ذریعہ سے اُن کے دلوں میں سکونت کریگا۔ اُسکے شاگردوں کو اس کا آخری انعام اس کا پاک روح تھا جسکے وسیلہ سے وہ اُن کے دلوں میں استاد اور دوست کی مانند رہنا اور انہیں خدا کی طرف لے جانا ہے۔ اُس نے فرمایا "راہ۔ حق اور زندگی میں ہوں"۔ اب تک ہزاروں مرد۔ عورت اور بچے اپنی زندگیوں کے ذریعہ سے ان الفاظ کی صداقت کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اگر ان الفاظ کا پڑھنے والا خدا کو ڈھونڈھتا ہے تو وہ خداوند یسوع مسیح میں راہ حق اور زندگی پائیگا۔ (یوحنا ۱۴: ۶)

انجیل جلیل سے حفظ کرنے کی آیت "شریعت تو موسےٰ کی معرفت دی گئی مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح کی معرفت پہنچی"۔ (یوحنا ۱: ۱۷)

باب چہاردہم
موسےٰ کی موت

جب موسےٰ لوگوں کو اپنا آخری پیغام دے چکا اور اپنی کتاب کو لکھ چکا تو

خدا نے اس سے کہا کہ "تیری موت کی گھڑی آپہنچی"

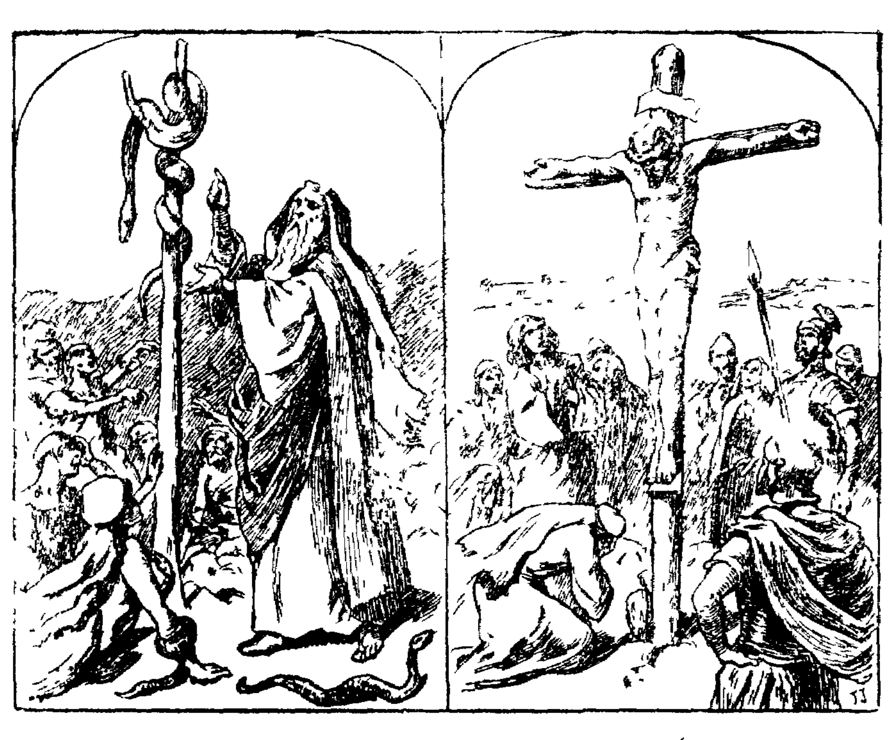
پس موسےٰ نے لوگوں کو برکت دی اور انہیں خیرباد کہا اور خدا کے حکم کے مطابق ایک اونچے پہاڑ پر چڑھا جہاں سے وہ ملک فلسطین کی خوبصورت سرزمین کا نظارہ دیکھ سکتا تھا۔ خدا نے اس سے کہا "یہ وہ سرزمین ہے جسکی بابت میں نے ابراہیم اور اضحاق اور یعقوب سے وعدہ کیا میں نے تجھے دیا کہ تو اسے اپنی آنکھوں سے دیکھے پر تو اس میں داخل نہ ہوگا"

موسےٰ ملک موعود کی خوبصورتی کو دور سے دیکھکر خوش ہوا۔ پھر خدا اس کو اُسکے خوشنما آسمانی مکان میں لے گیا جو سب سے اعلےٰ ہے

تیس دن بنی اسرائیل نے اپنے نبی کے لئے ماتم کیا۔ شائد ان ماتم کے دنوں میں اُنہیں خیال آتا ہوگا کہ کس طرح اُنہوں نے بار با اسکو اپنی ناشکرگذاری اور کڑکڑانے اور بے ایمانی کی وجہ سے رنجیدہ کیا تھا۔ شائد اُنہوں نے یہ بھی کہا ہو کہ اگر اُن کا عزیز سردار پھر واپس آجائے تو وہ اُس کے ساتھ بہتر سلوک کریں۔ لیکن وہ وقت اب ہاتھ سے جاتا رہا تھا۔ اور گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

جب خدا ہمارے عزیزوں کو ہم سے جدا کرتا ہے تو کیا ہم بھی یہ نہیں کہتے کہ اگر وہ پھر آجائیں تو ہم اُن کے ساتھ پہلے سے بہتر سلوک کرینگے؟ لیکن رونے اور ماتم کرنے سے گذرے ہوئے موقعے پھر ہاتھ نہیں آتے۔ پس بہتر ہے کہ ہم اپنے والدین کی زندگی میں ہی اُن کی تابعداری کرکے اپنی محبت انہیں دکھائیں نہ کہ اُن کے مرنے کے بعد اپنے آنسوؤں کے ذریعہ سے

موسےٰ واقعی کئی مرتبہ لوگوں کی بےجا حرکتوں کے باعث رنجیدہ ہوا تھا لیکن خدا ایراب بیابان میں اُس کے ساتھ رہا اور اُس کی مدد کرتا رہا۔ بلکہ خدا آخری دم تک اس کے ساتھ رہا۔ اُس کی موت کے وقت اس کی قوم کے لوگوں میں



حضرت مسیح کی صلیب

پیتل کا سانپ

(Page 104.)



حضرت موسیٰ کی وفات

(Page 112.)



شہر یریکو کا محاصرہ

(Page 117.)

سے ایک بھی اُس کے ساتھ نہ تھا لیکن خدا وہاں اسکے پاس موجود تھا اور یہ اُسکے لئے کافی تھا۔

زبور سے حفظ کرنے کی آیت۔ "خدا ابدالآباد ہمارا خدا ہے۔ تا دمِ مرگ وہی ہماری ہدایت کریگا"۔ (زبور ۴۸: ۱۴)

فصل پنجم پر سوالات

(۱) خدا نے چھوٹے بچے موسیٰ کی جان کس طرح بچائی؟

(۲) جلتی ہوئی جھاڑی کی کہانی سناؤ۔

(۳) جب موسیٰ نے فرعون سے لوگوں کے جانے کی اجازت مانگی تو فرعون نے کیا کہا؟

(۴) خدا نے فرعون کو اپنی قدرت کس طرح دکھائی؟

(۵) ملک الموت اسرائیلیوں کے گھروں کے اندر کیوں نہ گیا؟

(۶) مبارک جمعہ کیا ہے؟

(۷) اسرائیلی دریائے قلزم سے کس طرح گذرے؟

(۸) خدا نے کس طرح بیابان میں اپنے لوگوں کی پرورش کی؟

(۹) سب سے بڑا حکم کیا ہے؟

(۱۰) دس حکم سناؤ۔

(۱۱) پیتل کے سانپ کی کہانی سناؤ۔

(۱۲) خداوند یسوع کن باتوں میں موسیٰ کی مانند تھا اور کن باتوں میں اُس میں اور موسیٰ میں فرق تھا؟

(۱۳) موسیٰ نبی کا آخری پیغام کیا تھا؟

فصل ششم

باب اوّل

دریائے یردن کو پار کرنا

موسےٰ نے اپنی موت سے پیشتر یشوع کو جو ایک بہادر سپاہی تھا اپنا جانشین مقرر کیا۔

یشوع کو بہت مشکل کام دیا گیا۔ اُسے بنی اسرائیل کو ملک کنعان کے اندر لے جانا تھا اور وہ سرزمین ایک ایسی قوم کے قبضہ میں تھی جو جنگجو تھی اور جس کے شہر قلعوں کے اندر تھے۔ خدا نے فرمایا تھا کہ یہ ملک ان کی بدیوں کی وجہ سے اُن کے قبضہ سے لے لیا جائیگا لیکن اس کا وقوع میں آنا اُن کے نزدیک ناممکن سا معلوم ہوتا تھا۔

ملک میں داخل ہونے سے پیشتر دریائے یردن کو عبور کرنا تھا۔ دریا اس وقت چڑھاؤ پر تھا۔ بلکہ اس کے پانیوں میں سیلاب آیا ہوا تھا۔ بنی اسرائیل شمار میں کئی ہزار تھے۔ اور اُن کے ساتھ ان کے بیوی بچے بھی تھے۔ پس وہ حیران تھے کہ اب کیا کریں۔ شاید جو ان میں سے طاقتور اور مضبوط تھے وہ تیر کر نکل پار جا سکیں لیکن باقیوں کا کیا بنے؟

خدا کو ان کے شک و شبہے اور اُن کے خوف وغیرہ سب معلوم تھے۔ پس اُس نے یشوع سے کہا "موسےٰ میرا بندہ مر چکا ہے پس تو یردن کے پار اُتر جا جس طرح میں موسےٰ کے ساتھ تھا تیرے ساتھ بھی ہونگا میں تجھ سے

غافل نہ ہونگا اور نہ تجھے چھوڑ دونگا۔ مضبوط ہو اور دلاوری کر کہ تو یہ سرزمین اُن کے قبضہ میں کر دیگا۔ فقط تو مضبوط ہو اور خوب دلاوری کرتا کہ تو اس سب شریعت کے موافق جس کا میرے بندے موسےٰ نے تجھ کو حکم کیا دھیان کر کے عمل کرے بلکہ توراۃ دن رات اس میں غور کیا کر تب ہی تو کامیاب ہوگا۔ خوف نہ کر اور بیدل مت ہو۔ کیونکہ خداوند تیرا خدا جہاں جہاں تو جاتا ہے تیرے ساتھ ہے"۔

اس وعدہ کو سنکر یشوع خوش ہوا اور وہ لوگوں کو اس بڑے دریا یردن کے کنارے لایا اور خدا نے اُس کا ایمان دیکھ کر دریا کو دو حصے کیا۔ جیسا کہ اُس نے موسےٰ کے لئے دریائے قلزم کو کیا تھا مرد اور عورتیں بلکہ ننھے بچے بھی سلامتی سے پار اُتر گئے۔

ملک کنعان کے باشندے بت پرست تھے اور سچے اور واحد خدا کی پرستش نہ کرتے تھے جب انہوں نے سنا کہ خدا نے اس بڑے اور خوفناک دریا کے دو حصے کئے جس کو عبور کرنا وہ ناممکن سمجھتے تھے تو وہ خوف سے کانپنے لگے۔ کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا کہ اسرائیلیوں کا خدا اُن کے معبودوں سے بڑا تھا۔ لیکن یشوع اور بنی اسرائیل خوش ہوئے۔ کیونکہ انہوں نے معلوم کر لیا کہ گو موسےٰ اب اُن کے ساتھ نہیں پر خدا اُن کے ساتھ ہے۔

دریائے یردن کی تہ میں سے انہوں نے بارہ بڑے پتھر اُٹھائے۔ ہر ایک فرقہ کے لئے ایک پتھر اور انہیں یادگار کے طور پر نصب کیا تاکہ اُن کی اولاد کو معلوم ہو کہ خدا نے اُن کے لئے اس دن کیا کیا۔

چاہئے کہ ہم بھی ان الفاظ کو یاد رکھیں جو خدا نے یشوع کی ہمت افزائی کے لئے فرمائے۔ بعض اوقات خدا ہمیں بھی یشوع کی مانند کسی مشکل کام کو کرنے کے لئے بلاتا ہے۔ شاید بعض وقت وہ ہمارے والدین یا ہمارے سرپرست

اُٹھالیتاہے اور تب ہم کو بھاری ذمہ داریاں اُٹھانی پڑتی ہیں یا شاید وہ ہمیں بلائے تاکہ ہم کسی اصلاح کے کام میں اپنے شہر یا اپنے گاؤں کے لوگوں کی پیشوائی کریں۔ اور اس میں ہمیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ چاہئے کہ ایسے وقت میں ہم اُن الفاظ کی صداقت کو جو خدا نے یشوع سے کہے بھول نہ جائیں۔ اگر ہم اس پر بھروسہ کرینگے اور اس کا حکم مانینگے تو یقیناً وہ ہماری مدد کریگا۔
پُرانے عہدنامہ سے حفظ کرنے کی آیت "جس طرح میں موسےٰ کے ساتھ تھا تیرے ساتھ ہونگا۔ میں تجھ سے غافل نہ ہونگا اور نہ تجھے چھوڑونگا مضبوط ہو اور دلاوری کر۔" (یشوع ۱: ۵)

باب دوم
فتح اور شکست

دریائے یردن کے مغرب میں خرمے کے خوبصورت درختوں کا ایک بڑا جھنڈ تھا۔ اُن کی سرسبز ٹہنیوں کے بیچ سے شہر کے بڑے بڑے مکانوں کی چھتیں نظر آتی تھیں اور ان مکانوں میں ایک شاندار شاہی محل اور اُن کے بتوں کا مندر بھی تھا۔ یہ شہر یریحو تھا اور اسکے معنی "خرموں کا شہر" ہے۔
یریحو بہت بڑا شہر تھا۔ کیونکہ وہ پہاڑوں کے دونوں دروں کی نگرانی کرتا تھا جو اندر داخل ہونے کا ذریعہ تھے۔ اس لئے ضرور تھا کہ پہلے یریحو پر قبضہ کیا جائے۔ لیکن یہ اُن کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کس طریق سے اُس پر قبضہ کریں۔ شہر کی محافظت کے لئے سپاہیوں کی گارد مقرر تھی اور شہر کے گرد مضبوط دیواریں تھیں جن میں بڑے مضبوط پھاٹک تھے۔ اسرائیلیوں کے ڈر سے یہ پھاٹک دن اور رات

برابر بند رہتے تھے۔

اس مصیبت اور مشکل کے وقت میں یشوع نے خدا سے مدد کے لئے دعا کی اور خدا نے اُسے بتایا کہ کیا کرے۔ ایک دن یریحو کے لوگوں نے دیکھا کہ اسرائیلیوں کے خیموں سے جنگی آدمی اُن کی طرف چلے آرہے ہیں جو ہتھیار باندھے لڑائی کے لئے بالکل تیار تھے اور سپاہیوں کے بیچوں بیچ خدا کے کاہن تھے۔ اُنہیں معلوم تو تھا کہ یہ لشکر اُن کے شہر پر قبضہ کرنے آیا ہے لیکن اُنہوں نے خیال کیا کہ وہ اپنی مضبوط دیواروں اور بند پھاٹکوں کے اندر بالکل محفوظ ہیں۔ اسلئے اسرائیلی انہیں نقصان نہ پہنچا سکینگے۔

واقعی اسرائیلی اپنی طاقت سے کچھ نہ کر سکتے تھے لیکن وہ ایمان کے ساتھ خدا کے حکم کے مطابق سب کچھ کر سکتے تھے۔ اور خدا کا حکم بڑا عجیب اور نرالا تھا۔

بغیر کچھ کہے سنے اُنہوں نے اس بڑے شہر کے گرد پھرنا شروع کیا اور دیکھنے والوں نے سپاہیوں کے چلنے اور کاہنوں کے نرسنگوں کی آواز کے سوا اور کچھ نہ سُنا۔

اس طرح شہر کے گرد پھر کر اسرائیلی اپنے خیموں کو واپس چلے گئے۔ نہ تو اُنہوں نے لڑائی کرنے کی کچھ کوشش کی اور نہ ہی کوئی جنگ کا نعرہ بلند کیا کیونکہ خدا نے انہیں کہا تھا کہ ایسا نہ کریں۔

شہر کے باشندے اُن کی اس حرکت کو دیکھ کر نہایت حیران ہوئے اور سوچنے لگے کہ دیکھئے کل کیا ہوتا ہے۔ دوسرے دن اُنہوں نے دیکھا کہ اسرائیلیوں کا لشکر پھر خاموشی سے اُن کے شہر کے گرد پھرا اور پھر بغیر لڑے واپس چلا گیا۔ اسی طرح وہ برابر چھ دن تک کرتے رہے۔ جسے دیکھ دیکھ کر وہ لوگ

نہایت حیرت زدہ ہوتے تھے۔

ساتویں دن بنی اسرائیل خدا کے فرمان کے موافق ایک یا دو مرتبہ نہیں بلکہ سات مرتبہ شہر کے گرد پھرے۔ پھر یشوع نے چلّا کر کہا "للکارو! کہ خداوند نے یہ شہر تم کو دے دیا۔ لیکن خبردار لوٹ کے مال میں سے کچھ اپنے لئے نہ رکھنا اگر تم ایسا کروگے تو ضرور تم پر آفت آئیگی"۔

پس کاہنوں نے اپنے نرسنگے پھونکے اور لوگ اپنے سارے زور سے للکارے اور خدا نے اس مضبوط شہر پناہ کو زمین پر گرا دیا۔ بنی اسرائیل اندر داخل ہوئے اور شہر کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔

ان میں سے ایک شخص عکن نامی نے ایک مکان میں ایک نفیس لبادہ اور دو سو مثقال چاندی اور پچاس مثقال وزن میں سونے کی اینٹ دیکھی تو اُس نے اپنے دل میں خیال کیا "اگر میں اسکو چپکے سے لیکر اپنے خیمے میں چھپا دوں تو کسی کو خبر تک نہ ہوگی اور میں ہمیشہ کے لئے امیر بنجاؤنگا"۔ پس یہ سوچ کر اُس نے یہ سب لوٹ کا مال لیکر اپنے خیمہ میں زمین کے نیچے دبا دیا۔ یشوع کو اس کے گناہ کی مطلق خبر نہ تھی لیکن خدا سے یہ ہرگز چھپا نہ تھا۔

اس کے تھوڑے عرصہ بعد ہی اسرائیلیوں نے ایک اور شہر پر چڑھائی کی۔ وہ بڑی خوشی اور تسلی کے ساتھ گئے۔ لیکن شکست کھا کر واپس آئے۔ اُنکے دشمنوں نے نہ صرف اُن کو شکست ہی دی بلکہ اُن کا پیچھا کیا اور اُن میں سے بہتوں کو جان سے مار دیا۔

یہ افسوسناک خبر سنکر تمام لشکرگاہ میں ماتم پھیل گیا۔ یشوع اور قوم کے بزرگوں نے اپنے سر پر خاک ڈالی اور منہ کے بل زمین پر گرے اور یشوع یہ کہہ کر خدا سے دعا کرنے لگا۔ "اے میرے مالک جس حال میں کہ اسرائیل اپنے

دشمنوں کے آگے سے پیٹھ پھیرتے ہیں میں کیا کہوں۔ کیونکہ کنعانی اور اس سرزمین کے سارے بسنے والے سنینگے اور ہم کو گھیر لینگے اور ہمارا نام زمین پر سے مٹا ڈالینگے اور تو اپنے بزرگوار نام کے لئے کیا کریگا؟"

تب خداوند نے یشوع کو فرمایا۔ "اُٹھ کھڑا ہو۔ کس لئے یوں اوندھا پڑا ہے؟ اسرائیل نے گناہ کیا۔ اس لئے وہ اپنے دشمنوں کے سامنے ٹھہر نہیں سکتے۔ اب میں آگے کو تمہارے ساتھ نہ ہونگا۔ مگر جب تک تو اُن ملعونوں کو اپنے درمیان سے فنا نہ کرے۔"

پھر یشوع نے خدا کے حکم کے موافق سب لوگوں کو جمع کیا اور خدا نے اُسے دکھایا کہ عکن نے گناہ کیا ہے جب عکن نے دیکھا کہ اُس کا گناہ خدا سے پوشیدہ نہ رہا تو اُس نے ڈر کے باعث کانپتے ہوئے سب لوگوں کے روبرو اپنے گناہ کا اقرار کیا تب یشوع نے ہرکارے بھیجے وہ خیمے کو دوڑے اور وہاں اُنہوں نے زمین میں دبا ہوا نفیس لبادہ اور سونا اور چاندی نکالا اور سب لوگوں کے سامنے لا رکھا۔ پھر وہ چھپا ہوا گناہ ظاہر ہوا اور وہ جس نے گناہ کیا تھا اپنے لالچ اور نافرمانبرداری کی وجہ سے مارا گیا۔

لشکرگاہ کو پاک کرنے کے لئے انہوں نے عکن کی لاش کو اور اس کی تمام چیزوں اور اُسکے لوٹ کے مال کو جلا دیا یہاں تک کہ اُن کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہا۔ پھر وہ خدا کے فرمان کے مطابق ایک مرتبہ پھر اُن لوگوں سے لڑنے گئے۔ جنہوں نے اُنہیں پہلے شکست دی تھی۔ لیکن اب اسرائیلیوں نے فتح پائی۔

اس تجربہ سے بنی اسرائیلیوں نے دو سبق سیکھے۔

(۱) کوئی گناہ خدا سے پوشیدہ نہیں۔

(۷) اگر ہم خدا کی برکت چاہتے ہیں تو چاہیئے کہ ہم اپنے گناہ ترک کریں۔ یہ الفاظ اب تک فرداً فرداً ہم میں سے ہر ایک کے لئے خواہ مرد ہو یا عورت یا بچہ اُسی طرح راست ٹھہرتے ہیں۔

یہ الفاظ قوموں کے لئے بھی راست ٹھہرتے ہیں۔ بہت سی قومیں محض اس لئے طاقتور نہیں ہو سکتیں کیونکہ وہ اپنے گناہوں کو ترک نہیں کر سکتیں۔ امثال کی کتاب میں لکھا ہے کہ سلیمان بادشاہ نے جو نہایت دانشمند تھا ایک مرتبہ یہ کہا "صداقت گروہ کو سرفرازی بخشتی ہے۔ پر گناہ قوموں کے لئے رسوائی ہے" پس اگر ہم حقیقت میں اپنی قوم کو پیار کرتے ہیں تو چاہیئے کہ ہم اپنے گناہوں کو ترک کریں۔

امثال سے حفظ کرنے کی آیت "صداقت گروہ کو سرفرازی بخشتی ہے پر گناہ قوموں کے لئے رسوائی ہے"۔ (امثال ۱۴: ۳۴)

باب سوم

ایک وعدہ کا توڑا جانا

رفتہ رفتہ بنی اسرائیلیوں نے کنعان کی سرزمین پر قبضہ کر لیا اور وہ اُس میں خوشی سے سکونت کرنے لگے۔ آخرکار وہ وقت آیا جب ان کے سردار یشوع کو بھی ان سے جدا ہونا پڑا۔ اُس نے اُنہیں جمع کیا تاکہ انہیں اپنا آخری پیغام دے یہ پیغام بائبل شریف میں موجود ہے۔ اور یشوع کی کتاب میں پڑھا جا سکتا ہے۔ اس پیغام کا کچھ حصہ ذیل میں لکھا جاتا ہے

"میں بوڑھا اور عمر رسیدہ ہوں اور دنیا کے باقی لوگوں کی طرح جاتا ہوں اب وہ سب کچھ یاد رکھو جو خداوند نے تمہارے لئے کیا۔ گذشتہ زمانے میں

تمہارا باپ ابراہیم دریائے فرات کے مشرق میں رہتا تھا اور اس کا باپ بتوں کی پرستش کرتا تھا۔ لیکن خدا نے اُسے بت پرستوں کے درمیان سے بلا لیا اور اسے کنعان کی یہ سرزمین بخشی۔ اُس نے اُسے اضحاق بخشا اور اضحاق کو یعقوب۔ پھر یعقوب اور اُسکے بیٹے مصر گئے۔ وہاں وہ فرعون سے ستائے گئے لیکن خدا نے موسٰے کو بھیجا تاکہ انہیں بچائے۔ خدا اُنہیں مصر کی سرزمین سے نکال لایا اور اس نے دریائے قلزم کو ان کے لئے دو حصے کیا۔"

"خدا تمہارے باپ دادوں کو سلامتی کے ساتھ بیابان سے باہر لایا اور اب وہ تمہیں دریائے یردن کے پار لایا۔ اُس نے تمہیں تمہارے دشمنوں سے بچایا اور اُس نے یہ خوشنما زمین تمہارے قبضہ میں کر دی ہے جس کا وعدہ اس نے تمہارے باپ ابراہیم سے کیا تھا۔"

"پس اب خدا سے ڈرو اور اُسکی بندگی سچائی اور نیک نیتی سے کرو۔ ان معبودوں کو جنکی پرستش تمہارے باپ دادا نہر کے اُس پار اور مصر میں کرتے تھے۔ نکال پھینکو اور خدا کی عبادت کرو۔ لیکن اگر خدا کی بندگی کرنا تمہیں بُرا معلوم ہوتا ہے تو آج کے دن فیصلہ کرو کہ تم کس کی بندگی کروگے۔ آیا ان معبودوں کی جنکی بندگی تمہارے باپ دادا نہر کے اُس پار کرتے تھے یا اس ملک کے معبودوں کی جس میں تم اب بستے ہو۔ لیکن میں اور میرا گھرانا جو ہے سو ہم خداوند کی بندگی کرینگے۔"

لوگوں نے جواب میں کہا "ہرگز ایسا نہ ہو کہ ہم خدا کو چھوڑ کر دوسرے معبودوں کی بندگی کریں۔ ہم بھی اسی خداوند کی بندگی کرینگے کیونکہ وہ ہمارا خدا ہے"۔ تب یشوع نے کہا "تم اجنبی معبودوں کو جو تمہارے درمیان ہیں نکال پھینکو اور اپنے دلوں کو خداوند اسرائیل کے خدا کی طرف مائل کرو۔"

لوگوں نے پھر کہا "ہم خداوند اپنے خدا کی عبادت کرینگے اور اُسکی بات مانینگے"

سو یشوع نے اس روز لوگوں سے عہد باندھا اور یہ باتیں خدا کی شریعت کی کتاب میں لکھیں اور ایک بڑا پتھر لے کر اسے بلوط کے درخت کے نیچے جو خداوند کے مقدس کے پاس تھا نصب کیا تاکہ وہ ان سب باتوں کا گواہ ہو۔

کیا لوگوں نے واقعی اس سنجیدہ عہد کو قائم رکھا؟ ہاں کچھ عرصہ کے لئے تو انہوں نے اسکو برقرار رکھا لیکن پھر وہی کرنے لگے جو ہم آجکل کے زمانہ میں کرتے ہیں۔ یعنی وہ خدا کو بھولنے لگے۔ بائبل شریف میں ہم یہ افسوسناک بیان پڑھتے کہ کس طرح انہوں نے کنعانیوں سے بت پرستی سیکھی۔ بار بار خدا نے اُن کو اُن کے دشمنوں کے اختیار میں کر کے انہیں سزا دی۔ بار بار وہ مصیبت میں گرفتار ہو کر توبہ کرتے اور خدا کی طرف پھرتے رہے۔ اور خدا اُن کے لئے بڑے بڑے سردار اور پیشوا پیدا کرتا رہا جو اُن کو بچاتے رہے۔ بار بار وہ پھر خدا کو بھول کر بت پرستی کی طرف مائل ہو جاتے۔ خدا انہیں سزا دیتا وہ توبہ کرتے اور مصیبت سے رہا کئے جاتے تھے۔

ان لوگوں کا بیان جنکو خدا نے بنی اسرائیل کو رہائی بخشنے کے لئے پیدا کیا قاضیوں کی کتاب میں پایا جاتا ہے۔ ان میں سے تین بہت مشہور ہیں یعنی جدعون۔ دبورہ اور سمسون جدعون کا بیان تو اس قدر طول طویل ہے کہ اس کا ذکر یہاں نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن دبورہ اور سمسون کا کچھ حال اس کتاب میں بتایا جاتا ہے

دبورہ نبیہ تھی جو دانشمند اور نیک تھی اور سب لوگ اُسکی عزت کرتے تھے۔ وہ خرمے کے درخت کے نیچے بیٹھ کر لوگوں کے مقدموں کا فیصلہ کیا کرتی تھی۔ وہ خدا پر کامل ایمان و بھروسہ رکھتی تھی اور اس وجہ سے وہ بہت دلیر اور بہادر تھی۔ اُس نے فوج کے سپہ سالار کو بلا کر اُس سے کہا کہ وہ اپنی فوج کو دشمن سے جنگ کرنے کیلئے لیجائے۔ اور بنی اسرائیل کو بچائے۔ لیکن سپہ سالار کا ایمان اس کے ایمان کے برابر نہ تھا۔ پس اس نے دبورہ کے بغیر جانے سے انکار کیا۔ کیونکہ اُسے

یقین تھا کہ اگر وہ اُن کے ساتھ جائے تو وہ ضرور فتحیاب ہونگے اور واقعی ایسا ہی ہُوا۔

آجکل کے زمانہ میں خدا دبورہ کی مانند عورتوں کو جنگ وجدل میں حصہ لینے کو نہیں بُلاتا۔ بلکہ برعکس اس کے تمام نیک عورتوں کی تو یہ دلی خواہش ہے کہ لڑائی کا نام ونشان ہی صفحہ ہستی سے جاتا رہے۔ اس جاہلیت کے زمانہ میں جنگ کی ممانعت نہ تھی۔ پر جب خداوند یسوع مسیح آیا تو اُس نے اپنے پیرؤوں کو یہ تعلیم دی کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو نہ یہ کہ ان کے ساتھ لڑائی کرو اور اسی لئے آجکل بہت سے لوگ اس بات کی کوشش میں ہیں کہ لڑائی بالکل موقوف ہو جائے۔

اگرچہ ہم پامیوں کی مانند اپنے ملک کو دشمن کے ہاتھ سے چھڑانے کے لئے نہیں بُلائے جاتے تو بھی ہم اور بہت سے طریقوں سے خدا کی خدمت کر سکتے ہیں۔

مختلف قسم کے دشمنوں نے ہمارے آبائی ملک کا محاصرہ کیا ہُوا ہے۔ یعنی جہالت۔ وبا۔ مری۔ گندگی اور قسم قسم کی اخلاقی بُرائیوں نے۔ یہ اُسکے اصلی دشمن ہیں۔ اور ہمیں اُن کے خلاف لڑنا ہے۔ خدا مردوں۔ عورتوں بلکہ بچوں کو بھی اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ وہ ہر ایک کو جس میں ایمان پایا جاتا ہے اپنے لئے استعمال کریگا۔ پس چاہئے کہ ہم دیر نہ کریں اور ایک دم اپنے ملک کو اِن دشمنوں کے پنجے سے رہائی دلانے کا کام شروع کریں۔

پرانے عہد نامے سے حفظ کرنے کی آیت۔ "لیکن میں اور میرا گھرانا جو ہے سو ہم خداوند کی بندگی کرینگے"۔ (یشوع ۲۴: ۱۵)

باب چہارم

شہ زور سمسون

اُن دنوں بنی اسرائیل کے درمیان ایک شخص اور اس کی بیوی تھے۔ جن کے گھر کوئی اولاد نہ تھی۔ ایک دن اُنہیں ایک فرشتہ نظر آیا جس نے اُنہیں بتایا کہ اُن کے پاس ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جو بنی اسرائیل کو اُن کے دشمن یعنی فلسطیوں کے ہاتھ سے رہائی دیگا۔ اسلئے ضرور تھا کہ اس لڑکے کو اُسکی پیدائش کے وقت سے ہی خدا کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔

جب لڑکا پیدا ہُوا تو ماں نے اُس کا نام سمسون رکھا جس کے معنی ہیں سورج۔ کیونکہ اُسے بڑی امید تھی کہ وہ سورج کی مانند ہوگا۔ جو ملک سے تاریکی کو دور کریگا۔

ان دنوں یہ رسم تھی کہ جب کوئی بچہ خدا کے آگے نذر کیا جاتا تھا تو اس کے سر کے بال نہیں کاٹے جاتے تھے۔ اُس لئے سمسون کی ماں نے بھی اُس کے بال بڑھنے دیئے۔ اور وہ اُن کی سات لٹیں بناتی تھی۔

خدا نے سمسون کو جسمانی زور اور طاقت عنایت کیا تھا۔ وہ تمام ملک میں سب سے زیادہ زور آور اور قوی ہیکل تھا اور اُس کے زور اور طاقت کی بابت بہت سی کہانیاں رائج ہیں۔ ایک مرتبہ اُسنے بغیر کسی ہتھیار اور لاٹھی کی مدد کے ایک شیر کو مارا۔ ایک اور مرتبہ فلسطیوں نے اُسے ایک شہر کے اندر بند کر دیا جس کے گرد مضبوط دیواریں تھیں اور شہر کے پھاٹک بند کر دیئے تاکہ وہ نکل نہ سکے۔ پھر وہ سو گئے۔ لیکن سمسون چپ چاپ آدھی رات کو اُٹھا اور اس نے

پھاٹک کے دروازوں کو قبضوں سمیت اکھیڑ دیا اور انہیں اُٹھا کر باہر پہاڑ کی ایک چوٹی پر لے گیا۔ اُس کے بعد وہ ہنستا ہُوا خوشی سے اپنے گھر چلا گیا۔ کیونکہ اُس نے اپنے دشمنوں کے ساتھ خوب ہاتھ کھیلا تھا۔

فلسطی اُس کے سامنے بالکل عاجز اور لاچار تھے۔ ایک مرتبہ اُسے مضبوطی سے باندھ کر اُن کے حوالہ کر دیا گیا۔ لیکن اس سے پیشتر کہ وہ اُس کے نزدیک بھی آئیں اُس نے رسیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور ایک گدھے کا جبڑا لیکر جو اُسے زمین پر پڑا ملا تھا اس نے اُن میں سے ایک ہزار آدمیوں کو جان سے مار دیا۔

حقیقت میں سمسون نہایت زور آور آدمی تھا۔ اور اگر وہ برابر یہ یاد رکھتا کہ وہ خدا کا بندہ ہے اور وہ خدا کا حکم مانتا اور ہمیشہ راستی کے ساتھ اُس کی راہ پر چلتا تو وہ واقعی ایک زبردست اور بڑا نامور آدمی ٹھہرتا۔ لیکن اگرچہ وہ جسمانی زور اور طاقت تو رکھتا تھا تو بھی وہ حقیقی معانی میں کمزور تھا۔ حالانکہ اُسے بخوبی معلوم تھا کہ اُس کی ماں نے اس کی پیدائش کے وقت ہی سے اُسے خدا کے لئے مخصوص کر دیا تھا۔ تو بھی اُس میں یہ طاقت و قوت نہ تھی کہ اپنی زندگی خدا کی مرضی کے مطابق بسر کرتا اور اُسے خوش رکھتا۔

فلسطی اُسکی کمزوری سے واقف تھے۔ پس وہ موقع ڈھونڈتے رہے۔ اور آخر انہیں موقع ہاتھ لگ گیا۔ فلسطیوں کے ایک شہر میں دلیلہ نام ایک عورت رہتی تھی۔ جو چال چلن کی بہت اچھی نہ تھی۔ دابورہ کے متعلق پڑھتے ہوئے ہم نے ایک نیک عورت کی طاقت کا ملاحظہ کیا جو نہایت ہی عجیب طاقت تھی۔ دلیلہ کی بابت پڑھتے ہوئے ہم ایک بدکار عورت کی طاقت کو دیکھتے ہیں جو نہایت خطرناک طاقت تھی۔

بے چارہ بے وقوف سمسون اس عورت پر عاشق ہو گیا۔ اور اس وجہ سے

وہ اُسکے قابو میں آگیا۔ یہ دیکھکر فلسطیوں کے قطب اسکے پاس آئے اور اس سے وعدہ کیا کہ اگر وہ سمسون سے اسکی شہ زوری کا بھید دریافت کرے تو وہ اسے بہت روپیہ دینگے۔

سمسون کی شہ زوری اسکو فقط اسلئے دی گئی تھی کہ وہ خدا کی خدمت کرے اور سمسون کو یہ معلوم تھا کہ اسکے لمبے بال اُس ملک کے دستور کے موافق اس بات کا نشان تھے کہ وہ خدا کا نذیر ہے اور اگر وہ انہیں کٹوا دے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اُس نے اپنی منت توڑ دی۔ اور وہ زور اور طاقت جو خدا نے اُسے اپنی خدمت کے لئے عنایت کیا تھا اس سے لے لیا جائیگا۔ پس اسلئے اگرچہ وہ خدا کی راہ سے گمراہ ہوگیا تھا اور خدا سے غافل بھی ہوگیا تھا تو بھی اسے اپنی ماں کے الفاظ یاد تھے اور اس نے کبھی اپنے سر پر استرا نہ پھروایا تھا۔

پس جب دلیلہ نے کوشش کی کہ وہ اپنی شہ زوری کا راز اُسے بتائے تو اُسے معلوم ہوگیا کہ وہ خطرے میں ہے سو اس نے جھوٹ بول کر اُسے یوں ٹال دیا "اگر مجھے بید کی نئی چھالوں سے کس کے باندھیں تو میں کمزور ہونگا اور کسی اور آدمی کی مانند ہو جاؤنگا"۔

پس اس چالاک دلیلہ نے فلسطیوں کو بلا بھیجا اور انہیں اپنے گھر میں چھپا رکھا اور سمسون کو بید کی ہری چھالوں سے خوب کس کر باندھا اور پھر کہنے لگی اَے سمسون فلسطی تجھ پر چڑھ آئے"۔ سو سمسون نے ان چھالوں کو توڑا۔ جس طرح سے سن کے تار جس میں آگ سے جلنے کی بو آئے۔

تب سمسون کو معلوم ہوگیا کہ دلیلہ پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا لیکن پھر بھی اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ اپنے آپ کو اس سے جدا کرے۔ وہ اس پروانہ کی مانند تھا جو شمع کے گرد پھرتا رہتا ہے حالانکہ اُس کی لَو سے اُس کے پر جل

جاتے ہیں۔

دلیلہ بھی اپنی طاقت سے خوب واقف تھی جو اسکو سمسون پر حاصل تھی پس اُس نے پھر سمسون سے اُسکے زور کا بھید معلوم کرنا چاہا لیکن اُس نے اُسے پھر دھوکہ دیا اور فلسطی پھر مایوس ہو کر چلے گئے۔

تیسری مرتبہ پھر اسی طرح ہوا اور اس دفعہ دلیلہ سمسون سے بہت ناراض ہوئی اور اُسے ملامت کرنے لگی کہ تو نے مجھ سے دھوکہ کیا۔ لیکن روز بروز وہ یہ کوشش کرتی رہی کہ اُسکی طاقت کا بھید معلوم کرے۔ آخر کار سمسون روز روز اس کی باتیں سُنکر تنگ آگیا اور اُس نے اُسے بتا دیا کہ اگر اُسکے لمبے لمبے بال جو اُس کے خدا کے نذیر ہونے کا نشان تھے کاٹے جائیں تو خدا اس کا زور اس سے لے لیگا۔

سمسون اپنی تمام زوری کے باوجود بھی یہ طاقت نہ رکھتا تھا کہ ایک آزمانے والی عورت کے سوالات کا جواب "نہ" میں دے۔

آجکل بھی کتنے لوگ ہیں جو اُسکی مانند ہیں۔ اُس میں جسمانی زور تو تھا لیکن روحانی طاقت اُس میں ہرگز نہ تھی اور روحانی زور جسمانی زور سے کہیں بڑھ کر ہوتا ہے۔

دلیلہ جیسی عورتوں کی بابت دانشمند سلیمان یوں کہتا ہے:-

بیگانہ عورت کے ہونٹوں سے شہد ٹپکتا ہے۔
اور اس کا تالو تیل سے زیادہ چکنا ہے۔
پر اس کا انجام ناگدونا کی مانند کڑوا ہے۔
اور دو دھاری تلوار کی مانند تیز ہے۔
اُسکے پاؤں موت کی طرف اُترتے ہیں۔
اُسکے قدم جہنم کو پکڑتے ہوئے ہیں (امثال ۵: ۳)

سلیمان نے یہ بھی کہا ہے۔

اے بیٹے میری سُن۔ اپنے دل کو اُسکی راہوں پر مائل ہونے
نہ دے
بھٹک کر اسکی راہ گذروں میں مت جا۔
کہ اس نے بہتوں کو گھائل کر کے گرا دیا
ہاں اس نے بہت سے بہادروں کو قتل کیا ہے۔
اُس کا گھر پاتال کی راہیں ہے۔
جو موت کے اندرونی مکانوں میں پہنچاتی ہیں۔ (امثال ۷: ۲۵)

حفظ کرنے کی آیت۔ مندرجہ بالا آیات کو دیکھو۔

باب پنجم

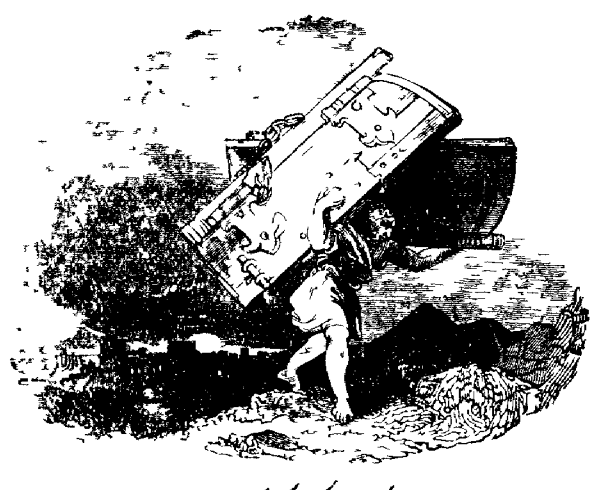
نابینا قیدی سمسون

جب اس چالاک عورت دلیلہ نے سمسون کی شہ زوری کا بھید معلوم کر لیا تو اُس نے فوراً فلسطیوں کو بلایا اور ان سے کہا "ایک دم آجاؤ کہ اُس نے سب کچھ مجھے بتا دیا ہے" وہ اپنے وعدے کے مطابق روپیہ لے آئے اور پھر ایک مرتبہ اُس کے مکان میں چھپ رہے۔ دلیلہ نے سمسون کو سلا دیا اور پھر اُن میں سے ایک کو بلایا کہ اُسکی ساتوں لٹوں کو کاٹ ڈالے۔ پھر اس نے پہلے کی طرح چلا کر کہا۔ "اے سمسون فلسطی تجھ پر چڑھ آئے" وہ دیو ہیکل شخص یہ کہہ کر فوراً اُٹھ بیٹھا "کیا مضائقہ ہے۔ میں انہیں پہلے کی طرح پھر اپنے سے ہٹا پھینکونگا" لیکن اُسے یہ معلوم نہ تھا کہ اب خدا نے اُسے چھوڑ دیا ہے۔
اُس نے اپنی زندگی خدا کے ہاتھ سے نکال کر ایک فاحشہ عورت کے ہاتھ میں دے دی تھی۔ اسلئے اب اُس کا زور جاتا رہا۔



سمسون کا شیر کو پھاڑنا

(Page 124.)



سمسون کا پھاٹک کو اُٹھا لے جانا۔

(Page 125)



اندھا سمسون محل کو گرا رہا ہے

(Page 130

جب فلسطیوں نے اُسے پکڑا تو اُنہیں معلوم ہُوا کہ اس میں اُن کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رہی۔ پس اُنہوں نے نہایت ظالمانہ طور سے اُسکی آنکھیں پھوڑ ڈالیں اور اسے اپنے شہر غزہّ میں لے گئے۔ وہاں انہوں نے اُسے پیتل کی زنجیروں سے جکڑا اور اُسے قید کر دیا اور وہ قید خانہ میں چکی پیستا تھا۔

آہ! اُس شہ زور آدمی کی قسمت کیسی پلٹی جو بنی اسرائیل کو فلسطیوں کے ہاتھ سے رہائی دینے کو پیدا کیا گیا تھا۔ اُس نے خدا کی تدبیر کو جو اُسکے متعلق تھی بدل ڈالا۔ اپنے اندھے پن کی تاریکی میں اُس نے خدا کو یاد کیا جسکو وہ مدت سے بھول گیا تھا۔ اور اُسے یہ سوچ کر بڑا رنج ہوا کہ کس طرح اس کی ماں نے اُسے خدا کی نذر کیا تھا اور کس طرح وہ اپنے فرائض کے ادا کرنے میں قاصر رہا۔

فلسطیوں کے درمیان سمسون کے پکڑے جانے پر بڑی خوشی منائی گئی اور ان میں سے ہزار ہا غزہ میں اپنے معبود دجون کے آگے قربانی چڑھانے کو فراہم ہوئے کیونکہ وہ کہتے تھے "ہمارے معبود نے ہمارے دشمن کو ہمارے قابو میں کر دیا" پس اُنہوں نے سمسون کو قید خانہ سے بلایا تاکہ وُہ آکر اُن کے لئے تماشا کرے۔ گھر لوگوں سے بھرا تھا اور سینکڑوں چھت پر تھے تاکہ سمسون کا تماشا بخوبی دیکھ سکیں۔ وہ لوگ بے حد خوش تھے۔ اور اپنی خوشی کا اظہار مختلف طریق سے کر رہے تھے۔ بعض اپنے معبود دجوّن کی حمد و ستایش کرتے تھے اور بعض بنی اسرائیل کے اندھے پیشوا کا ٹھٹھا کرتے تھے جس سے وہ اُس کی شہ زوری کے سبب پہلے بہت ڈرتے تھے۔

سمسون نے کس قدر خدا کی اور اپنی بے عزتی کرائی۔ اس وقت یہ سب اُسکی برداشت سے باہر تھا اور اس نے سوچا کہ شاید خدا اُسے معاف کرے اور اُسکا زور پھر اُسے واپس دے۔

اُس مندر میں دو ستون تھے جو اُس کی چھت کو سنبھالے ہوئے تھے۔
اچانک سمسون کو ایک خیال آیا اور اُس نے اُس لڑکے کو جو اُس کا ہاتھ پکڑے تھا کہا "مجھے ان ستونوں کو چھونے دے جن پر گھر قائم ہے"۔ اور پھر اُس نے اپنے سارے دل سے یوں دعا کی "اے میرے مالک خدا میں تجھ سے منت کرتا ہوں کہ مجھے یاد کر۔ اے خدا اب کی بار مجھے زور بخش"۔ اسکے بعد اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے دونوں ستونوں کو پکڑا اور چلا کر کہا "میری جان بھی فلسطیوں کے ساتھ جاتی رہے"۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنے آپ کو اپنے سارے زور سے جھکایا اور وہ گھر اُن سب قطبوں پر اور اُن سب لوگوں پر جو اُس میں تھے گر پڑا۔ سو وہ لوگ جن کو اُس نے اپنے مرتے دم مارا اُن سے جنہیں اس نے اپنے جیتے جی مارا تھا کہیں زیادہ تھے اور اپنی موت کے وقت اس نے اپنے دشمنوں پر بہت بھاری فتح حاصل کی۔

سمسون کا بیان نہایت افسوسناک بیان ہے۔ کیونکہ اگر وہ راستی کی راہ سے گمراہ نہ ہوتا تو اس کی زندگی کچھ اور ہی ہوتی۔ لیکن تو بھی اس کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اُس کا نام بنی اسرائیل کے بہادروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا نام انجیل شریف میں عبرانیوں کے خط میں ایک نہایت پُرتاثیر باب میں جو ایمان کے متعلق ہے پایا جاتا ہے۔ جس میں راقم انبیائے سابق اور اُن کے کاموں کے متعلق لکھتا ہے جو انہوں نے خدا پر اپنے ایمان کے ذریعہ سے کئے۔ وہ بتاتا ہے کہ کس طرح ہابیل نے ایمان سے مقبول قربانی خدا کے حضور چڑھائی۔ اور ایمان سے نوح پیغمبر نے کشتی بنائی اور کس طرح ایمان سے ابراہیم۔ اضحاق۔ یعقوب۔ یوسف۔ موسیٰ۔ سمسون اور اوروں نے وہ کام کئے جن کے لئے خدا نے اُنہیں بلایا تھا۔
ان سب ایمانداروں کی نسبت بیان کرتے ہوئے راقم یہ بھی کہتا ہے

"یہ سب ایمان ہی میں مرے اور وعدہ کی ہوئی چیزیں نہ پائیں۔ مگر دُور ہی سے اُنہیں دیکھ کر خوش ہوئے۔" (عبرانیوں ۱۱: ۱۳)
پھر کہتا ہے "اگرچہ اِن سب کے حق میں ایمان کے سبب سے اچھی گواہی دی گئی تاہم اُنہیں وعدہ کی ہوئی چیز نہ ملی۔" (عبرانیوں ۱۱: ۳۹)
یہ وعدے کیا تھے جو انبیائے سابق نے پورے ہوتے نہ دیکھے پر انجیلوں کے مصنفوں نے دیکھے؟ وہ وعدے آنے والے نجات دہندے سے متعلق تھے۔ جسکے آنے کی خبر اُن الفاظ میں جو حوّا سے کہے گئے پائی جاتی تھی اور جس کا وعدہ ابراہیم اور موسےٰ سے کیا گیا۔
بائبل میں اور بہت سی پیشینگوئیاں ہیں جنکا ذکر یہاں نہیں کیا گیا لیکن اِس کتاب کے دوسرے حصہ میں اُن کا بیان کیا جائیگا۔
جو کچھ نبیوں نے ایمان کے ذریعہ سے دیکھا انجیل نویسوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ وہ دیکھکر ایمان لائے۔ اُن پر یہ خوب روشن ہوگیا تھا کہ خداوند یسوع مسیح ہی وہ آنے والا مسیح تھا جسکی بابت نبیوں نے پیشینگوئی کی تھی۔
اس لئے عبرانیوں کے خط کا راقم اُن بہادروں کے عجیب کاموں کے بیان کرنے کے بعد جو اُنہوں نے ایمان کے وسیلے سے کئے کہتا ہے کہ چاہئے کہ ہم بھی اس زمانہ میں خدا پر ایمان رکھیں اور اُن کی مانند وفاداری سے اُس کی پیروی کریں اور پھر خداوند یسوع مسیح پر نگاہ جمائے رکھیں کہ وہ ہماری مدد کرے کیونکہ وہ ہمارا سردار اور ہمارے ایمان کو پورا کرنے والا ہے۔
حقیقت میں وہی ہمارے ایمان کا کامل کرنے والا ہے۔ اُس نے اپنی زندگی اور موت دونوں کے ذریعہ سے ہمیں یہ سکھایا کہ خدا پر کامل بھروسہ رکھنا چاہئے۔
اُس نے صرف ہمارے لئے ایک کامل نمونہ ہی نہیں چھوڑا۔ بلکہ اُس نے

خداکو ہم پر کامل طور سے ظاہر کر دیا تاکہ ہم اس پر کامل ایمان رکھیں پُرانے عہدنامہ کا تصورِ خدا نامکمل ہے اور یہ حقیقت انجیل اور توریت کے مقابلہ سے صاف ظاہر ہوتی ہے۔ انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نہ صرف بزرگ اور قادرِ مطلق ہے بلکہ وہ ہمارا محبت کرنے والا آسمانی باپ ہے جو ہم کو جو اُسکے گمراہ شدہ بچے ہیں بچانا چاہتا ہے۔

پس آؤ ہم خدا پر ایمان رکھیں اور اُس ایمان کو نہ صرف اپنی باتوں سے بلکہ اپنے آپ کو اُسکو دے دینے سے اور ایمانداری اور وفاداری سے ہر روز اُس خدمت کے انجام دینے سے ظاہر کریں جو اُس نے ہمارے سپرد کی ہے۔ خواہ وہ خدمت چھوٹی ہو یا بڑی۔

انجیل جلیل سے حفظ کرنے کی آیت۔ خدا پر ایمان رکھو۔ (مرقس ۱۱: ۲۲)

فصل ششم پر سوالات

(۱) خدا نے یشوع سے کیا وعدہ کیا؟

(۲) عکن کی کہانی سناؤ ہم اُس سے کیا سبق سیکھ سکتے ہیں؟

(۳) دبورہ کون تھی؟

(۴) ہمارے ملک کو کون سی معاشرتی برائیاں نقصان پہنچا رہی ہیں؟ ہم ان کو دور کرنے کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

(۵) سمسون نے اپنی شہزوری کس طرح دکھائی؟ اس نے اپنی کمزوری کا اظہار کس طرح کیا؟

(۶) ایمان کے چند بہادروں کے نام بتاؤ۔

(۷) ہم کس طرح سے خدا پر اپنے ایمان کو ظاہر کر سکتے ہیں؟

فہرست کتب

مقدس کتاب کا احوال۔ از بارتھ صاحب سکولوں کے مسیحی اور غیر مسیحی طلبا کے لئے

بائبل کی کہانیاں باتصویر۔ اس قدر مقبول عام کتاب ہے کہ ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو جاتی ہے حصہ اول۔ پرانا عہدنامہ ۴ر حصہ دوم۔ نیا عہدنامہ ۴ر

انجیل کی کہانیاں۔ مبتدی بچوں کے لئے پہلے سال کا نصاب۔ از کوٹس۔ بی۔ چیمبرلین صاحبہ۔ صہ ۲۴۴۔ قیمت ۶ر

انجیل کی کہانیاں۔ مبتدی بچوں کے لئے دوسرے سال کا نصاب۔ از پادری ڈبلیو جے میکی صاحب۔ صہ ۳۹۸۔ قیمت ۸ر

انجیل کی منادی۔ منادوں کے فائدے کے لئے۔ از پادری جے۔ ایف۔ اٗلمن صاحب۔ صہ ۳۶۔ قیمت ۱ر

اوراد سیرتِ مسیح۔ از مس واٹن صاحبہ۔ مسیحی منادوں اور سنڈے سکولوں کے لئے۔ بڑی تقطیع مجلد۔ صہ ۳۵۶۔ قیمت ۴ر

بائبل اٹلس۔ بائبل کے بڑی تقطیع کے چودہ رنگین نقشے ۴ر۔ سٹف۔ ۶ر

بائبل کو کس طرح پڑھنا چاہیئے۔ از پادری آر۔ اے ٹوری صاحب۔ بائبل کے مطالعہ کرنے والوں کے لئے ضروری اور مفید اصول اور نکات۔ صہ ۱۲۸۔ ۴ر

بائبل کی کہانیاں بچوں کے لئے باتصویر۔ از مسز کینیڈی صاحبہ۔ مسیح کی زندگی۔ تعلیم تمثیلوں اور معجزوں پر ۴۰ سبق۔ صہ ۱۴۴۔ قیمت ۸ر

بائبل کی نقلیں۔ بائبل کی بولی میں۔ باتصویر۔ حصہ دوم۔ نیا عہدنامہ۔ از پادری جے۔ ایف۔ اٗلمن صاحب۔ بڑی تقطیع۔ صہ ۲۰۰۔ قیمت ۶ر

پرانے اور نئے عہدنامہ میں انجیل۔ یعنی نجات کا بیان جو عہد عتیق میں درج

ہے۔ اور عہد جدید میں اس کی تکمیل کا بیان بائبل نے اپنے الفاظ میں ۴ [illegible]
پُرانے عہد نامہ کی کہانیاں۔ ازمس [illegible] ایل۔ بی چیمبرلین صاحب۔ مدرسین کے
لئے۔ پیدائش سے دانی ایل نبی تک۔ صـ ۱۶۴۔ قیمت ۴/
تحفۃ العلما۔ از پادری ڈاکٹر اگسٹس براڈہیڈ صاحب۔ مسیحی دین کی حمایت
میں یہ پُرانی کتاب ہے۔ صـ ۸۰۔ قیمت ۱/
تعلیم در تعلیم۔ حصہ دوم۔ سموئیل کی پیدائش سے یروشلم میں واپسی تک
بائبل کے واقعات۔ سبق بہ سبق۔ آخر میں تمام سبقوں پر سوالات
بھی ہیں۔ صـ ۱۴۶۔ قیمت ۲/
تواریخ المسیح۔ حصہ دوم۔ یسوع مسیح کے تولد شریف سے لے کر ناصرت
میں واپسی تک کے تفصیلی اور ۲۸ سالہ عمر کے اجمالی حالات از ڈاکٹر عمادالدین
صاحب۔ بڑی تقطیع۔ صـ ۱۴۰۔ قیمت ۴/
حالات النساء السابقہ۔ تورات کے مطابق حوّا۔ سارہ۔ ربقہ۔
راخیل۔ لیاہ اور موسٰے کی بہن مریم کے قصے۔ صـ ۱۴۸۔ اصل ۳/
رعایتی قیمت ۱/
حالات و تعلیمات مسیح۔ مسیح کی پیدائش۔ بچپن۔ تعلیم۔ معجزوں۔
تصلیب۔ موت۔ قیامت اور صعود کے حالات انجیل کے الفاظ میں۔
صـ ۷۴۔ قیمت ۳/
حقیقی دوست۔ خداوند مسیح کا زندگی نامہ۔ غیر مسیحیوں کے لئے۔
صـ ۸۶۔ قیمت ۱/

Punjab Religious Book Society

Hikayat-e-Anbia (Hazrat Adam Se Lekar Samson Tak)

